کچ دِیاں ماڑیاں
حفیظ خان

کچ دیاں ماڑیاں

وچھ دیاں ماڑیاں

(سرائیکی ڈرامے)

حَفیظ خَان

سرائیکی اکیڈمی ○ ملتان

کتاب ----- وچھ دیاں ماڑیاں
مصنف ----- حفیظ خان
سرورق ----- ذوالفقار علی بھٹی
ناشر ----- سرائیکی اکیڈمی ملتان
طابع ----- روحانی آرٹ پریس ملتان
گنتری ----- پنج سو
مُل ----- ۸۰ روپے
اشاعت ...... جون ۱۹۸۹ء

لفظ "ڈرامہ" اصل اعتبار نال یونانی ہے۔
جیندا مطلب ہے "جو کر کے ڈکھاون"۔ ڈرامے
وچ فن دی کشمکش، تعجب خیزی، غیر متوقع پن شامل
ہوندے تے ایہو کجھ ڈرامہ نگار کوں تخلیق کرنا
ہوندے۔ حفیظ خان نے اپنے ڈرامیاں اچ
کرداراں دیاں شخصیتاں کوں مکمل طور تے اُجاگر
کیتے۔ اِنھاں کرداراں وچ اُنھاں دی نفسیات
جذبات، دل دی حالت، ذہنی کیفیت، عقائد
تے خارجی شخصیت دی عکاسی تھیندی ہے۔
حفیظ خان دے ڈرامیاں وچ مکالمے زوداثر
ہوون دی بجائے کردار دی فطرت تے اوندے
نال بالکل فِٹ ہِن۔ اِنھاں دے ایہ اظہار
دے مکالمے موقع محل نال مناسبت
رکھیندن۔ غرض ڈرامیاں دے مکالمے ڈاڈھے
سُتھرے، چُست، رواں، سادہ، مختصر
موزوں تے کرداراں دی نفسیات تے جذبات
دے مطابق ہوندن ایں اچ تھیوے دی گالھ
ہن۔

رحیم طلب

پوکھا

مرحوم اباسئیں دا
جنھاں دی ادب شناسی بنے میکوں لکھݨ دا
ماحول ڈِتا

"کچھ دیاں ماڑیاں" -- حفیظ خان دے سرائیکی ڈرامیاں دا۔ ایہہ مجموعہ سرائیکی ادب دی تاریخ وِچ ایں لحاظ نال ہمیشہ سنگِ میل دی حیثیت رکھیسی جو ایندے ذریعے سرائیکی ڈرامے کوں ہک نواں اسلوب مِلے تے او ہے "نثریاتی اسلوب" --- ایندا سہرا حفیظ خان دے سر ہے جو انہاں سرائیکی ادب کوں جدید دور دے تقاضیاں نال ہم آہنگ وی کیتے۔ تے نویاں جہتاں نال روشناس وی کرائے۔

سرائیکی ڈرامے دی تاریخ قدیم ہے، سرائیکی ڈرامہ آپنڑیں وسیب تے سماج دی عکاسی کریندے، اتے سرائیکی ادب تے زبان دے زندہ تے توانا ہووݨ دا ثبوت ہے۔ تاریخی پس منظر دے حوالے نال ہُݨ تئیں سرائیکی ڈرامے کوں سٹیج ڈرامے دی حیثیت حاصل رہی ہے۔ جیں ویلے جو ضرورت ایں گالھ دی ہئی او ںکوں جدید ادبی تقاضیاں نال رلایا ونجے۔ الیکٹرانک میڈیا دی وجہ نال ڈرامہ سٹیج توں اُٹھی تے ہوا دے دوش تے سوار ہے۔ تے سرائیکی ڈرامہ دی ہُݨ ایں میدان وِچ پچھوں کونی۔

حفیظ خان او پہلے لکھاری ہن جنہاں سرائیکی ڈرامے کوں نثریاتی لب و لہجہ عطا کیتے۔ سرائیکی ادب وِچ انہاں دی ایہہ تخلیقی کاوش جیتھاں نقشِ اول ہے --- اُتھاں انہاں داناں وی سرائیکی زبان و ادب دی تاریخ وِچ ہمیشہ چمکدا ڈِکدا راہسی ---

سرائیکی اکادمی ملتان کوں "کچھ دیاں ماڑیاں" پیش کرن دا فخر حاصل تھیندا پئے، سرائیکی اکادمی پہلے وی سرائیکی زبان و ادب دیاں کتاباں قارئین دی خدمت وِچ پیش کر چکی ہے تے ساکوں یقین ہے جو "کچھ دیاں ماڑیاں" دی ادب دے قارئین وِچ مقبولیت حاصل کریسی۔

خالد برضوانی
جنرل سیکرٹری سرائیکی اکادمی ملتان

حفیظ خان

پیدائش ۱۹۵۶ء ڈیرہ نواب صاحب (بہاولپور) بی ایس سی (میڈیکل) ایس ای کالج بہاولپور سے کیا۔ ذکریا یونیورسٹی ملتان سے امتیازی حیثیت میں ایل ایل بی اور تاریخ میں ایم۔ اے کیا۔ عملی زندگی کا آغاز ۱۹۸۰ء میں وکالت سے کیا۔ ۱۹۸۱ء میں ریڈیو پاکستان میں پروڈیوسر ہو گئے۔ ۱۹۸۲ء میں سول جج اور جنوری ۱۹۸۶ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں شعبہ قانون میں لیکچرر کے طور پر ملازمت کی۔ صوبائی مقابلے کے امتحان کے نتیجہ میں ستمبر ۱۹۸۶ء میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر ہو گئے۔ اس سے قبل ۱۹۸۳ء کے سی ایس ایس کے امتحان کے نتیجے میں وفاقی ملازمت کی پیشکش ہوئی۔ مگر بعدازاں ۱۹۸۵ء میں دوبارہ عدلیہ میں بطور سول جج شمولیت کر لی۔

حفیظ خان نے ۱۹۷۵ء سے ۱۹۸۰ء تک ریڈیو پاکستان بہاولپور اور ریڈیو پاکستان ملتان میں بطور صداکار اور ڈرامہ نگار خدمات انجام دیں ادبی زندگی کا آغاز ۱۹۷۳ء میں افسانہ نگاری سے کیا۔ نثری نظمیں بھی کہی ہیں۔

زیرِ نظر ڈراموں کے انتخاب کے علاوہ بچوں کے ریڈیائی ڈراموں کا انتخاب، افسانوں اور نثری نظموں کے مجموعے زیرِ ترتیب ہیں

ٻکھاری دا مشاہدہ بددیانت نہ ہووے تاں ہر واقعہ اُوندا ذاتی تجربہ بݨ ویندے ــــ

حفیظ خان دے ڈرامے ݙسیندن جو انہاں دے مشاہدے دا ایمان کتھاہیں وی کمزور نی تھیا ــ انہاں دی اکھ شفاف اَتے محسوسات روشن ہِن ، تہوں اِنہاں دے ڈرامے اِچ ساکوں حقیقت دا عکس واضح نظر دے ــ اِنہاں دے ڈرامے دے کردار لُکدی ہوئی وِیہوِیں[20] صدی دے کردار ہِن جنھاں اِچ وقت کوں تِکھے تِکھے وَرتݨ ــ لحظے اِچ ہر خواب دی تعبیر ݙیکھݨ ــ سوچ دی اَکھ نُوٹ تے غرض دی بیڑی چڑھݨ اَتے چہرے تے ماسک لاتے جیاتی دِی میراتھن ریس جِتݨ دی ہوس موجود اے ــ چہرے تے مارکٹ لاتے دِلاں دی سوداگری تے نکلݨ آلے کُوں ماسک زدہ وَپاری ٹکرݨ دا المیہ وِی حفیظ خان دے ڈرامے اِچ ٻھدے ــ فلمی انداز دے حادثاتی اَتے اتفاقی رُومانس توں علاوہ حفیظ خان نے جو کجھ لِکھے آپوں گھڑتے نہیں لکھیا ــ انہاں اپݨے کردار زندگی دے معمولات توں کشید کیتن ایں سانگے او ساکوں اوپرے نِیں لگدے ــ انہاں دا قلم سچے ݙکھ اَتے کُوڑی خوشی دا زاویہ شناس اے ــ انہاں نے نوِیں نسل دی محبت کاری دے رموز و مسائل اَتے وقت ماحول اَتے لوکیں نال اُوندے غیر یقینی رَوِیّے دے نال نال روزمرہ دا ہر امیر غریب ــ چنگا مندا اتے نیک بد احساس اتنی خوبصورتی نال پیش کیتے جتنی خوبصورتی دی گنجائش سچائی اِچ ہوندی اے ــــ

حفیظ خان دا ہتھ ہَولا اے پر ضرب کاری ــ ام موریلٹی (immorality) دا ساہ نِکل ویندے اَتے اے آفاقی عقیدہ لاٹاں مریندا رَہندے جو بُرائی چھوٹی ہووے یا وَݙی ــ انفرادی ہووے یا اجتماعی ہمیشہ خزاں نصیب رہندی اے ۔

فرحت نواز

تندیر

گالھ ایھہ ہے کہ .....

مُنٹر دا ہم جو کتاب لکھݨ بہوں اَسان تے اوندا چھپواوݨ بہوں اوکھا ہوندے۔ پر ایندا عملی تجربہ ہُݨ تھئے۔ یقیناً "زندگی" اَلی کار ایہہ کم دی ہک امتحان کنوں گھٹ کوئنی کہ جیندے وِچ نتیجہ کجھ وی تھی سگدے۔

ایں کتاب وِچ چھی ڈرامے ہِن۔ جیڑھے اُناں لاتعداد ڈرامیاں وِچوں ہِن۔ جیڑھے میں ۱۹۷۶ء کنوں ۱۹۸۰ء توڑیں ریڈیو پاکستان بہاولپور تے ملتان کیتے لکھے تے ایہا ہیں عرصہ وِچ اُتھوں نشر تھئے۔

میں سمجھداں کہ ایہہ ڈرامے لکھ کے میں اَپݨیں مادری بولی دا حق تاں ادائیں کر سگیا۔ لیکن ایہہ ہک کوشش تے میڈے بعد آوݨ والیاں واسطے ہک بنیاد ضرور ہے۔

میں اُناں تمام اہلِ علم حضرات دا مشکور ہاں کہ جناں نے میڈی ایں کوشش کوں اَپݨیں قیمتی رائے نال نوازیا۔ میں ممنون ہاں سئیں خان رضوانی دا کہ جناں دے مشورے تے کوششاں نال ایہہ مسودے کتابی صورت وِچ آ سگے

حفیظ خانؔ

حفیظ خان کا فنِ ڈرامہ نگاری

سرائیکی ڈرامے میں حفیظ خان کا کارنامہ قابلِ تحسین ہے کہ دورِ جدید میں ان کی زیرِ نظر کتاب جوان کے سرائیکی ریڈیائی ڈراموں پر مشتمل ہے۔ اوّلین نہ سہی تو اوّلین ڈرامائی کتابوں میں شمار ضرور ہوتی ہے۔ سرائیکی علاقہ ڈرامائی تخلیق کی اوّلین مرزبوم ہے۔ جہاں برِصغیر پاک و ہند کی ابتدائی ڈرامائی نمائشیں اور نقوش ظاہر ہوتے۔ رگ وید پہلی کتاب ہے جس میں ڈرامے کے ابتدائی نقوش کا پتہ چلتا ہے۔ اس میں بیانیہ ڈرامے کی مثالیں ملتی ہیں۔ اور علامہ عتیق فکری[1] اور مرزا ابن حنیف[2] کی تحقیقات کے مطابق رگ وید کا بیشتر حصہ ملتان کے آس پاس کے علاقے میں لکھا گیا۔ گویا سرزمینِ ملتان ڈرامائی فن کا پہلا منبع اور سرچشمہ قرار دی جا سکتی ہے یہاں تک کہ سنسکرت زبان کے اہم ترین شاہکار "شکنتلا" کے سلسلے میں بھی ملتان کا نام لیا جاتا ہے[3]۔ عہدِ قدیم میں ملتان ڈرامائی فن کا نہایت اہم ماخذ رہا ہے۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ قبل از اسلام اور اسلام کے بعد بھی ڈرامائی فن سرزمینِ ملتان کی ثقافتی زندگی کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ مسلمانوں کے دورِ حکومت میں بھی یہ فن باقاعدہ پروان چڑھتا رہا۔ قبل از اسلام زیادہ تر ڈرامے

---

[1] :۔ علامہ عتیق فکری کی کتاب نقشِ ملتان ملاحظہ فرمایئے

[2] :۔ مرزا ابنِ حنیف کی تصنیف "سات دریاؤں کی سرزمین"

[3] :۔ ملاحظہ فرمایئے "نقشِ ملتان" جلد سوم (غیر مطبوعہ) از علامہ عتیق فکری (مرحوم)

مذہبی نوعیت کے ہوتے تھے کیونکہ ان سے مذہبی تبلیغ کا کام لیا جاتا تھا۔ برہمن اور مذہبی پیشوا انک اس میں حصہ لیتے تھے۔ لیکن بعد میں معاشرتی اور سماجی موضوعات پر مبنی ڈرامے بھی اسٹیج پر پیش کئے جانے لگے۔ ہندوستان کے کونے کونے سے مختلف تھیٹریکل کمپنیاں ملتان آئیں اور مدتوں ڈرامے پیش کرتی رہیں خود یہاں بھی کئی تھیٹر قائم ہوئے۔ ان تھیٹروں میں یہاں کی مشہور رومانی داستانیں ڈرامائی شکل میں پیش کی جاتی تھیں۔

ریڈیو کی آمد سے یک بابی ڈراموں کا رواج عام ہوا۔ اور ریڈیائی ڈرامے لکھے لکھے جانے لگے۔[۱] حفیظ خان کا شمارہ ملتان کے ان ڈرامہ نگاروں میں ہوتا ہے جنہوں نے ریڈیو کے لئے ڈرامے تخلیق کئے اور سرائیکی علاقے کی نسبت سے سرائیکی ڈرامے لکھے۔ زیر نظر کتاب ان کے سرائیکی ڈراموں کا مجموعہ ہے۔ یہ ڈرامے ریڈیو پر پیش کئے گئے اور بے حد مقبول ہوئے۔

حفیظ خان کے زیر نظر ریڈیائی ڈراموں کے موضوعات عام زندگی سے متعلق ہیں۔ ان میں کوئی عجیب و غریب واقعات بیان نہیں ہوئے۔ بلکہ عام انسانوں کے مسائل ہمارے ارد گرد کی زندگی کا عکس ہماری چھوٹی چھوٹی خوشیاں، رنجشیں، کدورتیں، نیکیاں، اور برائیاں۔ یعنی وہ سب کچھ جو ہمیں روزمرہ زندگی میں پیش آتا ہے یا جس کا مشاہدہ ہم روزانہ کرتے ہیں۔ "پیلے پتراں دی بہار" ــــــ محبت کی کہانی ہے عمران اور شہلا ــــــ گاڑی کے سفر کے دوران ملتے ہیں۔ یہ ملاقات زیادہ خوشگوار نہیں ہوتی۔ عمران شہلا کا خالہ زاد ہے لیکن دونوں ایک دوسرے کو نہیں جانتے۔

---

[۱] ۔ مزید تفصیل کے لئے: (۱) سرائیکی ڈرامہ از ڈاکٹر طاہر تونسوی امروز ۱۴ مارچ ۱۹۸۰ء
(۲) سرائیکی زبان وچ ڈرامہ از ڈاکٹر طاہر تونسوی رسالہ "سوچاں"، رسولپور شمارہ ۴

عمران گھر ڈھونڈتا ہوا وہاں پہنچتا ہے تو دونوں کا رومان شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن شہلا کا باپ دونوں کی محبت میں حائل ہو جاتا ہے اور شہلا کی شادی قیصر سے کر دی جاتی ہے۔ جو خود کسی دوسری لڑکی سے محبت کرتا ہے۔ شہلا قیصر سے نبھاہ نہیں کر سکتی۔ اور آخر دونوں میں طلاق ہو جاتی ہے۔ شہلا خوش ہے کہ اب وہ عمران کے ساتھ زندگی گزار سکے گی۔ لیکن گھر پہنچتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ عمران کی شادی کا کارڈ آیا ہوا ہے۔ عمران نے زندگی بھر انتظار کا جو وعدہ کیا تھا وہ جھوٹا تھا اس نے چھ ماہ بھی انتظار نہ کیا اور ایک ایسی لڑکی سے شادی کر لی جس کو شہلا سے محبت کے دوران ہی میں چکر دے رہا تھا۔ شہلا شروع میں ایک چڑچڑی اور بد مزاج لڑکی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن اس کی کایا پلٹ ہوتے دیر نہیں لگتی اور عمران سے لوٹ کر محبت کرنے لگتی ہے۔ لیکن جب اس پڑھی لکھی لڑکی کی شادی قیصر سے ہوتی ہے تو وہ اسے رونے کے کوئی احتجاج نہیں کرتی اور چپکے سے ڈولی میں بیٹھ جاتی ہے شادی کے بعد عمران کی یادیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اور وہ ہر وقت آنسو بہاتی رہتی ہیں نتیجہ طلاق ہوتا ہے۔ اب اس کے خوابوں کی تعبیر قریب ہے لیکن اس کے خواب ٹوٹ جاتے ہیں۔ جب ماں کی زبانی پتہ چلتا ہے کہ عمران کی شادی کا کارڈ آ چکا ہے۔ اس طرح وہ ایک مظلوم لڑکی بن جاتی ہے۔ شہلا کے کردار میں کوئی انفرادیت نہیں ہے۔ وہ رومانی PASSIVE اور کمزور کردار ہے۔ اس میں توانائی نہیں ہے۔ وہ حالات کے سامنے سینہ سپر ہونے کی صلاحیت سے محروم ہے۔ یہاں تک کہ اپنی مرضی کے بغیر شادی کے وقت ایک عام بے بس سی لڑکی دکھائی دینے لگتی ہے۔ شروع میں چڑ چڑے پن کا مظاہرہ اور بعد میں رونا دھونا اس کا شعار ہے۔

عمران شروع شروع میں ایک شوخ و شنگ اور ذہین نوجوان نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل وہ ایک دغا باز اور چالاک آدمی ہے۔ وہ ایک طرف تو شہلا کو چکر دیتا ہے اور دوسری

طرف ایک اور لڑکی سے محبت کی پینگیں بڑھاتا ہے۔ اس میں خلوص کی کمی ہے۔ وہ ایک خوش باش اور رومان پسند نوجوان ہے۔ جب شہلا کی شادی قیصر سے طے ہوتی ہے تو وہ کوئی احتجاج نہیں کرتا، رومانی المیہ مکالمے بولنے کے باوجود جب شہلا کی شادی ہو جاتی ہے۔ تو وہ بھی اپنی شادی کی تیاری شروع کر دیتا ہے۔ اس میں ہیرو کی خوبیاں نہیں ہیں، وہ ایک عام سا رومانی نوجوان ہے۔ جس کا ماٹو یہ ہے کہ

"تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی"

یہ کردار حقیقت سے زیادہ قریب ہے جبکہ شہلا خواب پرست، اور مثالیت پسند ہے۔ ڈرامے میں بار بار فلیش بیک کی تکنیک استعمال کر کے سچویشن کو سنجیدہ لیکن دلچسپ بنایا گیا ہے۔ ڈرامائی سچویشن بار بار ابھرتی ہے۔ ریڈیائی ڈرامے کی تکنیک کے اعتبار یہ ڈرامہ معیاری ہے۔ اور مطلوبہ تاثر پیدا کرنے میں یقیناً کامیاب ہے۔

"ریشم دی کلھی تند" ـــــ میں سات منظر ہیں۔ پہلے منظر میں دو کردار سلمان اور عزیز مکالمہ کرتے اور جھیل پر جانے کا پروگرام بناتے ہیں۔ دوسرے منظر میں دونوں دوست جھیل پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں ایک لڑکی جھیل میں گر جاتی ہے۔ سلمان اسے بچانے کے لئے جھیل میں چھلانگ لگا دیتا ہے۔ تیسرے منظر میں ثوبیہ سلمان کو اپنی زندگی کے بارے میں بتاتی ہے۔ چوتھے منظر میں دونوں پھر جھیل کی طرف جاتے ہیں اور دونوں خود کلامی کے ذریعے ایک دوسرے کی محبت کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن دونوں زبان سے اقرار نہیں کرتے۔ پانچویں منظر میں عزیز اور سلمان کا مکالمہ ہے۔ سلمان عزیز کے سامنے ثوبیہ کی محبت کا اقرار نہیں کرتا۔ چھٹے منظر میں عزیز اور ثوبیہ کا مکالمہ ہوتا ہے۔ ثوبیہ عزیز کے سامنے بھی اپنی محبت کا اقرار نہیں کرتی۔ ساتویں اور آخری منظر میں ثوبیہ اور عزیز سول میرج کر لیتے ہیں۔ اور یوں ڈرامہ دلچسپ انداز میں اختتام کو پہنچتا ہے۔

اس ڈرامے کا تھیم یہ ہے کہ دل میں محبت کا روگ لے کر گھٹ کر مرنے والے

لوگ ناکام رہتے ہیں۔ محبت میں INITIATIVE اور جرأتِ اظہار کی ضرورت ہے۔ سلمان بے زبان محبت کرتا ہے۔ جبکہ محبت کو زبان کی ضرورت ہے۔ اس کے مقابلے میں عزیز جرأتِ اظہار رکھتا ہے۔ سلمان مثالیت پسند ہے، خدمت گزار ہے، گہری محبت کرنے والا نوجوان ہے اور اس معاشرے کو ایسے آئیڈیالسٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری سوسائٹی میں ایسا انسان ناکام و نامراد رہتا ہے۔ اس کے مقابلے میں عزیز زندگی کی حقیقتوں پر نظر رکھتا ہے۔ وہ عملی انسان ہے۔ مثالیت پسند نہیں ہے۔ اس کی عملیت پسندی اسے ایک کامیاب انسان بناتی ہے۔ وہ جرأت اور بے باکی کا حامل ہے۔ حقیقت پسند ہے۔ زندگی کو ایک ریالسٹ کی طرح لیتا ہے۔ اس لئے کامیاب ہے۔ ہمارے معاشرے میں شریف اور بے زبان انسان گھاٹے میں رہتا ہے، جو اپنا حق منوانا جانتا ہے، کامیاب و کامران ہے۔ عزیز ایسا ہی انسان ہے۔ یہ نہیں کہ اس میں خلوص کی کمی ہے۔ وہ اپنے دوست سلمان اور ثوبیہ دونوں کی مدد کرنا چاہتا ہے وہ دونوں کا چارہ ساز بنتا ہے لیکن جب حقیقت کا اعتراف نہیں کرتے تو وہ خود آگے بڑھتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔

ع جو بڑھ کر ہاتھ میں ساغر اٹھا لے مینا اسی کا ہے

"کچ دیاں ماڑیاں" ـــــ آج کل کے نوجوانوں کی نفسیات کا ڈرامہ ہے۔ لیکن محض نفسیاتی موشگافیوں سے عبارت نہیں ہے۔ اس میں معروضی حقائق کے نتیجے میں ابھرنے والی نفسیات کا ذکر ہے۔ انسان معاشرتی مجبوریوں کی بنا پر کمینہ حرکتوں پر اتر آتا ہے۔ کیونکہ حالات اسے مجبور کر دیتے ہیں۔ دولت کی ناہموار تقسیم اور غلط نظامِ اقدار خرابیوں کو جنم دیتا ہے۔ سلیم بھی معاشرتی جبر کا شکار ہے۔ ایم اے پاس ہونے کے باوجود ملازمت سے محروم ہے۔ تین نسلوں سے غریبی کی چکی میں پس رہا ہے۔ وہ بُرا آدمی نہیں ہے۔ لیکن حالات نے اسے جکڑ دیا ہے

اس لئے وہ ثروت سے فریب کرنا چاہتا ہے تاکہ اپنی غریبی کو دور کر سکے۔ اپنی ماں اور غریب منگیتر ناہید کے لئے دنیا جہاں کی خوشیاں خرید سکے۔ ان کا مستقبل محفوظ کر سکے۔ لیکن اس مثبت خواہش کو پورا کرنے کا طریق کار بھی مستحسن نہیں ہے۔ وہ لالچ کے تحت دولت مند ثروت سے شادی کے لئے اس کے ساتھ گلگت چلا جاتا ہے۔ لیکن شادی کے فوراً بعد ثروت اس سے زبردستی طلاق حاصل کر لیتی ہے۔ تاکہ اپنے اصل عاشق ناصر سے شادی کر سکے۔ اور باپ کی عجیب و غریب وصیت کے مطابق جائیداد کی مالک بن سکے۔ گویا صیاد بننے والا سلیم خود اپنے دام میں اسیر ہو گیا۔

ڈرامے میں عام فلموں جیسا انداز موجود ہے، جائیداد کے حصول کے لئے شرط کا پورا کرنا ماڈرن لڑکی کی مکاری اور فریب کاری۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔

حفیظ خان کے ڈراموں کے موضوعات عام زندگی کے واقعات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ وہ ان واقعات میں رومانی رنگ بھر دیتے ہیں۔ ہیرو، ہیروئن کی حادثاتی ملاقات شوخ و شنگ مکالمات، رومانی سچوئیشن، دوستوں کی بے تکلفی اور خلوص لاڈ پیار کے نام — دولت کی خواہش، راتوں رات امیر بننے کی حسرت، اتفاقی ملاقاتیں، ظاہر داری اور نمود و نمائش، تصنع اور تکلفات یعنی آج کی زندگی کے حقیقی حوالے ان ڈراموں میں موجود ہیں۔

"پچھاویں" — بیک وقت جھوٹے رومانوں اور سچی محبتوں کی کہانی ہے، جمال حسن پرست اور رومان پسند نوجوان ہے۔ باپ کی اکلوتی اولاد، تین شادیاں کر چکا ہے۔ چوتھی کی تیاری میں ہے کہ حادثے کا شکار ہو کر ٹانگ سے محروم ہو جاتا ہے! اس کی منگیتر فرزانہ اس لنگڑے سے شادی کرنے سے انکار کر دیتی ہے۔ اس لئے منگنی توڑ لیتی ہے۔ جبکہ جمال کی پہلی منگیتر غریب چچا کی بیٹی فوزیہ (جو نرس بن چکی ہے) اس کی خدمت کرتی ہے اور اس کا سہارا بننے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ جمال کو اپنی بے وفائی

کا بدلہ فرزانہ کی بے وفائی کی صورت میں ملتا ہے۔ حفیظ خاں نیکی اور بدی کی کش مکش میں نیکی کی فتح کا قائل ہے۔ وہ محبت اور خلوص کے رشتوں کو مستحکم کرنا چاہتا ہے۔ اس کے ڈراموں میں دوستوں میں بڑا خلوص نظر آتا ہے۔ وہ ایک دوسرے پر جان چھڑکتے ہیں۔ ان کی گفتگو میں شوخی اور بے تکلفی کا رنگ ہوتا ہے۔ ان کے مکالمات اس طرح کے ہوتے ہیں کہ وہ دوست کم اور عاشق و محبوب زیادہ دکھائی دینے لگتے ہیں۔

"پچھاویں" کا جمال — رنگوں کا دلدادہ، خوشبوؤں کا پجاری، ہنگاموں کا رسیا ہے۔ لیکن اس میں تصنع بھی ہے اور خود غرضی بھی — گویا کہ دولت مندوں کی ساری عادتیں اس میں موجود ہیں۔ لیکن دوسروں کو دھوکا دینے والا جب ایک حادثے میں معذور ہوتا ہے تو سارے حوصلے ہار بیٹھتا ہے۔ مایوسیوں میں گھر کر زندگی گزارنے کا چلن بھی بدل جاتا ہے۔ فرزانہ بھی اس کا عکس ہے۔ اس میں بھی عادتیں اس جیسی ہیں۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں، سوائے صنف کے۔ ان کے مقابلے میں غریب فوزیہ استقامت، وفا اور خلوص کا پیکر ہے۔ خدمت گزاری جس کا شعار اور نبھاہ جس کا وطیرہ ہے ڈرامے میں اس کا کردار نیکی اور خیر کی اقدار کا نمائندہ ہے۔

"ڈاؤن ڈاؤن ٹاؤن ٹیک" — میں ظاہر داری اور کھوکھلی شان و شوکت کا مظاہرہ کرنے والوں کا پول کھولا گیا ہے۔ جو لوگ اپنی اوقات سے بڑھ کر اونچی اڑان کی کوشش کرتے ہیں۔ منہ کے بل گرتے ہیں۔ ڈرامے کا پہلا منظر کھلتا ہے۔ تو دانش، جمیل، سعدیہ اور فوزیہ کا تعارف ہوتا ہے۔ ان کی گفتگو سے تفاخر ٹپکتا ہے۔ بزنس، کار، وی سی آر، اور دولت کی باتیں ہوتی ہیں۔ فوزیہ اور سعدیہ پہلی ہی جھلک میں سراب دکھائی دیتی ہیں۔ عرفان بھی اس منظر میں ایک جھلک دکھاتا ہے۔ لیکن فوزیہ اس سے نفرت کا اظہار کرتی ہے۔

دوسرا منظر دانش اور عرفان کے کوارٹر کا ہے، یہاں انکشاف ہوتا ہے کہ

دانش اور عرفان دونوں غریب گھرانے کے لڑکے ہیں۔ پچاس روپے ماہوار کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں۔ دانش فراڈ لڑکا ہے جو فوزیہ کو دولت مند باپ کی اکلوتی بیٹی تصور کر کے اس سے شادی کا آرزومند ہے تاکہ راتوں رات دولت مند بن سکے عرفان میں نیکی کا جذبہ موجود ہے وہ اسے سمجھاتا ہے۔ لیکن دونوں کا فلسفہ محبت مختلف ہے

تیسرے منظر میں یہ دلچسپ انکشاف ہوتا ہے کہ بات بات پر ڈھینگیں مارنے والی فوزیہ بھی غریب گھر کی لڑکی ہے۔ اس کا باپ ریٹائر آدمی ہے اور پنشن کی رقم بھی ختم ہو چکی ہے۔ کرایہ کا مکان ہے۔ فوزیہ اپنی دانست میں دانش کو چکر دے رہی ہے تاکہ دولت مند لڑکے سے شادی کر کے اپنا مستقبل سنوار سکے۔

چوتھے منظر میں دانش اور فوزیہ کی ملاقات ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو چکمے دیتے ہیں۔ پانچویں اور آخری منظر میں دونوں کا پول کھل جاتا ہے۔ اور ڈرامہ اختتام کو پہنچتا ہے۔

حفیظ خان ہر ڈرامے میں کوئی نہ کوئی اخلاقی اور معاشرتی نکتہ ضرور پیش نظر رکھتے ہیں عام زندگی کے تناظر میں کوئی واقعہ نامانوس اور عجیب دکھائی نہیں دیتا اور نہ کوئی کردار اجنبی نظر آتا ہے۔ بلکہ سب کچھ دیکھا بھالا اور برتا ہوا نظر آتا ہے۔

بحیثیت مجموعی حفیظ خان کے ڈرامے عظیم موضوعات کے حامل نہ سہی۔ لیکن دلچسپی ان ڈراموں کی بنیادی خوبی ہے۔ جا بجا ڈرامائی سچوئیشن پیدا کرنا، واقعات کو دلچسپ موڑ دینا، کرداروں کو زندگی کے حقیقی تناظر میں پیش کرنا اور انسانی جذبوں کا صحیح ادراک کرنا، حفیظ خان کو آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ سارے ڈرامے ہمیں اپنے ہی زندگی کا عکس دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں ایک مانوس فضا، ماحول اور تناظر موجود ہے۔ محبت، خلوص، انسانیت، مروت اور دردمندی کے جذبوں کے ساتھ ساتھ نفرت، کدورت، بے وفائی، کمینگی اور منافقت کے پہلو بھی نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔ اس طرح ان ڈراموں میں زندگی اپنے حقیقی پس منظر میں نمایاں ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ زندگی ہشت پہلو ہے۔ تصویر

زیست میں کوئی ایک رنگ نہیں ہے۔ اس میں مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ حفیظ خان نے اپنے ڈراموں میں جس زندگی کو پیش کیا ہے اس میں ہر رنگ نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ زندگی واقعی حقیقی نظر آئے۔ خواب و خیال کی دنیا نہ بن جائے۔

موضوعات کی طرح ان ڈراموں کے کردار بھی مثالی نہیں ہیں۔ ان میں حقیقی زندگی کے انسان زیادہ ہیں۔ ——— یہ سب کردار زندگی سے بہت قریب ہیں۔ ان میں عام انسانوں کے رویے موجود ہیں۔ وہ بیک وقت نیکی اور برائی کے پیکر ہیں۔ وہ بشری تقاضوں سے ماورا یا بے نیاز نہیں ہیں۔ بلکہ ان تقاضوں کے تحت ان کی شخصیت کے رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ یہ کردار واقعات کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ جو عام انسان اپنی حقیقی زندگی میں کرتا ہے۔ ان کرداروں میں ٹوٹ کر محبت کرنے والے دوست بھی ہیں۔ ان میں بے وفا محبوب، ہرجائی اور دغا باز عاشق بھی ہیں۔ کچھ محبت کرنے والی ہستیاں بھی ہیں اور کدورتیں پھیلانے والے انسان بھی ہیں۔ ان میں معاشرتی جبر کے شکار لوگ بھی اور ہمت والے کردار بھی

ان ڈراموں میں مکالمات ڈرامائی سچوئیشن کے مطابق لائے گئے ہیں۔ رومانی مکالمات زیادہ ہیں۔ جن میں کبھی کبھی تصنع کا رنگ نظر آنے لگتا ہے۔ لیکن دراصل ڈرامائی مکالمات میں شائستگی کا رنگ پیدا ہو جانا قدرتی امر ہے، دنیا کے تمام بڑے بڑے ڈرامہ نگاروں کے یہاں اس قسم کے مکالمات پائے جاتے ہیں

حفیظ خان مکالمات میں بے تکلف گفتگو کا انداز اختیار کرتے ہیں خصوصاً دوستوں یا محبت کرنے والوں کے درمیان جو گفتگو ہوتی ہے اس میں یہ اسلوب زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ عاشق اور محبوب کے مکالموں میں البتہ کہیں کہیں فلمی رنگ آتا ہے۔ اس طرح جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ دوستوں کے مکالموں میں بے تکلفی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ ان میں کبھی کبھی سطحی رنگ پیدا ہو جاتا ہے لیکن بحیثیت مجموعی

شائستگی اور متانت قائم رہتی ہے۔

حفیظ خان کے ڈراموں میں خارجی اور باطنی تصادم ملتا ہے۔ یہ تصادم خیر و شر، عشق اور فرض، محبت اور کدورت کے درمیان پیدا ہوتا ہے۔ وہ ہر برائی کے پیچھے معاشرتی جبر اور نفسیاتی عوامل اور محرکات کو فراموش نہیں کرتے۔ جب بھی کہیں کوئی غیر معمولی بات ہوتی ہے تو اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی محرک ہوتا ہے۔ وقوعات کے پس منظر میں علل اور اسباب سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا۔ حفیظ خان اس حقیقت کو فراموش نہیں کرتے۔ خود کلامی کا استعمال بھی ان کے ڈراموں میں ملتا ہے۔

مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ حفیظ خان کا ڈرامائی سرمایہ عظیم نہ سہی دلچسپی اور مقبولیت کا باعث ضرور بنے گا۔ کیونکہ ڈرامہ بنیادی طور پر ایک عوامی چیز ہے۔ (FUNCTION OF THE CROWD) اور عوامی فن کے لئے خام موّاد کی فراہمی عوامی زندگی سے ہوتی ہے۔ حفیظ خان نے اپنا سارا موّاد سامنے کی زندگی سے لیا ہے اور اسے فن کے روپ میں دلچسپ اور خوبصورت بنا کر ہمیں لوٹایا ہے۔

۲۹ دسمبر ۱۹۸۶ء

ڈاکٹر اے بی اشرف
چیئرمین شعبۂ اردو
بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان،

ڈولے ڈونہڑے ھِک

پہلا منظر

(یونیورسٹی دی کنٹین، جتھاں لڑکے لڑکیاں دا شور ہے کھلن مُنڈھ
دا۔ پس منظر وِچ کوئی ماڈرن فلمی نغمہ چلدا پے۔ ہک زنانہ مردانہ
رَلیا مِلیا اُچا قہقہہ گونجدا ہے۔ قہقہہ رُکن دے نال ای دانش
دی آواز آندی ہے)

دانش:۔ (خوشگوار لہجے وِچ) "ہیلو۔!"

جلیل:۔ اوہ۔ تاں شہزادے آ ای گئین۔

سعدیہ:۔ احمق نہ بݨ جِلو دا بچہ۔ ! صرف شہزادہ آکھ تے توں توہین کریندا
پیئیں۔ ہز ایکسیلنسی پرنس دانش احمد دی۔

دانش:۔ سعدیہ دی بچی! توں میڈے کنوں مار کھاسیں۔!

سعدیہ:۔ (طنزیہ ٹھڈا ساہ بھر تے) ہا ساڈی قسمت اِچ تاں مار
کھاوݨ ای لکھیا ہے۔

جلیل:۔ میڈے کیتے کیا سزا ہے میڈے آقا! میڈے کنوں تہاڈی

شان اچ گستاخی جو تھئی ہے

دانش :۔ چلو چلو۔ توں بندہ بݨ۔ نہ تاں میں تیکوں جلیبی بنا ڈیساں۔

(رلیا ملیا قہقہہ)

دانش :۔ (حیران تھی تے) اوہ۔ تاں اتفاق فوزیہ صاحبہ وی موجود ہن۔

سعدیہ :۔ (طنزیہ) جیا سویرے دے ہا!

دانش :۔ اوہ مائی گاڈ! تساں تاں میکوں نظرے وی کوئے نی۔

فوزیہ :۔ ہاں وڈیاں بندیاں دی چھوٹیاں بندیاں تے دِید کِتھوں پوندی ہے

دانش :۔ (کھلی کھل کھل تے) ہو ہو ہو۔ ویری ساری۔ ویری ساری۔ میں بھوں شرمندہ ہاں۔ (کھل)

سعدیہ :۔ او تاں شکل کنوں ای ظاہر ہے۔ (کھلی کھل)

دانش :۔ (سعدیہ دی گالھ دا کوئی نوٹس نیں گھندا) ہݨ تاں عینک لوا ونڄݨی پئے گئی ہے۔ معلوم تھیندے ہے آئی سائٹ کجھ ویک تھی گئی ہے۔

جلیل :۔ اگر عاشقی دا ایہو حال رہ گیا۔ تاں سارے بُت تے عینک لوا ونڄݨی پئے ویسی۔

دانش :۔ یار کیہڑے عشق وشق ساکوں تاں ایہہ فضول کم کرݨ دی ویہل نئیں آندی۔

سعدیہ :۔ ہا۔ عشق کرݨ کِتھوں آ دے۔ تہاکوں تاں صرف وشق کرݨ آندے۔

(رلیا ملیا قہقہہ)

فوزیہ :۔ دانی۔ توں لے تاں ڈسیا ہیں۔ جو اَج متواتر چار پیریڈ کِتھ غائب رہ گئیں۔!

جلیل :۔ دکھلدے ہوئیں، آ ونڄݨ ایہہ بیٹھی وی بھگتا ڈ۔ ڈسو کتھ رہ گیوے چار پیریڈ!

دانش :۔ بھئی! ایہہ نہ پُچھو۔ جو میں کِتھ رہ گیاں۔ بلکہ ایہہ پُچھو جو میں اِتھ آیا کیہڑی مشکل نال ہاں۔

جلیل :۔ نتھنگ، نتھنگ۔ یار دانی۔ اے بُجھارتاں کوں ٹیناں چلیسݨ۔ سیدھی طرحاں۔ اے توں زیڈ۔ ساری گالھ ڈسا۔

سعدیہ :۔ ہونہہ۔ (لمبی چِک کریندی)

دانش :۔ آل رائٹ۔ آل رائٹ۔ یار او میڈا کزن ہیں شعیب۔ او ڈکوں میں سوئٹزر لینڈ وچ گھڑیاں دے بزنس دا مینیجنگ ڈائریکٹر بنایا ہوئے۔

جلیل :۔ ویری گڈ۔ یار تیڈا بزنس سوئٹزر لینڈ وچ وی ہے۔ کتنا بزنس ہے تیڈا سارا۔

سعدیہ :۔ دانش! یو آر گریٹ۔

دانش :۔ ڈزنٹ میٹر۔ ساڈی۔ ایہہ تاں میڈے بزنس دا فائیو پرسنٹ وی کوئینی۔

فوزیہ :۔ رئیلی۔ یو آر گریٹ۔ دانش!

دانش :۔ تھینکس فوزی! ہا۔ او شعیب سویر دی فلائٹ تے آئے۔ او احمق آپݨے نال اُتھوں دی مصروفیات دی فلم وی گھن آیا ہا۔ کوئی گھنٹے ڈیڈھ گھنٹے دی۔ دل اوندکوں وی سی آر تے ڈِیہدے رہ گئے

سعدیہ :۔ (حیرت نال) دانی! اپݨے کول وی۔سی۔آر۔ وی ہے۔؟

دانش :۔ ترئے چار ہن۔ کجھ میں آپݨے ریلیٹوکوں پریزنٹ کر ڈِتے۔ باقی ہک ہا۔ او ہݨ میں شعیب کوں چا ڈِتے۔ میکوں تاں کہیں شے دا وی

شوق کائے نی۔ ملنگ بندے ہیں۔ سادہ زندگی گذریندے پئے ہن۔

جلیل :۔ فوزی! ڈیکھیں ذرا ملنگ کوں۔ ایڈے قیمتی کپڑے پاتی کھڑے۔ تے اہن جناب سادہ زندگی گذریندے بیٹھن۔ میکوں تاں ایہہ وی سمجھ نہیں آندی جو اینکوں پڑھن دی کیا لوڑ ہے۔

دانش :۔ پڑھائی وچ کیا پے۔ بس تساں دوستاں دی کمپنی اتنی پُرخلوص ہے۔ کہ میں اِتھاں آویندا ں۔ فوزی وی تاں شغلاً آندی اے۔ ورنہ اوندے ابا جی دی کپڑے دی مل ہے۔ فارن اِچ بزنس اے۔ ہر انسان دا اپنا مزاج ہوندے۔ راہون سا ہون دا۔ کیوں فوزی۔!

فوزیہ :۔ یس یس (گھبرا تے کھلدے ہوئیں)

سعدیہ :۔ اچھا تے جناب دانش صاحب اگلی اُتھاؤں شروع کیتی ونجے۔ "جہاں سے سلسلہ ٹوٹا تھا" (ہلکا قہقہہ)

دانش :۔ (کھلدے ہوئیں) اوہ یس یس۔ ہاں میڈے خیال اِچ شعیب دی گالھ تھیندی پئی ہئی۔

خلیل :۔ جیا جناب۔ ہُن اگوں تے وی ٹرو۔

دانش :۔ بس ہیا کیا۔ اٹھ وی۔ سی۔ آر۔ ڈیہدے وَج گئے۔ نوں وَجے تک او کاروبار دا حساب ڈیہندا رہ گئے۔ اوندے کنوں جان چھڑوائی.... جلدی جلدی تیاری کیتی۔ اُتے کار وچ ہیٹھاں۔ ہُن سٹارٹ کراں تاں کار سٹارٹ نہ تھیوے۔ نہ پچھو یار۔ کتنا غصہ آیا۔ شوفر تے۔ پتہ نہیں اے نوکر کیوں اتنے لاپرواہ تھی گئین۔

سعدیہ :۔ بےچارے ہوندے نوکر۔ معاف کر ڈیونا ہوندے۔

دانش۔ کوئی ہک غلطی ہووے۔ لاپرواہی دی کوئی حد ہووے۔ تاں انسان

معاف وی کر ڈیندے۔ ہیا سُنو او ہئی کار نہیں چھوٹی۔ اوندے وچ آیاں۔ تے اُڈے ہئی کوئی خرابی بس۔ ہوں ڈیکھے اول اُتوں شوفر کوں نوکری توں کڈھ ڈِتے۔

فوزیہ :۔ (افسوس نال) چ چ۔ نوکری توں کڈھ ڈِتے۔

دانش :۔ تے ہیا کیا کرداں ہا۔ آخر لاپرواہی دی کوئی سزا تاں ہووے۔

جلیل :۔ تے ول صاحب اتھ آئے کیویں ہن۔؟

دانش :۔ بس یار اتفاقاً منیجر اوں ویلھے آ گئے۔ اوندے کول او کھٹارہ ہئی۔ ۱۹۷۶ء ماڈل۔ اوندے اُتے بہہ گیاں۔ تے منیجر اتھائیں آ تے چھوڑ گئے۔ واٹ واز آ بور مارننگ ٹوڈے۔ (چونک تے) اوہ... ہیلو عرفی۔ کیا حال ہن۔ جِن کہیں ویلھے اساڈے کولھ وی آ گئے کرو۔

عرفان :۔ سلام علیکم۔

جلیل :۔ (بےرُخی نال) وعلیکم سلام۔

(باقی سب چُپ راہندن)

دانش :۔ ہاں بھئی۔ عرفی سُنا۔ پڑھائی دا کیا حال ہے۔؟

سعدیہ :۔ اچھا دانی! میکوں ہک ضروری کم یاد آ گئے۔ میکوں اجازت

دانش :۔ ساڈی ساڈی بھئی آخر اتنی وی کیا ایمرجنسی ہے۔

عرفان :۔ دانش صاحب! میڈا خیال ہے۔ ایں تہاڈی گفتگو اِچ مخل تھیاں۔ میکوں اجازت۔ سلام و علیکم۔

دانش :۔ کیا گالھ ہے یار عرفی! ذرا ٹھہر۔!!

جلیل :۔ (نفرت نال) چھوڑ یار۔ مٹی پا ایں جماندرو فقیر کوں۔

سعدیہ :۔ (نفرت نال) کتنا غلیظ شخص ہے ایہہ تیل نال چپیڑے ہوئے وال۔ پھٹے ہوئے
کپڑے ایویں جیویں گھٹے وچوں کڈھ تے باہر آیا ہووے۔ کھاون
کوں کجھ لبھدا نہیں تے پڑھن آ ویندن یونیورسٹی وچ۔ پتہ نہیں یونیورسٹی
والے ایہو جیہیں لوکاں کوں داخلہ کیوں ڈیندن۔

فوزیہ :۔ میکوں تاں ایہہ سمجھ نیں آندی جو دانی کوں آخر ایں بھیٹیچر وچ ایڈی
دلچسپی کیوں ہے۔

دانش :۔ فوزی ایہہ دلچسپی نیں بلکہ ہمدردی ہے۔ آپاں وی کل کوں
غریب تھی سگدے ہیں۔

سعدیہ :۔ ٹھیک ہے۔ اگر خدانخواستہ میں غریب تھی گیُم تاں یونیورسٹی پڑھن
کائناں آساں۔ ایہو جیہاں حلیہ بنڑ تے۔

دانش :۔ (دوبارہ خوشگوار موڈ وچ) بس باس۔ باس ایں ٹاپک کوں اتھائیں چھوڑو
تے ایہہ ڈساؤ جو چائے کینے کینے پیتی ہے۔؟

جلیل :۔ فوزی دے سوا باقی سب پیتی کھڑن۔

دانش :۔ وانڈرفل۔ بھئی کوئی ہیا میڈا ساتھ ڈیوے نہ ڈیوے۔ فوزیہ ضرور ڈیندی ہے
آؤ فوزی۔ وَل ہک ہک کپ تھی ای ونجے۔ اچھا دوستو۔ بائی۔ !

سعدیہ :۔ ہا۔ کیوں نہ۔ کڈاہیں لیلیٰ وی مجنوں دے بغیر کجھ کر سگدی ہے۔!
(قہقہہ آہستہ آہستہ دور تھی ویندے)

فوزیہ :۔ بھئی بہوں شرارتی کمپنی ہے آپنڑی۔ ڈرنا ٹی۔

دانش :۔ اوہ۔ یس۔ ہاں۔ فوزی۔ میں تاں آکھنڑ بھل ای گیاں۔ جو اَج ایں لباس
اچ تاں۔ بالکل ایویں آسمانی حور لگدی پئیں۔

فوزیہ :۔ بس بئیں۔ میکوں زمین تے رہن ڈیوو۔ آسمان تے ونجن دا ہالی کوئی پروگرام

کائینی۔

دانش :۔ رئیلی فوزی۔ بئی دا دے ملے سوایا کتھوں ہے۔؟
میکوں ایتھوں دا تاں نہیں لگدا۔ !

فوزیہ :۔ ہوں۔ ٹھیک سمجھیں۔ میڈے ڈیڈی پچھلے ہفتے پیرس ٹور تے گئے
ہن۔ اتھاؤں گھندی آ ہِن۔

دانش :۔ گڈ۔ گڈ۔ ہاں۔ اَج شام تیڈی کیتھائیں اپائنٹمنٹ تاں نہیں۔

فوزیہ :۔ (سوچیندے ہوئیں) اَج شام۔! کیوں، کیا خاص گالھ ہے۔؟ پتہ ڈے
کیتے تاں وقت کڈھ گھنساں۔

دانش :۔ نتھنگ۔ خاص گالہہ تاں کوئینی۔ بس کوئی وقت۔ ارسٹائل پارک وچ
گذاروں ہا تے۔

فوزیہ :۔ دائٹس رائٹ! میں آ ولیساں۔

دانش :۔ اٹھ وجے۔

فوزیہ :۔ ہاں۔ اٹھ وجے۔

دانش :۔ (خوشی نال) اوہ فوزی۔ یو آر گریٹ (قہقہہ)

ڈوجھا منظر

[دانش تے عرفان دے کوارٹر دا سین]

دانش :- اللہ دی قسم۔ توں یقین کائیناں کریسیں۔ کہ او میڈے کنوں کتنے امپریس تھئے۔ جیڑھے ویلھے میں انہاں کوں ڈسایا۔ جو میڈا سوئیٹزرلینڈ وچ گھڑیاں دا کاروبار ہے۔ جلیل دا منہ حیرانگی کنوں پٹیا دا پٹیا رہ گیا۔ تے او سعدی تے فوزی۔ ڈیہدیں میکوں ایویں ڈیہدیاں پیاں ہن جیویں میں اسمان توں لہتا ہوواں۔ کیا ڈساواں یار! اج کتنا مزہ آئے۔

عرفان :- تے جناب بیا کیہڑا کوڑ رہ گیا۔

دانش :- یار آکھناں پوندے ایویں کڈاہیں۔ خارجہ پالیسی قائم رکھݨ کیتے۔ جو میڈے کول وی بی۔ آر ہے۔ کوٹھی ہے۔ کاراں دی لائن لگی کھڑی ہے۔ اے ہے۔ اوہ ہے۔

عرفان : (طنزیہ) ہونہہ۔ تے اصل وچ جناب۔ چالھی روپے ماہوار دے ایں کوارٹر اچ راہندن۔ جیندے ویہہ روپے توں ڈیندیں تے ویہہ روپے میں۔ اومنی بس اچ بہہ تے یونیورسٹی ونجیندے ہے تے ہک

سٹاپ پہلے لہہ ویندے جو کوئی ڈیکھ نہ گھنے۔ کہ ایں بس وچ آندے۔ یار! تیکوں آخر ایں ڈبل گیم دی کیا لوڑھ ہے۔ توں لوکاں کنوں حقیقت کیوں لکیندیں۔!

دانش :- میڈا احمق دوست! ایں خاطر جو میڈا تیڈے آلی کار حشر نہ تھیوے میں تیڈے آلی کار لوکاں دی بے توجہی دا شکار نہ تھیواں۔ آخر میں وی انسان ہاں۔ ہک اُچا سوشل مقام، پُر وقار زندگی، تے لوکاں دی توجہ میڈا وی حق ہے۔

عرفان :- لیکن دانی۔ اینجھا اُچا سوشل مقام تے وقار کیہڑے کم دا جیڑھا کوڑ دے مہین کپڑے وچ ولھیٹا ہویا اے۔ تے کہیں دی وی تیز دید ایں غلیف وچ سوراخ کر سگدی ہے۔ تے وَل اوندے بعد تیڈی کیڑھی عزت رہ ویسی۔

دانش :- یار! میکوں اَج نال کم ہے۔ کل دی آپے کل نال ڈیکھی ویسی۔

عرفان :- یار! توں میڈی گالھ سمجھدا کیوں نئیں۔؟

دانش :- ایں دنیا وچ سب توں زیادہ میں تیڈی گالھ سمجھداں۔

عرفان :- وَل خود سوچ۔ آپݨی جان دے سوا آپݨاں دنیا وچ کوئی کائینی.... بچپݨ آپݨاں یتیم خانے وچ گذرے۔ تے ول گریجوایشن تک وظیفیاں تے گذارہ رہ گئے۔ تے ہݨ مزید تعلیم تے زندگی دا بار چلݨ کیتے آپاں کوں ۵۰۰ روپے ماہوار دی معمولی پارٹ ٹائم دی نوکری کرݨی پوندی ہے۔ ایہہ سب کجھ کدھ کیتے ہے۔ ہک شاندار مستقبل کیتے۔ ایں محنت تے اعلیٰ تعلیم دے بعد ماڈرن آسائشاں نال ہک سوہݨی زندگی آپݨی منتظر ہے تے وَل ایں پائیدار سوشل سٹیٹس کوں چھوڑ تے توں ایہہ فریب دے راستہ

کیوں گولیندیں۔

دانش :۔ (کھلدے) یار توں ہوں بھولا ہیں۔ بھانویں توں جتنی محنت کر۔ کہیں وڈی پوسٹ تے لگ ونج۔ لیکن لوکاں دے ذہن تے توں اوہو عرفان راہسیں۔ جیڑھا یتیم خانے وچ پلیا ہا۔ تے بغیر استری کیتے کپڑے پا تے پارٹ ٹائم نوکری کریندا ہا۔

عرفان :۔ ٹھیک ہے۔ لیکن توں ایہہ کوڑ داچکر چلا تے کیڑھا قلعہ فتح کر گھدی۔ جیڑھا میں سچ بول تے نہیں فتح کر سگیا۔

دانش :۔ (ہلکی کھل) قلعہ تاں بس فتح تھیوݨ والا ہے۔

عرفان :۔ سچ۔

دانش :۔ ہا یار! فوزی کوں ______ امپریس کرنا، قلعہ فتح کرݨ کنوں گھٹ کوئی نال ہا تے ہݨ ایندے وچ کامیاب تھی چکیاں۔ او میڈے نال محبت کرݨ پے گئی ہے۔ تے جیڑھے ویلھے ساڈی شادی تھی گئی تاں میں ہک ڈینہہ وچ ای دنیا دا امیر ترین آدمی بݨ ویساں

عرفان :۔ او کیویں۔!

دانش :۔ عرفی! توں احمق دا احمق رہ گیوں۔ فوزیہ وڈے بزنس مین تے مل مالک دی کلہی دھی ہے۔ اگر اوندی شادی میڈے نال تھی ویندی ہے۔ تاں اوندی ساری جائیداد تے دولت میڈی کائینی ہوسی تے ہݨ کیندی ہوسی۔!

عرفان :۔ ٹھیک ہے۔ فوزیہ کوں ایہہ پتہ ہے جو توں وڈا بزنس مین تے لکھ پتی نوجوان ہیں۔

دانش :۔ ہا۔

عرفان :۔ تے ول فوزی دا پیو اتنا احمق کوئینا ہوسی۔ جو تیڈی جائیداد ڈیکھے بغیر دھی پکڑ تے تیکوں ڈے ڈیسی۔

دانش :۔ واہ۔ ایہہ کیڑھی وڈی گالھ ہے۔ پہلے میں اینویں بھوتاں مرلیاں وڈا، تے عین شادی والے ڈینہہ وڈے غمگین لہجے وچ ایہہ اعلان کر ڈیسیاں جو میکوں کاروبار وچ گھاٹا آ گئے۔ تے میں ڈیوالیہ تھی تے رہ گیاں۔

عرفان :۔ (زور دا کھلدے) سبحان اللہ۔ کیا سوہݨی ترکیب ہے احمق آدمی۔! بھلا ہک ڈیوالیئے نال کون دھی پرنیسی۔

دانش :۔ میڈا چن! ایہو تاں اہم گالھ ہے۔ ایہہ ڈیکھ شادی کنوں پہلے آلے عرصے وچ میں، فوزی کوں محبت دا اتنا شدید یقین ڈیوا لیساں۔ اتنا شدید یقین ڈیوا لیساں۔ جو اونکوں دنیا اچ میڈے سوا ہبا کوئی نوجوان کائینا نظر سی۔ تے جیڑھے ویلھے میں اچانک ڈیوالیہ تھیوݨ دا اعلان کر لیساں۔ تاں فوزیہ دیاں ساریاں ہمدردیاں صرف میڈے نال ہوسن۔ تے میڈا خیال وچ فوزی دا آبا ایڈا ظالم کوئینا ہوسی جو آپݨی کلہی دھی دی مرضی دے خلاف اوندی شادی کرے۔

عرفان :۔ دانش! یار توں کتنا خود غرض ہیں۔ آپݨے مفاد کیتے ہک معصوم لڑکی دی محبت دا مذاق اڈیندا پئیں۔ اونکوں دھوکہ ڈیندا پئیں۔ توں دولت دی خاطر اتنا گر سگدیں۔ میکوں اندازہ کوئینا ہا۔

دانش :۔ عرفی۔ عرفی۔ یار توں ہاں ایویں خواہ مخواہ ناراض تھیندا پئیں۔ میں تاں اوندے نال دھوکہ نہیں کریندا پیا۔ میں اونکوں آپݨی محبت اچ حصہ دار

زندگی دا حصہ دار بناون چاہندا اں۔ تے وَل اوندی دولت وچ حصہ دار بنڑن میڈا جائز حق ہے۔ تے میڈا خیال ہے جو میڈے کنوں زیادہ مخلص آدمی اونکوں بیا نیں مِل سگدا۔

عرفان :۔ (طنزیہ) تے جناب کوں فوزیہ نال محبت وی ہے۔

دانش :۔ ہا۔ میکوں فوزیہ نال محبت ہے۔ صرف ایں خاطر جو میں آپنے آپ نال محبت کریندا اں۔

عرفان :۔ عجیب خود غرض محبت ہے۔

دانش :۔ ایہہ خود غرض محبت کوٹھینی جن۔ ہر شخص کہیں نہ کہیں موقعے کہیں بندے کوں ایہہ فقرہ آکھیندے۔ کہ "میکوں تیڈے نال محبت ہے۔" ایہہ غلط ہے۔ دراصل اوں شخص کوں آپنے آپ نال محبت ہوندی ہے اوہ آپنی بہتری چاہندے۔ آپنی تسکین چاہندے۔ تے ایں مقصد کیتے اوہ کہیں مناسب آدمی کوں ایہہ آہدے جو میکوں تیڈے نال محبت ہے۔ ہک نینگر کہیں سوہنی چھوہر نال ایں خاطر محبت کریندے جو او ایندے نال شادی کرنڑ چاہندے۔ بیوی آپنے شوہر نال ایں خاطر محبت کریندی ہے جو اوندے نال ازدواجی زندگی دی ضروریات دی تکمیل وابستہ ہوندی ہے۔ والدین آپنی اولاد نال ایں خاطر محبت کریندن۔ جو بڈھیپے وچ آرام نال ایں محبت دے درخت دا میٹھا پھل کھانڑ سگن۔ تے جیڑھے ویلھے محبت نال ای GIVE AND TAKE دا ہے۔ تاں میڈی محبت وی پُر خلوص ہے۔ سمجھ آئی کہ گئی۔

عرفان :۔ عجیب منطق ہے تیڈی۔ دانش یار (کھلدے ہوئیں) میکوں تیڈے حال تے چھوڑنا پوسی۔!

دانش :۔ (حیرانگی نال) اوئے ہوئے ہوئے۔ ایہہ تاں یار ساڈھے ست وجی گیئن۔ میکوں ٹھیک پونے اٹھ وجے ارسٹال پہنچنڑے۔ جے اٹھ وجے کنوں پہلے ای او فوزی دی بھی آ گئی۔ تاں خواہ مخواہ بدمزگی تھیسی۔

عرفان :۔ بدمزگی، او کیویں۔!

دانش :۔ بھئی اونکوں تاں پتہ ہے جو میڈے کول بھوں ساریاں کاراں ہن۔ تے میں وینج کھڑیم رکشے تے تاں کول۔

عرفان :۔ سمجھ آ گئی۔ سمجھ آ گئی۔

دانش :۔ تے ہیں خاطر میں پہلے پہنچنڑ چاہندا اں۔ تے یار عرفان... (پھکی کھِل کھِلدے۔)

عرفان :۔ ایہہ وی سمجھ آ گیا جو تیڈی پھکی کھِل دا کیا مطلب ہے۔ رکشے دا کرایہ چاہیدا ہوسی۔

دانش :۔ (پھکی کھِل کھِلدے ہوئیں) زیادہ نہ، بس ڈاہ روپے ڈے چا۔ اُدھارے پہلی تے سب حساب صاف ہوسی۔

عرفان :۔ ۵۰ روپے پہلے وی کھڑن۔ میکوں تاں سمجھ نہیں آندی۔ تنخواہ دی برابر ہے۔ تے وَل وی خرچہ پورا نہیں تھیندا۔

دانش :۔ جی جی۔ ساری تنخواہ تاں کپڑے سِواونڑ تے لگ ویندی اے۔

عرفان :۔ اچھا ہنڑ بکواس ختم، تے ایہہ پکڑ ڈاہ روپے۔ تے اِتھوں پُھٹ۔

دانش :۔ (خوشی نال) او، تھینک یو یار عرفان۔ جیویں بیا ہزاراں سال۔

(دانش چلیا ویندے)

عرفان :۔ (کھلدا راہندے۔)

تریجھا منظر

[سلائی مشین دے چلنڑ دی آواز]

فوزیہ :۔ اُمی ! ہنڑ بس وی کر ڈیوو کپڑے سیونڑ ۔ انھارا تھی گئے ، تے تساں ہالی تائیں لگے ای ہیوے ۔

امی :۔ (مشین روک تے) پُتر مشین چلاونڑ بند کر ڈیواں ، تاں گھر دا گذارہ کیویں چلے ۔ پیو تیڈے دی انشورنس دی رقم وی بس مکنڑ آلی ہے ۔ ایہو کوئی چار پنج ہزار روپے ہوسن ۔ میں تاں ایہہ چاہندی آں جو تیڈی تعلیم مکمل تھیونڑ تک ایہہ پیسے پورے تھی ونجن ۔

فوزیہ :۔ میڈی اچھی امی ! میڈے امتحان وچوں باقی صرف چھی مہینے تاں رہ گئین میکوں یقین ہے جو رزلٹ آندے سار ای کہیں وڈی فرم وچ میکوں کم از کم ڈیڈھ ہزار روپے ماہانہ دی نوکری ضرور مل ویسی ۔ آخر ایہہ اتنی ساری تعلیم کجھ نہ کجھ فائدہ تاں ڈیسی ۔ اپنڑے سارے فکر ، ساریاں پریشانیاں ختم ۔ !!

امی :۔ فوزی پُتر ! او کوئی بدقسمت ماہوسی ۔ جیڑھی دھی کنوں نوکری کرا تے اوندی کھٹی کھاسی ۔ میں تاں اتنی تعلیم تیکوں صرف ایں واسطے ڈیویندی پئی آں ۔ جو کہیں کھاندے پیندے گھر اچ تیڈا رشتہ تھی ونجے ۔ میں تاں اوں منزل تے ہاں ۔ جیتھاں ہک ساہ آیا تے بیا نہ آیا ۔ (ٹھڈا ساہ بھر تے) ۔۔ جے اج تیڈا پیو جیندا ہووے ہا ۔ تاں کہیں چنگے رشتے دی گول وچ میں اتنی پریشان تاں نہ ہوواں ہا ۔

فوزیہ :۔ تاں تساں ہنڑ میڈی شادی کرنڑ چاہندے وے ۔ ؟ (ہنسدیں کھل)

امی :۔ چاہندی تاں ہاں دھی آ ۔ پر کوئی چنگی جاتاں لبھے ۔ !

فوزیہ :۔ (ہلکی کھِل تے شرم نال) امی ! ہک چنگی جا تاں ہے پئی ۔

امی :۔ (حیران تھی تے) فوزیہ ایہہ توں کیا آہدی پئی ایں ۔ ؟

فوزیہ :۔ (مسکراہٹ نال) نراض نہ تھیوائے امی ! پہلے تاں تساں میکوں اے ڈ ساوٗ ۔ کہ تساں صرف میڈی امی ہیوے یا دوست وی ۔

امی :۔ وو ونجے دھی آ ۔ ! میں تاں ڈاہڈے ڈکھاں نال پالے پیو وی بنی آں ماوی بنی آں ۔ تے دوست سہیلی وی ۔

فوزیہ :۔ (ہلکی کھِل) بالکل ٹھیک ! ہنڑ میں تہاڈے نال کھل تے گالھ کر سگساں

امی :۔ پہلے ایں گالھ کوں چھوڑ تے اوں چنگی جا بارے کجھ ڈسا

فوزیہ :۔ امی ! او ہو تاں ڈسیندی پئی آں ۔ میڈے نال کلاس اچ ہک لڑکا پڑھدے دانش ، نہ اوندی ما ہے نہ پیو ۔ تے امیر اتنا ہے جو آپنڑی دولت دا شمار نہیں کر سگھدا ۔ ساری دنیا اچ اوندا کاروبار کھنڈا ہوئے ۔ ایر کنڈیشنڈ کوٹھی ہے ۔ کاراں دی لائن لگی کھڑی اے ۔ تے اتنا ہینڈسم تے اتنا نیک ہے جو تہاکوں کیا ڈساں ۔ یونیورسٹی دی ہر لڑکی اوندے نال شادی کرنڑ

چاہندی ہے۔ پر او کہیں کوٹ لفٹ نہیں کریندا۔ او تاں.... او تاں (شرماتے) میڈے نال شادی کرݨ چاہندے۔

امی:۔ اوں چھوہر دا دماغ تاں خراب نہیں تھی گیا۔ خود دولتمند ہے بیاں دولتمند چھوہریں کوں چھوڑ تے ہک غریب لڑکی نال شادی کرݨ چاہندے۔

فوزی:۔ (تنگ تھی تے) امی تساں سمجھدے کیوں نہیں۔ اُتھاں یونیورسٹی وچ کہیں کوں پتہ کائنی۔ جو فوزیہ درمیانے درجے دے معاشی طبقے نال تعلق رکھیندی ہے۔ او تاں سب ایہہ سمجھدن جو میں کہیں وڈے سیٹھ دی دھی ہاں۔ جیندی کپڑے دی مل ہے۔ باہر دے ملکاں وچ کاروبار ہے۔

امی:۔ ہا تے ہیں وی آکھاں جو کیوں شادی کرݨ چاہندے۔ دھی آ۔ توں ایڈا وڈا کوڑ کیوں ماری کھڑی ایں۔

فوزیہ:۔ امی! ایہو وقت دا تقاضہ اے۔ معاشرے وچ اپݨاں اُچا مقام حاصل کرݨ کیتے انسان سب کجھ کریندا پوندے۔ اگر میڈے کلاس فیلوز کوں پتہ لگ ونجے۔ جو ساڈا گھر دا گذارہ مل دے کپڑے سیوݨ تے ابا جی دی انشورنس دی رقم تے ہے۔ تاں کوئی میڈے نال گالھ کرݨ وی پسند نہ کرے۔ شادی تاں شادی دی جا تے رہ گئی

امی:۔ لیکن اج نہ تے کل ایہہ کوڑ ضرور کھل ویسی۔

فوزیہ:۔ امی کل دی کل نال ݙٹھی ویسی۔ اگر کوئی ایہو جیہاں ویلا آ وی گیا تاں میں آکھ ݙیساں جو ہک فارن ٹور، تے ابا جی دا ہرٹ اٹیک نال انتقال تھی گیا تے انہاں دے ہک پارٹنرز نے موقعے توں فائدہ چیندے ہوئیں سارا بزنس آپݨے ناں کر گھدے۔ تے اساں بالکل کنگال تھی تے رہ گئے ہاں۔ ایں ویلھے دانش دیاں ساریاں ہمدردیاں صرف میڈے کیتے ہوسن۔

امی:۔ فوزیہ! تیڈیاں گالھیں میکوں سمجھ نہیں آندیاں۔

فوزیہ:۔ امی۔ خدا دے واسطے وقت دے نال چلݨ سکھو۔ جیکر تساں چاہندے ہو تہاڈی دھی دا مستقبل خوشیاں گھن تے آوے۔ تاں جو کجھ میں چاہندی آں میکوں کرݨ ݙیو۔

امی:۔ اچھا دھی آ۔ پر ایں نہ کریں۔ جو تیڈے موٹے بھیوے نال کوں کوئی وٹہ نہ لگے۔
(حیران تھی تے) فوزیہ توں ایہہ تیاری کیہڑوں دی کیتی کھڑی ایں۔

فوزیہ:۔ اوہ ساڈھے ست تھی گئین۔ دیر تھی گئی ہے امی! سعدیہ دے گھر ہک پارٹی ہے اُتھ ونجے۔ تساں آکھو تاں میں چلی ونجاں۔ بہوں ضروری ہے۔

امی:۔ جیویں مرضی آدی دھی آ۔ پر جلدی ولدی آویں۔ اگے شام تھی کھڑی اے۔

فوزیہ:۔ اوہ میڈی اچھی امی! (خوشامدانہ) ول پنج روپے وی ݙیو چاہے کنہے دے کرائے واسطے۔ پنج روپے میڈے کول وی ہن پئے۔

امی:۔ ہائیں وی آکھاں۔ اج لپسٹ کیوں لگدے پن۔ ایہہ گھن۔ بو بھیݨ دے گندھوں کھول گھن۔

فوزیہ:۔ (کھلدی راہندی ہے)

امی:۔ اچھا! یاد آئے فوزیہ! اوں کرائے دے مکان دا کیا کیتی۔ آپݨے مکان دی تاں بُری حالت ہے۔ مینہہ دا وی موسم ہے۔ جو کتھاں مینہہ پے گیا تاں تلے آیا پیا ہوسی۔ مرمت تے وی کافی رقم لگسی۔ کوئی چھوٹا موٹا مکان کرائے تے مل ونجے ہا تاں

فوزیہ:۔ امی۔ امی۔ تساں ایویں پریشان نہ تھیے کرو۔ میں پتہ کیتے۔ میڈی ہک پرانی سہیلی ہے شہلا۔ اوندے شوہر دے تر اے چار کوارٹر

ہن۔ ہک آپاں کوں ضرور مِل ویسی۔ کل چھُٹی ہے تاں آپاں کل چلسوں پہ سویرے۔ اچھا امیؔ خدا حافظ۔ کلہے ڈِر سویرے تاں کائینداں۔

(کھلدی ہے تے ٹُر ویندی اے)

امیؔ :۔ (ہلکی مسکراہٹ نال) اللہ سئیں آ۔ ایں آپ ہدری چھوہر کوں اپنی حفاظت اِچ رکھیں۔

چوتھا منظر

(ہک پارک دا باہرلا دروازہ ، اگوں پچھوں ڈُوں رکشیاں کوں بریک لگدی ہے۔ !)

دانش :۔ (رکشے توں لہہ تے گھبراتے) اوہ فوزی ! توں رکشے تے آئیں۔

فوزیہ :۔ (رکشے توں لہہ تے گھبراتے) اوہ دانی ! توں رکشے تے آئیں۔

دانش :۔ (ہلکیؔ کھِل کھِلدے ہوئیں ، ٹُردے ہوئیں گالھیں کریندن۔ پہلے کجھ ٹریفک دا شور ہوندے ۔ جیڑھا پارک وِچ وڑدیاں ہوئیاں رومان انگیز موسیقی وِچ تبدیل تھی ویندے۔) بس اینکوں اتفاق ای آکھو۔ رستے وِچ کار خراب تھی گئی۔ تہاڈے کول صحیح وقت تے پُجن دا ڈِر ہا۔ ایں واسطے ڈرائیور کوں اوندی غفلت تے لعنت ملامت کریندے ہوئے مجبوراً ایں رکشے تے آ ونا پے گئے۔

فوزیہ:- اَج وی انٹرسٹنگ، دانی! توں یقین کر لَیں، میڈے نال وی ایہو اتفاق تھئے۔ تے وَل مجبوراً!

دانش:- رکشے تے آ دوناں بہے گئے۔

[ڈوہیں کھلدن]

فوزیہ دانش:- (دلے کھلدن لاشعوری طور تے) پتہ نہیں ایہہ ملازم لوک ایڈے لاپرواہ کیوں تھی گیّن۔ (اے محسوس کر تے ڈوہیں کھلدن)

فوزیہ:- (خوشگوار لہجے وِچ) اَج آپنٹے نال اتفاق ہوں تھیندے پن۔

دانش:- (رومانی لہجے وِچ) فوزی! آپنٹی تاں محبت وی ہک حسین اتفاق دا نتیجہ ہے تیکوں آپنٹی پہلی ملاقات یاد ہے تاں-؟

فوزیہ:- "ہوں-"

دانش:- میڈے خیال وِچ ایہا ٹیبل موزوں ہے۔ لوکاں کنوں پرے ہک کونے وِچ -کیوں ٹھیک ہے ناں-؟

فوزیہ:- اے-وَن-

دانش:- تے وَل بیہہ رہو-!

فوزیہ:- (کھلدی ہوئی بیہہ راہندی ہے-)

دانش:- ناگاہ تھیندی پئی ہئی اتفاق دی، تے آپنٹی پہلی ملاقات دی- توں میڈے انگلش دے نوٹس نہ منگے ہا- تے میڈے نوٹس تیڈے کنوں گم نہ تھیون ہا- تے شاید آپنٹے درمیان اتنی فرینکنس متوقع کو نئیں ہئی-

فوزیہ:- (کھلدی ہوئی) ہا- ذرا گہرائی اِچ سوچو تاں خود زندگی وِی ہک اتفاق ہے-

بیرا:- مینو حاضر ہے سر!

دانش:- بھئی ایں مینو دی کیا لوڑ ہے- اساں لائٹ قسم دی ریفریشمنٹ کرنی ہے- کیوں فوزی-!

فوزیہ:- یس-یس-

دانش:- تے وَل کیا ہووٹناں چاہیدے-

فوزیہ:- "آئس کریم-"

دانش:- میاں آئس کریم گھن آ-

بیرا:- بہتر سر!

دانش:- فوزی! مَیں چاہنداں جو آپاں جلدی شادی کر گھنوں!

فوزیہ:- ایڈی جلدی دی کیا لوڑ ہے- امتحان تاں ڈے گھنوں-

دانش:- جلدی ایں ایں خاطر آہداں- جو کیتھائیں کوئی بیا نہ تہاکوں میڈے کنوں کھس تے چلیا ونجے-!

فوزیہ:- احمق- جیڑھے ویلے مَیں تیڈی آں- وَل تیکوں کیا ڈر- تے میڈے ابا جی کوں وی تیڈے توں بہتر رشتہ نہیں مِل سگدا-

دانش:- فوزی! تیڈی محبت اِچ مَیں تصورات دی دُنیا آباد کر گھدی ہے-

فوزی:- "کیہڑی-؟"

بیرا:- لیجیئے-سر! آپ کا آرڈر-!

دانش:- "یس-"

[بیرا آئس کریم دے کپ رکھیندے-]

بیرا:- کوئی اور خدمت سر!

دانش :- تو تھینکس۔

فوزیہ :- (آئس کریم کھاندے ہوئیں) کجھ ایمبیشن دی گالھ تھیندی پئی ہئی۔

دانش :- (خوابناک لہجے وِچ) فوزی! میں چاہندا ہاں۔ اپنٹاں ہک چھوٹا جیہاں سوہنٹا بنگلہ ہووے۔ سینٹرل ایئر کنڈیشنڈ دُنیا دے نوادرات نال سجھیا ہویا ہووے۔ ہک فریج ہووے۔ کلر ٹی وی ہووے۔ ایئر کنڈیشنڈ کار ہووے۔ مستحکم قسم دا بزنس ہووے۔ گھر دی ڈیکھ بھال کیتے صاف ستھرے باوردی ملازم ہوون۔ تے دِل توں شریکِ زندگی ہووے....

میکوں اللہ سئیں کنوں ایں توں زیادہ کجھ نہیں چاہیدا۔

فوزیہ :- (حیران تھی کے) دانی! دانی۔!! تیکوں کیا تھی گئے.... ایہہ توں کیہو جیہاں گالھیں کریندا پئیں...... ایہہ کوٹھی، ایہہ کار... سب کجھ تاں تیڈے کول وافر ہِن۔ تے دِل توں انہاں دی خواہش کریندا ہیں.... میکوں تاں کجھ سمجھ نہیں آندی۔

دانش :- (اچانک گربڑا ویندے) (پھکی کھِل کھِلدیں ہوئیں) اوہو۔ ہو۔ دراصل میں ایہہ آکھنٹاں چاہندا ہم۔ کہ... کہ...... میں.... (سوچیندے ہوئیں) میں زیادہ وُسعت کنوں خوفزدہ ہاں ـــــ ایں کائنات دا وسیع ہووݨ وی بعض اوقات میکوں خوفزدہ کر ڈیندے ـــــ ایں خاطر میں سوچے جو آپاں انہاں سفوکیٹڈ شہراں ـــــ میں جیزاں دی افراط توں الرجک ہاں۔ کیوں فوزی! ٹھیک ہے ناں۔

فوزیہ :- (کھِلدیاں ہویاں) جیویں مرضی آوے۔

دانش :- فوزی! میں ہک لمبے ہنی موݨ دا پروگرام بنٹائے۔ جیرھا شادی دے تریکھے ڈینہہ کنوں گھن تے شادی دی پہلی سالگرہ تک دا ہوسی۔ ایں عرصے

وِچ آپاں دُنیا دے ہر حصے دی سیر کر گھنسوں۔ زندگی کوں نال توں ڈیکھسوں۔

فوزیہ :- (خوشی نال) ویری سرپرائزنگ پروگرام۔

دانش :- تے فوزی اتیکوں پتہ ہے۔ شادی دی پہلی سالگرہ تے میں تیکوں کیا تحفہ ڈیساں۔

فوزیہ :- اوں ہوں۔

دانش :- ہک چھوٹا جیہاں فورسیٹڈ ہوائی جہاز۔ جیرھا آپنٹے پرائیویٹ جرنیز کیتے کم آسی۔

فوزیہ :- اوہ (خوشی تے حیرت نال)

دانش :- تے فوزی بیا میں سوچے کہ: ــــــ

فوزیہ :- بس دانش ـــــ بس ـــــ اِتنا کجھ نہ سُنٹا جو میں اپنٹاں دماغی توازن ای وَنجا بہواں۔

دانش :- پگلی ـــــ ایہہ تاں کجھ کائینی ـــــ میڈا تاں دِل کریندے جو ساری دُنیا کوں سنگوڑ تے اُوندا پوپا بنٹا تے تیڈے نک وِچ پوا ڈیواں۔

فوزیہ :- (کھِلدیں ہوئیں) میڈے نک تے رحم کرو۔ تے میکوں اجازت ڈیو جو امی پریشان تھی تے کیتھائیں سعدیہ دے گھر فون نہ کر ڈیون۔ کیوں جو میں آکھ تے آئی ہم۔ جو سعدیہ دے گھر پارٹی تے ویندی پئی آں۔

دانش :- او آئیڈیو لائیک۔ چلدے ہیں۔ ویٹر!

بیرا :- یس سر!

دانش :- بل کتنا تھی گئے۔

بیرا :- یہ لیجیے سر

دانش :- (پڑھدے ہوئیں) ڈاہ روپے پنجاہ پیسے (جیب وچ ہتھ مریندے ڈل پریشانی نال) اوہ ! بٹوا تاں شاید گھر رہ گئے۔ خیر ایہہ جنسی جیب وچ ڈیہدے ہیں۔ ہیں ایہہ کیا، ڈاہ روپے تے باقی ۴۹۰ روپے کِدے گئے ! پتہ نہیں ایہہ نمک حرام نوکر چوریاں کنوں وی باز نہیں آندے۔

فوزیہ :- کوئی گالہہ نہیں پیسے میں ڈے ڈیندی آں۔

دانش :- اوہو۔ ویری ساری۔ تساں صرف ڈوں روپے ڈے ڈیو۔

—— (فوزیہ پیسے ڈیندی ہے) ——

دانش :- اُو تھینکس۔ !

فوزیہ :- آ۔ چلوں۔

دانش :- دراصل تہاڈے کول آون دی اتنی جلدی ہائی۔ جو پیسے جیب وی نال چاونْ بُھل گیاں۔

فوزیہ :- کوئی گالہہ نہیں۔ اچھا ایہہ۔ رکشا آ گئے۔ ہنْ میں ویندی آں۔ گڈ بائی

دانش :- بائی۔ [رکشہ سٹارٹ تھیونْ دی آواز] - (اپنے آپ نال) جیب تاں ستی گئی خالی۔ ہنْ پیدل ٹرنْا پوسی۔ ایں امید تے جو آونْ آلا وقت ہوائی جہازاں تے ٹلیسی۔ ——

—— ۰ ——

آخری منظر

فوزیہ :- ہیلو شہلا۔ !

شہلا :- اوہ فوزی۔ تے خالہ ہوریں وی۔ بھئی اَج تاں میں کوئی شے وَنڈا ڈیواں۔

امی :- سلام علیکم

شہلا :- وعلیکم السلام خالہ جی۔ آؤ اتھاں آن بہو۔

فوزی :- امی ! ایہہ او ہا شہلا دی بچی ہے۔ جیڑی ڈاہویں وچ میڈے نال پڑھدی ہائی۔ اپنے تاں پڑھائی چھوڑ شادی کروا گھدی۔ تے ہنْ ترائے ہالاں دی ماہنْی بیٹھی ہے۔

شہلا :- اوئے ہوئے ہوئے۔ ڈاہڈا افسوس تھیا جو میڈی شادی تھی گئی تے توں اوئیں دی اوئیں رہ گئیوں۔ !

شہلا :۔ اچھا خالہ ! تساں بہو، میں ہُنْٹیں آندی پئی آں۔

امّی :۔ اچھا دھی آ۔ !

[شہلا چلی ویندی ہے]

فوزیہ :۔ امّی ! گھر ڈِٹھے وے کیڈا سُھبیا ہے ۔

امّی :۔ ہا۔ ساریاں قیمتی چیزاں سجھیاں ہن۔ فوزیہ ! اینداخاوند کیا کم کریندے ۔؟

فوزیہ :۔ میڈے خیال وچ انجینئر ہے ۔کہیں کنسٹرکشن کمپنی وچ ۔

امّی :۔ چنگا تھیا ناں۔ اللہ سئیں تیڈا مقدر وی اینویں کرے تاں !

فوزیہ :۔ (سرگوشی نال) اچھا چُپ کر ہوو۔ آندی اے او شیطان دی بچّی !

شہلا :۔ زیادہ دیر تاں نی لگی میکوں ۔ ؟

امّی :۔ کوئینا ں !

شہلا :۔ اے گھنوں تریہہ لگی ہوئی ہوسی تہاکوں ۔ !

امّی :۔ ایہہ کیا تکلیف کیتی دھی آ۔ !

شہلا :۔ خالہ ! تساں وی کمال کریندو۔ میں کیتا کیا ہے ۔ ؟

فوزی :۔ واہ امّی واہ ! تساں خواہ مخواہ تکلّف کریندے پیوے، جانڑدے
ہوتے ایں بلا کوں۔ کیویں آپنے گھر آتے ساری برف مکا ریندی ہئی۔

(سارے کھلدن)

خالہ ! ہُنڑ ایندی وی شادی کر ڈیو۔ !!

امّی :۔ (کھلدے ہوئیں) ہا۔ بس پڑھائی مکمل کر گھنے۔ اتے ول ایندے وی
ہتھ پیلے کریندی ہاں۔

فوزیہ :۔ اچھا شہلا دی بچی ! بہُوں گھِنساں تیڈے کنوں وی۔

شہلا :۔ اچھا خالہ ! تساں ایہہ ڈسو جو اَج میں تہاکوں یاد کیویں آ گئی آں۔ ؟

امّی :۔ پُتر ! ہک تاں تیکوں ڈیکھناں ہا۔ تے بیا کجھ کم ہا۔

فوزی :۔ تساں ٹھہرو امّی ! میں ڈسیندی آں اینکوں۔ بھئی گالھ اے ہے جو ساڈا
مکان کجھ پرانا تھیا کھڑے۔ امّی ہوریں کوں ایہہ ڈر ہے ۔جو کیتھائیں ڈھہہ نہ
پووے۔ تے جیڑھے ویلے تائیں اوندی مرمت نہیں تھیندی، اُتاں
تہاڈے کنوں مکان کرائے تے گھندے ہیں۔ ڈیکھ انکار نہ کریں۔ میکوں
پتہ ہے چار مکان ہن تیڈے کول کرائے والے ۔

شہلا :۔ واہ۔ واہ ! سُبحان اللہ !! ایہہ وی کوئی کم ہے۔ بھئی جِتھاں تائیں
کرائے دا تعلق ہے۔ اوتاں میں گھِنسوں کنوں رہیم ۔ باقی رہ گئے چار
مکان۔ تاں تہاڈی اطلاع کیتے عرض ہے جو انہاں چاریاں اِچ کرایہ دار
بیٹھن ۔ !

فوزی :۔ امّی ! ڈِٹھے وے ۔ایہہ نکردی پئی اے۔ چلو اُٹھو ہلوں !

شہلا :۔ بھئی میڈی پوری گالھ تاں سُنڑ ۔ ایویں اے کر گھدو تے رہ اَدیں اُبالھی
دی اُبالھی گیوں۔ ذرا بہہ تاں سہی۔ ساری گالھ تاں سُنڑ۔

فوزی :۔ ہوں۔ کیا گالھ ہے ۔

شہلا :۔ چارے کرایہ داراں اجوں ترائے تاں بہوں ضدی ہن۔ او تاں کہیں قیمت
تے وی کائنا اُٹھیسن۔ باقی رہ گیا ہک۔ او شاید اُٹھی وَنجے ۔ آؤ خالہ !
تساں میڈے نال ہلوں۔ آپاں ہُنڑیں انہاں نال گالھ کریندے ہیں ۔
تے فوزی ـــــ فوزی اتھاں انتظار کرے اِچ بہہ۔ تے ایہہ کیسٹ سُنڑ۔
آؤ خالہ ۔

امی :- چلو۔

فوزی :- امی! مکان خالی کراتے آوا ہے۔

[ایہہ آکھ تے او کیسٹ ریکارڈر لیندی ہے۔ نغمہ لگدے۔ ڈو ترائے منٹ نغمہ چلدے۔ تے جے تئیں شہلا دی آواز آندی ہے۔]

شہلا :- توبہ۔ توبہ۔ انہاں کرایہ داراں نے تاں نک اچ دم کر ڈتے۔ پہلے منتاں کریندن جو ساکوں بلا ہو۔ ساکوں بلا ہو۔ تے بلاہ ڈیو تاں ول اٹھدے نیں۔

فوزی :- (کیسٹ ریکارڈر بند کریندے ہوئیں) کیا گالھ ہے۔ کیوں تڑ بڑ کریندی آندی ہیں۔ نی اٹھدے مکان اچوں۔

شہلا :- ذرا خالہ ہوریں کنوں حال پچھ۔!

فوزیہ :- کیا گالھ تھئی اے امی۔؟

امی :- کیا ڈسانواں۔ گالھ کریندے گھبو سے۔ ایویں گل پئے گین جیویں ڈینھواں دی کھکھر وچ ہتھ ونج پیا ہووے۔

فوزیہ :- ہائے اللہ! امی کوئی گالھ دی ڈسو۔ یا ایویں ای!

امی :- وهی آ! او ثبوت منگدن۔ ۔ ۔ جو ثبوت ڈیو جو تساں ساڈے کنوں زیادہ ضرورت مند ہیوے۔ ہن ہُن بھلا کیویں ثبوت ڈیواں اُنہاں مویاں کوں۔

فوزیہ :- اچھا ثبوت منگدن۔ چل شہلا میڈے نال۔ میں ڈینداں آں ثبوت جو ساکوں تہاڈے کنوں زیادہ ضرورت مند ہیں۔

شہلا :- بھئی! میں تاں ہن نی ویندی۔ ایہہ دردے باہروں پہلا کوارٹر انہاں دا ہے۔ توں خود ونج لڑ۔

فوزیہ :- (کاوڑ نال) ٹھیک ہے (بیرونی دی آواز)

[کنڈی کھڑکدی ہے]

دانش :- (اندر کنوں اُچی تے بدلی ہوئی آواز اچ) کون ہے بھئی۔ لنگھیا آ اندر۔ در کھلیا ہویا نی نظر دا۔

فوزیہ : ذرا باہر تاں تشریف گھن آؤ۔ ڈھنڈ جھیڑے تے اتہاکوں ثبوت ڈیون آئی کھڑی آں۔

دانش :- اچھا۔ اچھا۔ (کاوڑ نال) میں وی آ ندا پیاں۔!

[سلیپر والے پیراں دی آواز جیڑھی اندروں باہر آندی اے]

فوزیہ :- (حیرانگی نال) دا ۔ ۔ ۔ دانی! ۔ ۔ ۔ ایہہ ۔ ۔ ۔ ایہہ توں ہیں اتھاں۔!

دانش :- (چونک تے حیرانی نال) فو — فوزی — ایہہ — توں ہیں اتھاں!

عرفان :- (پچھوں آکے مزاحیہ لہجے وچ)

"مارے گئے — ڈوہائیں

— موسیقی —

— (فیڈ آؤٹ) —

اکتوبر ۱۹۷۷ء

پچھاویں

رپچھانویں

- جمال
- منوّر
- ڈاکٹر شفیق
- ڈاکٹر خورشید
- نوذیہ دی امّی
- نوذیہ دا ابّا
- جمال دا والد

پہلا منظر

(ٹیلی فون دی گھنٹی ترائے دفعہ وجدی اے)

منوّر:- ہیلو۔ منوّر سپیکنگ!

جمال:- (ڈوجھے پاسوں) جیا جناب سمجھدا پیاں جو منوّر صاحب ای بکیندے پن!

منوّر:- اوہ جی!

جمال:- جی نئیں جمال — بلکہ — جمال ریاض الدین۔

منوّر:- اچھا چھوڑ یار ایں بکواس کوں۔ ایہہ ڈسا جو ایں ویلے فون کیوں کیتی -؟

جمال:- اوئے۔ اوئے۔ اوئے۔ ایہہ میں کیا سُنڑدا پیاں منوّر — توں اتنا سیریس (کھلدے ہوئیں) عرفِ عام وِچ ہنسی دا گول گپا — اتنا سیریس تھی گئے کیتھائیں سجھ اَج مغرب دی بجائے مشرق وِچ تاں نئیں غروب تھی گیا۔

منور:- (کھلدے ہوئیں) مکھن کا ئیناں چلسی جناب جمال ریاض الدین صاحب -

جمال:- اچھا مکھن ناں چلسی، تاں وَل میڈا حکم چلسی -

منور:- چلو ٹھیک ہے - توں حکم ڈِسا - !

جمال:- حکم ایہہ ہے جو توں فوراً میڈے کول پہنچ !

منور:- لیکن جناب ایں ویلے تشریف فرما کتھ ہِن -

جمال:- کمال ہے بھائی - او ہا آپݨی پُرانی جا - ہوٹل دا او ہو کونا -

منور:- او کے (ریسیور کریڈل تے رکھ ڈیندے)

ڈوجھا منظر

(ہوٹل وِچ ہلکی ہلکی موسیقی - پیالی وِچ کافی پیندے ہوئے - کہ منور آویندے)

منور:- کیا حکم ہے میڈے آقا - غلام حاضر ہے -

جمال:- (کھلدے) ایڈی جلدی ..... میں تاں سمجھدا ہم جو توں ہالی گھروں باہر نکلݨ دی تیاری کریندا پیا ہوسیں -

منور:- توں ... توں ہݨ میڈے زخماں تے مرچاں تاں نہ بُرک

جمال:- (کھلدے) مرچاں ! او کیوں !

منور:- لیتو اِٹ پلیز -

جمال:- ہرگز کو ئینا ..... ہݨ تاں ڈسا ونڑاں پوسی -

منور:- ایہہ کوئی چنگی گالھ ہے - انسانیت ہے بھلا -

جمال:۔ یار خداداناں من۔ ایڈا سیریس ——— یار — توں منور ہیں ناں —
میکوں آپڑیاں اکھیں تے تاں یقین ہے۔ لیکن تیڈیاں گالہیں سُݨ تے آپڑے
کناں تے یقین نئیں آندا پیا۔ شناختی کارڈ ہے تیڈے کنیں۔!

منور:۔ میں تاں منور ہاں۔ لیکن توں تاں کم ازکم جمال بݨ۔

جمال:۔ (کھلدے ہوئے) اوکیویں۔؟

منور:۔ اوایں جو توں ڈسا جو اَج تیڈی میڈی پہلے کنوں مقرر کوئی اپائنٹمنٹ ہائی۔

جمال:۔ کوئناں۔!

منور:۔ تیڈی میڈی اپائنٹمنٹ دی عدم موجودگی وچ، میکوں ایہہ حق تاں حاصل ہے
جو میں آپڑی کوئی پرسنل کرسگاں۔

جمال:۔ پرسنل اپائنٹمنٹ! او یار — آئی ایم سوری — ریئلی آئی ایم سوری!

منور:۔ ہݨ ساری کرݨ نال کیا تھیندے۔

جمال:۔ نئیں یار — کم دی نوعیت ای کجھ ایجھی ہائی جو سوائے تیڈے بیا کوئی نہیں
کرسگدا۔ تے بیا کرے کون۔؟ توں ای تاں میڈا واحد میل (MALE)
فرائینڈ ہیں۔!

منور:۔ اچھا۔ ہݨ ڈسا جو مسئلہ کیا ہے۔؟

جمال:۔ مسئلہ صرف اتنا ہے جو میں شادی کرݨ چاہندا ں۔ حسب سابق خفیہ شادی۔

منور:۔ (طنزیہ) خفیہ شادی...... تے جناب ایہہ چاہندے ہوسن جو میں وڈا ابھرا بݨ
کے لڑکی دے والدین کول تیڈا رشتہ گھنݨ ونجاں...... حسب سابق۔
ہیں...... ؟

جمال:۔ (کھلدے) وڈا ابھرا اکلھا تھوڑی ویسی۔ گھوٹ وی نال ویسی۔

منور:۔ ہرگز کوئناں یار...... قطعاً کوئناں...... ہݨ تاں میں نہیں ونج سگدا۔

جمال:۔ یار...... میڈی گالہہ تاں...... سُݨ گھن۔

منور:۔ میں تیڈی کیا گالہہ سُݨاں جی...... خداداناں من...... چوتھی شادی کرݨ توں
باز آ۔!

جمال:۔ منور۔ منور — بیوقوف نہ بݨ — کہڑھ ہے میڈی چوتھی شادی۔ ایویں سمجھ
جو ایہہ میڈی پہلی شادی ہے۔ کیوں جو پہلیاں ترائے زالیں کوں تاں
میں طلاق ڈے چکیاں!

منور:۔ تے جناب چوتھی بیوی کوں طلاق کڈݨ ڈیسن۔

جمال:۔ ایہہ کوئی مہینے ڈیڑھ مہینے بعد۔

منور:۔ نئیں جی! ایہہ تیڈا ساتھ کوئناں ڈیسیاں۔ سراسر دھوکہ ہے...... کھلم کھلا
فراڈ ہے۔

جمال:۔ کیہڑھ ہے دھوکہ۔ کیہڑھ ہے فراڈ...... بھائی! میں اونہدے نال باقاعدہ شادی
کرسیاں، باقاعدہ حق مہر ادا کرسیاں۔

منور:۔ ہا تے وَل۔؟

جمال:۔ باقاعدہ طلاق ڈے ڈیسیاں۔

منور:۔ ناں یار جی! توں خود سوچ۔ ایہہ کتنی غیر اخلاقی حرکت ہے۔ جو پہلے کہیں
لڑکی یا اونہدے والدین کوں آپڑیں سٹیٹس، اپڑی دولت، اپڑی کار، تے کوٹھی
نال امپریس کیتا۔ وَل شادی کیتی۔ تے وَل ذہنی مطابقت نہ تھی سگݨ دا
بہانہ بنا کے اونکوں طلاق ڈے ڈِتی!

جمال:۔ یار منور! میں تیکوں اِتھ نصیحتاں کرݨ واسطے نہیں سڈیا۔

منور:۔ لیکن یار! کجھ تاں سوچ۔

جمال:۔ (غصے نال) کیا سوچاں۔

منور:۔ (ٹھنڈا ساہ بھر کے) ہونہہ۔ اچھا ایہہ لڑکی ہے کون۔!

جمال:۔ للی ہے۔

منور:۔ او ہا جیہڑی ٹرین وچ ملی ہائی۔؟

جمال:۔ ہوں۔!

منور:۔ مزید معلومات۔؟

جمال:۔ والد ریٹائرڈ ہیڈ کلرک۔ او اپنی دھی دی شادی کہیں دولت مند گھرانے وچ کرن چاہندے۔ ہک ڈینہہ للی نے ملاقات کرا ڈتی۔ تے پہلی ای ملاقات دے وچ اوں ذات شریف نے میڈے نال اپنی دھی دی شادی دی خواہش ظاہر کر ڈتی۔

منور:۔ (کھلدے) میں سمجھداں۔ توں آکھیا ہوسی ناں جو میڈے ماں پیو مر گئے ہن۔ ہک وڈا بھرا ہے۔ تے ایڈی وڈی جائیداد دے اساں ڈوہیں مالک ہیں (کھلدے ہوئے) کیوں برخوردار۔

جمال:۔ بالکل میڈے وڈے بھائی جان۔ بالکل۔

منور:۔ او ہا پرانی کہانی۔

جمال:۔ (کھلدے)

منور:۔ چلو یار۔ میں ہک دفعہ ول تیڈا وڈا بھرا بݨ ویندا ہاں۔ توں وی کیا یاد کریسیں! ہا ایہہ میں ݙسا ݙیواں۔ ایہہ پیشکش میڈی آخری ہے۔

جمال:۔ او تھینک یو منور.... تھینک یو... ویری مچ... اسٹی فوٹو اسٹی...

منور:۔ او یار۔ جلدا کیوں ہیں۔ کالی تاں ہیوݨ ݙے۔

جمال:۔ (کھلیندے ہوئے) کالی ہݨ للی دے گھر چل تے پی گھنسوں۔

(ڈوہیں کار وچ بہندن تے جمال وڈی تیزی نال

کار کوں ٹرن کریندے تے ہک دم کار دوڑا ݙیندے۔!)

منور:۔ (گھبراتے) او یار آرام نال... آرام نال جمی.... تیزی چنگی نئیں ہوندی۔

جمال:۔ (کار چلیندے ہوئے کھلدے) اچھا تاں جناب ڈرپوک وی ہن۔ یار منور۔ (گھن توں کیسٹ سݨ ریکارڈ آن کر ݙیندے تے آہدے) دنیا دی ہر شے میڈے واسطے بے قیمت ہے منور۔ لیکن ہک وقت ہے جیندی میں قدر کریندا ہاں۔ میں اپنی زندگی دے ہر لمحے کوں یادگار بݨاوݨ چاہندا ہاں۔ ایں طرحاں جو ایں عارضی تے بے ثبات زندگی دا کوئی سیکنڈ وی بیکار نہ ونجے!

منور:۔ او درست ہے جمی۔ لیکن سکون ناں دی وی کوئی شے ہوندی ہے۔

جمال:۔ سکون، موت دا ناں ہے منور جانی! تے زندگی حرکت دا۔ ہا جیکر بندہ تھک ونجے۔ سکون کرݨ وی چاہا ہووے۔ تاں ایہہ رنگت تے خوشبو دی دنیا کیتھوں سکون گھنݨ ݙیندی ہے۔

منور:۔ (کھلدے ہوئے) وڈا کریزی ——— ہیں یار۔

جمال:۔ یار ایہہ کریزی نہیں، زندگی دا فلسفہ ہے۔ زندگی میڈے کیتے خوبصورت تاریاں دی کہکشاں ہے۔ جیہڑی ہݨ کنوں پہلے کجھ پاگھݨ دی کوشش وچ تیزی نال گردش کریندی ہے۔ تے انہاں وچوں کوئی ہک وی رک ونجے تاں سارے آپس وچ ٹکرا تے ریزہ ریزہ تھی ونجن۔

منور:۔ (چیک تے) جمال خیال کریں۔ اگوں ہک خاتون کار چلائی آندی ہے۔

(ڈوہیں ریاں چیکاں تے ایکسیڈنٹ تھی ویندے۔ کار وچ چلدی ہوئی موسیقی، ڈوہاں ترلے ہڈکیاں گھن تے بند تھی ویندی ہے۔)

تریجھا منظر

(ہسپتال دے ایمبولینس دے سائرن دی آواز، جیڑھی ہسپتال وِچ آکے رُک ویندی ہے۔ اپریشن تھیٹر وِچوں ڈوں ڈاکٹر آپݨے کمرے وِچ واپس آندِن۔!)

ڈاکٹر شفیق:۔ اُفوہ بہوں خوفناک حادثہ ہا۔

ڈاکٹر خورشید:۔ واقعی ڈاکٹر شفیق۔

نرس فوزیہ:۔ ڈاکٹر صاحب، کوئی نواں کیس آئے۔؟

ڈاکٹر خورشید:۔ ہا سسٹر، اساں فارغ تھیندے ہیں۔ ہیڈ انجری تے ٹانکیاں کنوں، ہک تاں ہسپتال آوݨ کنوں پہلے مر گئے۔ تے بیا شدید زخمی ہے۔

ڈاکٹر شفیق:۔ کھبی لت بالکل تھوڑ تھوڑ تھی گئی ہے۔

فوزیہ نرس:۔ اوہو... تچ... تچ...!

ڈاکٹر خورشید:۔ پتہ نہیں ایہہ تیز رفتاری کتنیاں زندگیاں تلف کریسی۔ پولیس دی رپورٹ دے مطابق حادثے ویلے کار دی رفتار ہک سو ڈاہ کلومیٹر فی گھنٹہ ہائی۔

فوزیہ نرس:۔ سر! او ڈُو ہیں کار تے ہَن!

ڈاکٹر شفیق:۔ ہا۔ امیرزادے بن کوئی۔ نویں کار ہئی۔ او جیڑھا لڑکا زندہ بچ گئے او شہر دے وڈے صنعتکار ریاض الدین دا لڑکا ہے۔

فوزیہ:۔ ریاض الدین دا ——— لڑکا

ڈاکٹر شفیق:۔ ہا۔ انہاں کوں اطلاع ڈیتی گئی ہائی۔ لیکن او بزنس ٹور تے پیرس گئے ہوئے ہن۔ گھر ملازماں دے علاوہ بیا کوئی کینی۔

فوزیہ نرس:۔ تے مراونڑے نال او ڈوجھا آدمی۔

ڈاکٹر خورشید:۔ بے چارہ دوست ہا او ندا۔ ڈرے ودے ہَن تھئے جو کار بچی۔ کار نال بکرا گئی ہے۔ اچھا ڈاکٹر شفیق میں وَل شام کوں آساں۔

ڈاکٹر شفیق:۔ اچھا ڈاکٹر خورشید خدا حافظ۔!

(ڈاکٹر خورشید چلیا ویندے)

فوزیہ:۔ سر! ڈوجھی ڈیڈ باڈی کیتھاں ہے۔

ڈاکٹر شفیق:۔ ورثاء آتے گھن گئن۔ (ٹھڈا ساہ بھر تے) اچھا فوزیہ۔ او زخمی ایمرجنسی وارڈ، روم نمبر ١١ وِچ ہے۔ اوں... ہُݨ... سویرے... اَں... بچی وِچ گئین۔ میڈے خیال وِچ شازیہ دی ڈیوٹی لگ گئی ہوسی۔ اوں شودی نے رات خاصہ کم کیتے۔ تساں ایں کرو جو اوندی ماتے ڈیوٹی سنبھال گھنو۔

فوزیہ:۔ یس سر!

ڈاکٹر شفیق:۔ تے او زخمی ہالی تائیں بیہوش ہے۔ توقع ہے جو کجھ دیر تائیں اونکوں ہوش

آویسی۔ تساں ایں کہنے بھوہانی اونکوں آپنڑے دوست دی ڈیتھ بارے نئیں ڈسا ونڑاں۔
سمجھے وے ناں میڈی گالھہ کوں۔

فوزیہ :۔ جیا۔ جیا۔

ڈاکٹر شفیق ،۔ بھی سگدے جو کوئی ذہنی اثر۔

فوزیہ :۔ جیا سر! تساں مطمئن رہو۔ !

ڈاکٹر شفیق ،۔ بیا ایہہ جو ہنڑ میڈی ڈیوٹی تے ڈاکٹر طارق آویسن۔ کوئی پرابلم ہووے
تاں انہاں نال کنٹیکٹ کر گھنا تے۔ ٹھیک ہے ناں۔

فوزیہ :۔ یس سر۔ !

ڈاکٹر شفیق :۔ اچھا۔ ہنڑ میں چلداں۔ خدا حافظ۔

—— (ویندے ہوئے قدماں دی آواز) ——

[فوزیہ زخمی مریض دے کمرے وچ آندی اے]

فوزیہ ،۔ (اپنڑے آپ نال) شازیہ خود ای چلی گئی ہے —— کمرہ خالی چھوڑ تے ——
اوہ جمال —— توں —— شاید میڈا وہم ہٹیک ہا —— (روونڑ ہاکی بھی ویندی ہے) ،
جمال ریاض الدین تے اوندی ایہہ حالت، تیڈی ایں حالت نے میڈا ذہن چکرا ڈِتے۔
جمال —— توں تاں زندگی کوں ہنگامہ سمجھدا ہاویں —— لیکن تیڈی اَج ——
ایہہ خاموشی —— کیا سمجھاں انکوں —— ہک اتفاق —— کہ جیتی توں میڈے کنوں
نفرت کریندئیں —— جتنا میڈے کنوں پرے بھجدیں —— تقدیر اُتنا ای تیکوں میڈے
کول گھن آندی اے —— تیکوں تاں اوویلا بھُل گیا ہوسی —— پر میکوں —— ہالی
تائیں یاد ہے —— جڈنڑ توں امی کوں میڈی شکایت لائی ہئی —— اوڈیہاڑا.....

—— [گندے میلے دا تاثر۔ (فلیش بیک] ——

جمال ،۔ (اٹھ نوں سال دی عمر وچ۔ کوڑ دا ہوندیں ہوئیں) چاچی سمجھا گھنو —— ایں فوزیہ دی
بچی کوں۔

فوزیہ دی امی ،۔ توبہ —— ہر ویلھے تہاڈی لڑائی —— کہیں ویلھے تاں آرام نال بیٹھے کرو۔

جمال ،۔ چاچی! میں تاں چُپ کرتے بیٹھا ہم —— ایں نے کوئلے نال دیوار تے میڈی تصویر
بنڑائی ہے —— ڈاہڑھی کوجھی ——!

امی :۔ واہ پُتر واہ —— جمال ناں رکھوا تے خود کوں سوہنڑاں شہزادہ سمجھدیں۔

جمال :۔ چاچی! میں شہزادہ نئیں تاں فوزیہ دی بچی کیہڑی حور پری ہے۔

امی :۔ آئے ہائے —— میڈی دھی تاں شہزادی ہے —— تے کوجھا توں وی کائینی —— پر
لڑے ناں کرو —— ہک بئے دے نال۔

جمال :۔ او تاں ٹھیک ہے چاچی —— پر تساں وی سمجھا گھنو —— فوزیہ دی بچی کوں۔

امی :۔ اچھا میں سمجھا گھنساں —— پر توں ہک گالھہ تاں ڈس —— وڈا تھی کے بنسیں
کیا ——؟

جمال :۔ میں وڈا تھیساں ای کوئیناں۔

امی ،۔ اوڑے ملائے —— ایہو جیڈا راہسیں —— کجھ ہوش آلیاں گالھیں کیتیاں کر۔

جمال ،۔ چاچی —— ایا آہدن جو توں وڈا تھی کے امیر بنسیں ——!

امی ،۔ ہا پُتر۔ امیر تاں توں بنسیں۔ ول کیا تھیسی۔

جمال :۔ ول میں شادی کرلیساں چاچی۔

امی ،۔ ہائے ہائے۔ نِکا جیہاں ہتی کے ایہو جیہاں گالھیں کریندیں۔ شرم نئیں آندی

جمال ،۔ شرم کیدھدی چاچی...... ابا ہک ڈیہاڑے امی جی نال گالھہ کریندے
بیٹھے ہن...... میں سُنڑ گھدا۔

امی :۔ (پیار نال) وڈا چالاک ہیں توں۔

جمال :۔ چاچی — ابا ایہو دی آہدے پے ہن جو وڈے لا جمال دی شادی فوزیہ نال کر لیسوں۔

امی :۔ شرم کر پتر — کجھ تاں شرم کر — توبہ اے میڈی — کیا زمانہ آ گیئے۔ نکے جیہیں بالاں کوں — کیہو جیہاں گالھیں کرنیاں آ گیئن۔

جمال :۔ اچھا چاچی — (کھلدے ہوئے) وَل میں ونیداں پیاں — ابا جی انتظار وچ ہوسن۔

امی :۔ اچھا بال آ — اللہ دی امان ہووی۔

[فوزیہ دا خیال، مریض جمال دے کراہونڑ دی آواز نال ترٹ ویندے۔]

فوزیہ :۔ او — ڈیہاڑا میکوں اَج وی یاد ہے جمال۔

جمال :۔ آئے — ہائے — اُو — (بڑبڑاندے ہوئے) منوّر — منوّر — تاں ٹھیک ہے۔

فوزیہ :۔ تساں زیادہ نہ بولو۔

جمال :۔ کون . . . . (اکھیں کھولیندے ہوئیں) — توں — توں — فوزیہ — توں نرس۔

فوزیہ :۔ جیا — میکوں ترائے سال تھی گیئن ایں ہسپتال وچ۔

جمال :۔ نرس — ہا — آ — میڈی لت (تکلیف نال کراہندے) اوئے فوزیہ بہوں درد ہے۔

فوزیہ :۔ چوٹاں خاصیاں ہن — درد تاں تھیسی — ایں کرو — میں تہاکوں انجکشن لا ڈیندی ہاں — سکون دا۔

جمال :۔ او — ناں — فوزیہ ناں — میڈے کیتے ایہو سکون کافی ہے کہ میں (درد نال) میں ہسپتال دے بسترے تے پیاں ہویاں۔

فوزیہ :۔ چلو کجھ دیر — ٹھہر تے انجکشن لا ڈیسیاں۔

جمال :۔ فوزیہ — تیڈی ڈیوٹی ہالی مُکی کائینی۔

فوزیہ :۔ جمال صاحب — میڈی ڈیوٹی تاں ہُنڑیں شروع تھئی اے۔

جمال :۔ منوّر کتھ ہے — منوّر — میڈا دوست۔

فوزیہ :۔ (بڑبڑاندے ہوئے) منوّر — او — نال والے کمرے وچ ہن ! —

جمال :۔ بیہوش ہوسی بے چارہ۔

فوزیہ :۔ ہوں۔ —

جمال :۔ ڈیڈی — کوں اطلاع ڈِتی ہے۔ ؟

فوزیہ :۔ او تاں پیرس گیئے ہوئے ہن۔

جمال :۔ او — والیس نہیں آئے — اوہ — آئے — (درد نال) للی — آئے ہائے فوزیہ —!

فوزیہ :۔ جی۔

جمال :۔ فوزیہ — میکوں فرزانہ کوں تاں سڈ ڈے۔

فوزیہ :۔ فرزانہ کون ہے۔ ؟

جمال :۔ فرزانہ میڈی منگیتر ہے۔ فوزیہ! توں جاندی نیں اونکوں۔ !

فوزیہ :۔ ٹھیک ہے۔ میں ٹیلی فون کر ڈیندی ہاں۔ پر تساں انجکشن لوا گھنو۔

جمال :۔ ناں — فوزیہ — نئیں۔

فوزیہ :۔ نئیں جمال صاحب — کجھ دیر بئی نندر تہاڈے کیتے بہوں ضروری اے۔

جمال :۔ اچھا — ٹھیک ہے — ٹھیک ہے — (انجکشن لگدے تے درد نال) اُف — اوئے —

فوزیہ :- فرزانہ دا ٹیلی فون نمبر ؟

جمال :- ڈبل تھری سکس زیرو - ایٹ

فوزیہ :- اچھا ___ میں ٹیلیفون کیتی آواں ___ تساں سکون نال لیٹ وکھو ___

[فوزیہ چلی ویندی اے -]

جمال :- (اپنے آپ نال) فرزانہ تیڈے بغیر میڈی کیا حالت تھی گئی اے ___ آئے ___ (مدد نال کراہندے) ___ کاش توں آ ونجیں فرزانہ ___ لیکن ایہہ فوزیہ اتھاں رِس ہے ___ فرزانہ اتھاں آ تے کیا سوچیسی ___ پتہ نیں کیا سوچیسی ___ آ ___ اوں ___ اوں ڈیہاڑے وی میکوں سمجھاوݨاں پے گیا ہا - اوں ڈیہاڑے ___

[گزرے ڈینہاں دا خیال فلیش بیک وِچ، جمال تے فرزانہ دے رَلے مِلے تھیندے]

جمال :- (کھلدے ہوئے) تہاڈا اچوائس کتنا فینٹاسٹک ہے فری - !

فرزانہ :- او کیویں - !

جمال :- سارے شاپنگ سنٹر چوں ___ کوئی شے تہاڈی پسند دی ملدی ای کائنی -

فرزانہ :- اوہو ___ تاں ول ایندے وِچ میڈا کیا قصور ہے - آخر کجھ تاں معیار ہووݨاں چاہیدا اے آدمی دا -

جمال :- تے جناب معیار ایڈا وی اُچا نئیں ہووݨاں چاہیدا - جو کوئی شے لبھے وی ناں -

فرزانہ :- (غصے نال) جمی !

جمال :- اوہو ___ جناب ___ تاں جمی بیچارہ کیا کر سگدا اے - ؟

فرزانہ :- اچھا ___ تاں طنز کر ریہے ہیوے ___ میں نئیں ہلیندی تہاڈے نال -

جمال :- اوہو ___ اتنا غصہ ___ آئی ایم ساری ___

فرزانہ :- بس میں نہیں سُݨدی تہاڈی گالھ -

جمال :- یار ! تساں تاں واقعی نراض تھی گیوے ___ فری ___ جناب میڈا مطلب ایہہ ہر گز کوئینا ہا -

فرزانہ :- میں سمجھدی ہاں سارا کجھ - !

جمال :- بئی گاڈ ___ فری ___ سمجھݨ دی کوشش کرو ___ تے ___ آؤ ناں ___ ایہہ کارنر باقی رہ گئے ___ اتھ چلدے ہیں -

فرزانہ :- ساری -

جمال :- او ___ ہو ___ ڈیکھو ___ لوک کیا اکھیسن ___ آؤ ناں ___ اُو تاں سہی ___

فوزیہ :- سلام وعلیکم جمال صاحب !

جمال :- (جان بجھ کے ہچکچاندے ہوئے) ___ جی ___ جی ___ او ___ فوزیہ ___ توں اِتھ کر کیویں - ! ___

فوزیہ :- شاپنگ کرݨ آئی ہم ___ تہاکوں ڈٹھے تاں تہاڈے کول آ گئی ہاں -

جمال :- وَل کوئی حکم میڈے کیتے -

فوزیہ :- اوہو ___ نئیں ___ آنٹی ہوریں دا کیا حال ہے - ؟

جمال :- کیہڑی آنٹی - ؟

فوزیہ :- تہاڈی امی جمال !

جمال :- ڈیتھ تھی گئی اے انہاں دی -

فوزیہ :- (حیرت تے افسوس نال) کیا ڈیتھ تھی گئی اے آنٹی دی - ؟

جمال :- جی -

فوزیہ :- تے ول تساں وی ساکوں اطلاع نئیں کیتی -

جمال :- اِطلاع ___ او کدھ وی -

فوزیہ — کیا — جمال — اساں . . . .

فرزانہ :۔ جمی — کون ہے ایہہ ۔؟

جمال :۔ ساری فری — فوزیہ ہے ایہہ — ایندے ابا جی ہن ناں — او میڈے ابا جی دے پہوں پرانڑے ملازم ہن — "ہماراز فیملی سروِنٹ"، — ول ایہہ چھوٹی جیہیں ہئی ناں — ساڈے گھر پلدی رہ گئی ہئی — تے ہُنڑ ایہہ ممی بارے افسوس — آئی مینز —

فرزانہ :۔ تعزیت گھر دی ہتی بگدی ہے۔ فیملی سروِنٹ دی دھی ہوونڑ دا مطلب ایہہ تاں نیں جو جھٹ مرضی آئی اتھائیں گالہیں شروع کر ڈیتیاں۔ جمی ! میڈے خیال وچ ایٹی کیٹس تہاکوں ذرا وی نیں آندے۔

جمال :۔ (ہیکی کھل کھلدے) او فری — ڈونٹ فیل اٹ — پلیز — آؤ — چلوں ۔

فوزیہ :۔ (افسوس نال) جمال ۔!

جمال :۔ تعزیت کرنڑی ہے تاں گھر وَنج تے کر گھنیں — ڈیہدی نویں میڈی منگیتر دا موڈ ٹھیک کائینی — آؤ فرزانہ ! — آپاں ایہہ کارنر ڈیکھ گھنوں — شاید کوئی چیز پسند آ ونجے

[ڈو ہیں کھلدن]

جمال :۔ (اکھیں بند کریندے ہوئے) ہوں ڈیہاڑے دی تاں ایہہ مشکل پئے گئی ہائی (ٹُم ویندے)

فرزانہ :۔ (اندر آندے ہوئے پریشانی وچ) جمی !

فوزیہ :۔ ذرا ہولے — جمال صاحب نے سکون دا انجکشن ہُنڑیں لوائے ۔

فرزانہ :۔ توں — میں تیکوں — کتھاں ڈیٹھے ۔؟ — اچھا اچھا — فوزیہ ۔!

فوزیہ :۔ جی ۔! —

فرزانہ :۔ میکوں فون توں کیتا ہاوی ۔؟

فوزیہ :۔ جیا ۔! —

فرزانہ :۔ میڈا نمبر تیکوں کیویں معلوم تھی گیا ہا ؟

فوزیہ :۔ جمال صاحب نے ڈسایا ہا۔

فرزانہ :۔ جمال ہوش وچ آ گیا ہا ؟

فوزیہ :۔ کجھ دیر پہلے ہوش وچ ہَن۔ لیکن ہالی انہاں کوں سکون دی ضرورت ہے ایں واسطے انجکشن لا کے سما ڈتے ۔

فرزانہ :۔ ہوں ۔

فوزیہ :۔ تساں تشریف رکھو۔

فرزانہ :۔ بس کوئی نیں — جمال خاصہ زخمی نظر دے۔ ڈاکٹر کیا آہدن۔ کیا کوئی خطرہ تاں نہیں؟

فوزیہ :۔ خدا نہ کرے ۔

فرزانہ :۔ (گالہہ بدلیندے ہوئے) اچھا تاں آپ ہن — اتھاں نرس آن ڈیوٹی —

فوزیہ :۔ جی —

فرزانہ :۔ تے ایڈی فرض شناسی ! مریض کنوں زیادہ نرس پریشان ہے۔ میں ایکوں فرض شناسی آکھاں کہ ہتی نمک دی ادائیگی ۔!

فوزیہ :۔ خاتون شاید تہاکوں علم کائینی کہ ہتھ کر آوٹ آلا ہر مریض، اساڈے کیتے صرف مریض ای ہوندے۔ تے جتھاں تائیں تعلق ہے حق نمک دی ادائیگی دا۔ تاں کجھ حقوق ایہو جیہیں وی ہوندن جیڑھے ایندے کنوں وی زیادہ ہوندن ۔

فرزانہ :۔ اچھا ۔

فوزیہ :۔ جی۔ تساں تشریف رکھو تے جمال صاحب دے جاگنڑ دا انتظار کرو۔ (چلی ویندی ہے ۔)

فرزانہ :- (اپنے آپ نال) تاں ایہہ فوزیہ اتھے دی موجود ہے ۔ تے ایہہ کیا آکھ گئی ہے ۔
کیا آکھ گئی ہے ۔ (گونج وچ فوزیہ دی آواز) " کجھ حقوق ایہو جہیں وی ہوندن
جیہڑے اینہے کنوں وی زیادہ ہوندن "

فرزانہ :- (اپنے آپ نال بدستور) نئیں ۔ نئیں ___ ایہہ محض میڈا وہم اے ___ محض ۔
میڈا خیال ___ جمال نے میکوں یقین ڈیوایا ہا ___ ہوں ڈو ہیاڑے میڈے بن گھرے
وچ بیٹھے ہا سے ۔

[گذرے ویلے دا خیال ___ فلیش بیک ___ جمال تے فرزانہ دے قہقہے]

جمال :- (کھلدے ہوئے) اچھا تے دل کیا تھیا ۔

فرزانہ :- ہوں ___ کوڑ ___ تے تساں کوڑے ۔

جمال :- نال ۔ کم از کم میں کوڑا کائینی

فرزانہ :- نئیں جناب ۔ تساں ہک کوڑ بولے دسے ۔

جمال :- مثلاً :-

فرزانہ :- مثلاً ایہہ کہ جیہڑی لڑکی آیاں کوں شاپنگ کریندے ویلے ملی ہئی ۔

جمال :- او ___ فوزیہ ___ ؟ ___

فرزانہ :- جناب ___ او تہاڈے ملازم دی دھی کوئینی ۔

جمال :- (کھلدے) تہاکوں کیویں پتہ ہے ۔

فرزانہ :- بس ۔ !

جمال :- یقین کرو ___ او ساڈے سابقہ ملازم دی لڑکی ہے ۔

فرزانہ :- میں کیویں یقین کراں ___ اوندیاں اکھیں دی چمک ___ بلا جھجک گالھیں کرن
دا انداز ___

جمال :- (زور دا کھلدے) تے دل کیا ظاہر تھیندے اینہے کنوں ۔

فرزانہ :- اینہے کنوں تہاڈے وچ فوزیہ دا انٹرسٹ (INTREST) ظاہر تھیندے
جیہڑا ہک نوکر دی دھی تے مالک دے پتر وچ نئیں تھی سگدا ۔

جمال :- خدا دی قسم ۔ تساں دی وال دی کھل لہیندے وے ۔

فرزانہ :- (کھلدے ہوئے) کیوں ٹھیک ہے نا میڈی گالھ ___

جمال :- صرف ایں حد تک جو او میڈے وچ انٹرسٹ گھندی ہے ۔ تے اینہے وچ
میڈا کوئی قصور کائینی ۔

فرزانہ :- جناب دا کوئی قصور کائینی ۔

جمال :- نا ۔ ایں خاطر جو لڑکیاں اکثر میڈی خوبصورتی کنوں متاثر تھی کے ایکطرفہ انٹرسٹ
گھنن لگ ویندن ۔

فرزانہ :- او ___ ہو ___ ہو ___ صرف خوش فہمی ہے ___ جناب خوبصورتی تاں ڈیکھو ۔
(کھلدی ہے) ___

جمال :- اچھا ___ اگر میں خوبصورت کائینی ___ تاں ول جناب کیہڑی گالھوں میڈے
نال محبت کریندن ۔ ؟

فرزانہ :- جی کوئینا ___ میں کیتی کریندی تہاڈے نال محبت ___ آپ کریندے ہوسو میڈے
نال محبت ۔ ! ___

جمال :- چلو خدا دا شکر ہے ___ تساں کہیں طریقے نال تسلیم تاں کیتا ___ جو میں تہاڈے
نال محبت ۔۔۔۔۔۔

فرزانہ :- (گالھ کپیندے ہوئے) ___ جی ___ چھوڑو نیکوں ___ گالھ تھیندی پئی ہئی
فوزیہ دی ___

جمال :- ہاں — اور منوبا بادی دھی — کافی عرصہ پہلے دی گالھہ ہے، اوں نیں گالھیں گالھیں وچ اپنا انٹرسٹ ظاہر کرن دی کوشش کیتی — مگر میں اونکوں ایں ونڑیں طرح جھاڑیا جو ول اونکوں کڈاہیں کجھ ظاہر کرن دی جرأت ای نہیں تھئی۔

فرزانہ :- سارا کوڑ۔

جمال :- ذرا سوچو تاں — فوزیہ بھلا میڈا معیار تھی سگدی ہے —

فرزانہ :- کیا پتہ — !

جمال :- یار کمال ہے — جیئں ویلے تہاڈے جیہیں سوہنی لڑکی میڈے تے مہربان ہووے تے ول کیہڑا کافر فوزیہ بارے سوچ سگدے — تے ول — میڈا معیار تے میڈی پسند تاں تساں ہیوے — ہن خود انصاف کرو — میں تہاڈے اتے فوزیہ کوں ترجیح ڈے سگداں۔

فرزانہ :- (خوشی نال) اوں ہوں — جمال! —

[فوزیہ ماضی وچوں واپس آندی ہے، تے جمال دے بڑبڑاون دی آواز۔]

جمال :- اُفوہ.... لُک... کاش... میں........

فرزانہ :- جمی۔ جمی — جمال — میں آ گئی ہاں — میں فرزانہ۔!

جمال :- (خوشی نال) — فرزانہ — فرزانہ — ڈیکھ یار — میڈی کیا حالت تھی گئی اے۔

فرزانہ :- کوئی گالھہ نئیں — جمی — ایہہ سب کجھ وقتی ہے — توں بہوں جلدی ٹھیک تھی ویسیں — پہلے آلی کار — ایہہ ڈیکھو — میں کیا گھن آئی ہاں — تہاڈے پسندیدہ کالے گلاب دے پھل۔

جمال :- تھینک یو فری — فری — میڈی کھبی لت بالکل ٹٹ گئی ہے۔

فرزانہ :- کوئی گالھہ نئیں — بالکل ٹھیک تھی ویسی — تساں بس حوصلہ رکھو ناں۔ سمجھے وے

ناں میڈی گالھہ۔

جمال :- خدا کرے۔

فرزانہ :- لیکن جمی — ایہہ سب کجھ تھیا کیویں ہے۔؟

جمال :- (حادثے بارے سوچ تے) فری — آ — ہائے (درد دی شدت) فری — منور تے میں ہوٹل توں گھر آندے پئے ہاسے کہ رستے وچ کار نال ٹکر تھی گئی۔

فرزانہ :- اوہ — منور وی کار وچ ہا۔

جمال :- ہا۔ !

فرزانہ :- اوندا کیا تھئے۔؟

جمال :- اوہ بے چارہ وی — شدید زخمی تھی گئے (آئے) ہاسے — فوزیہ اکیڈمی پئی ہئی۔ جو اوندے نال آلے کمرے وچ ہے۔ پتہ نہیں کیا حال ہے اوندا۔

فرزانہ :- کیوں جمی فوزیہ اتھاں وی پہنچ گئی ہے ناں۔

جمال :- (پھکی کھل کھلدے ہوئیں)، تساں طنز کنوں باز نہیں آندے۔ ایہہ محض اتفاق ہے فری — !

فرزانہ :- اتفاق — ہوں — میڈے خیال وچ تاں تساں حادثہ وی صرف ہوندے نال راہون واسطے کیتے وے۔

جمال :- مجنوں کائیں تھی کہ فوزیہ دے عشق وچ لتاں بھنوا تے اتھ آ ستاں ہاں۔ (فرزانہ کھلدی ہے) فری — (سنجیدہ تھی تے) اگر میں ٹھیک ناں تھی سگم تاں!

فرزانہ :- اجمی ایہہ کیا گالھہ تھئی۔

جمال :- فری میڈا مطلب ہے جو اگر میں معذور تھی گیم تاں تساں ول وی میکوں قبول کر گھنسو۔!

فرزانہ :- (کھلدی ہے) جناب ہن ایڈے وی تکی نہ بنڑو — تے ناں ایہہ ویلا انہاں گالھیں دا

ہے۔ حوصلہ رکھو تے تندرست تھیوو۔

——[فوزیہ اندر کمرے وچ آندی ہے۔]——

فوزیہ :۔ کیا حال ہے جمال صاحب تہاڈا۔ ہُݨ کیویں محسوس کریندے پیے۔

جمال :۔ ٹھیک ہاں۔ لیکن بدن ڈُکھدا پے۔ ویکنیس (WEEKNES) خاصی ہے۔

فوزیہ :۔ جیا درد تاں ہوسی۔ خاصے فریکچر ہِن۔ لیکن فکر دی کوئی ضرورت کائنی۔ ساری لت تے پلستر چڑھا ڈِتے۔

جمال :۔ (ٹھڈا ساہ بھر تے) ہوں۔

فوزیہ :۔ اچھا ایہہ گھتو — منہ کھولو — ذرا ایہہ ٹیبلیٹ گِھن گِھنو — ہلوناں — ہلوناں —

(جمال درد نال آہ کریندے) لیٹے رہو۔

فرزانہ :۔ اچھا جمی اے ہُݨ میں چلدی ہاں۔ تے شام کنوں پہلے ضرور آساں۔

جمال :۔ آسو تاں سہی ناں۔ !

فرزانہ :۔ ہا۔ ہا۔ ضرور آساں۔ او توں پریشان تھیوݨ دی کوئی لوڑ نئیں۔ فوزیہ صاحبہ، میڈے کنوں زیادہ تہاڈا خیال رکھسن۔ (چلی ویندی ہے)

چوتھا منظر

[ڈاکٹر شفیق دا کمرہ، فوزیہ اُتھاں آندی ہے۔]

فوزیہ :۔ سلام وعلیکم سر۔ !

ڈاکٹر شفیق :۔ وعلیکم سلام۔

فوزیہ :۔ تساں میکوں سڈے وے سر !

ڈاکٹر شفیق :۔ ہا، سسٹر، کیا حال ہے روم نمبر ۱۱ دے جمال صاحب دا ؟

فوزیہ :۔ ڈاکٹر صاحب۔ تہاڈے آکھݨ دے مطابق میں اونکوں انجکشن لا ڈِتے، او سُم گئین لیکن سمݨ کنوں پہلے طبیعت بہوں خراب ہئی۔

ڈاکٹر شفیق :۔ اج چار ڈینہہ تھی گئین ایں حادثے کوں۔ ایہہ عجیب گالھ ہے جو پہلے ڈینہہ جمال صاحب دی حالت بہوں بہتر ہائی۔ لیکن بعد وچ پا زیادہ خراب تھیندی گئی۔

فوزیہ :۔ میڈا خیال ہے جو انہاں کوں صرف کہیں لت دے علاوہ بیا کوئی تکلیف خاص جیہاں کائنی

آیاں۔!

ڈاکٹر شفیق:۔ ہوں۔ تہاڈا خیال ٹھیک ہے۔ لیکن کھبی لت تے وی چار جگہ فریکچر ہن۔ جنہاں دا جُڑن بہوں مشکل ہے۔ میڈے خیال وچ انہاں دی بگڑدی ہوئی طبیعت دا سبب ایہو لت ہے۔ شاید ایہہ لت کپٹریں پئے وَنجے۔

فوزیہ:۔ (دُکھ نال) لت کپ ڈتی ویسی۔

ڈاکٹر:۔ لیکن ہاں! ایہہ میڈا خیال ہے۔ میں ساریاں رپورٹاں ڈاکٹراں دے بورڈ دے سامنے رکھ ڈتن۔ ڈیکھو کیا فیصلہ کریندن —— اچھا —— فوزیہ —— تہاڈے والد آئے ہن —— آہدے ہن خیر ہے فوزیہ چار ڈینہاں توں گھر نئیں آئی۔

فوزیہ:۔ لیکن سر، میں ایمرجنسی دی اطلاع بھجوا ڈتی ہم۔

ڈاکٹر شفیق:۔ والدین ہن ناں —— پریشانی فطری ہے —— بہرحال کوئی ایڈی وڈی ایمرجنسی کائینی —— میں تہاڈی مسلسل ڈیوٹی —— تہاڈی ریکوئسٹ تے لائی ہم —— ورنہ ڈیوٹی واسطے تاں سٹاف "اویل ایبل" ہے ——

فوزیہ:۔ جی سر —— لیکن میں سمجھدی آں —— میں بہتر طور تے....(ڈاکٹر کھلدے ہوئے گالھ کپ ڈیندے۔)

ڈاکٹر شفیق۔ لیکن ڈیوٹی تاں تھیندی وی بہتر طور تے ہے بہرحال میکوں پچھناں نئیں چاہندا۔ جو تہاڈا ذاتی معاملہ ہے۔ لیکن میں بحیثیت انسان وَل وی پچھن تے مجبور ہاں —— جو تساں مسلسل چار ڈینہاں کنوں جمال صاحب کول ڈیوٹی ڈیندے پے وے جیندے نال تہاڈی آپنی صحت دی متاثر تھئی اے۔ تہاڈا جمال وچ کوئی پرسنل انٹرسٹ....

(ہچکی کھِل کھلدے ہوئیں)

فوزیہ:۔ سر!

ڈاکٹر:۔ نئیں میڈا مطلب ہے جو رشتہ داری وغیرہ۔

فوزیہ:۔ ڈاکٹر صاحب۔ انٹرسٹ اِتنا ہے جو میں احسان لہیندی پئی آں۔

ڈاکٹر:۔ احسان!

فوزیہ:۔ جیا سر! جمال صاحب محسن ہن ساڈے، میڈے ابا جی اُنہاں دے پُرانے ملازم ہن۔ ہُن کوئینی۔ لیکن ہک احساس تاں ہے۔ ٹریجڈی اے جو ایں ویلے انہاں دے گھر دا کوئی فرد اویل ایبل کوئینی۔ تاں دل میڈا فرض بنڑدے جو میں انہاں دی تیمارداری کراں۔

ڈاکٹر:۔ ہوں۔!

فوزیہ:۔ جیا سر! میں ایں ویلے ڈوں حیثیتاں نال انہاں دی تیمارداری کریندی پئی آں نرس دی حیثیت نال تے انہاں دے گھر دے فرد دی حیثیت نال۔

ڈاکٹر:۔ سوری سسٹر، میں بحیثیت نرس تہاڈی ڈیوٹی جاری نئیں رکھ سگدا۔ جتھاں بیاں گالہیں ہن۔ اتھ کرمیکوں تہاڈی صحت دا وی احساس ہے۔ بہتر ایہہ ہے جو تساں ہن تساں گھر چلے ونجو۔ کجھ دیر ریسٹ دے بعد بے شک جمال صاحب دی تیمارداری کرو۔ لیکن گھر دے فرد دی حیثیت دے نال۔

فوزیہ:۔ ٹھیک ہے سر!

ڈاکٹر:۔ او۔ کے ——

پنجواں منظر

—— (فوزیہ دا گھر) ——

فوزیہ :۔ امی اتساں تاں اینویں پریشان تھی ویندے وے۔ میں گھر اطلاع بھجوا تاں ڈتی ہم جو ایمرجنسی تھی گئی ہے۔ ڈیوٹی ہئی میڈی۔

امی :۔ دھیا۔ ماواں دا دل ہے ول دی —— فوزی —— توں میڈی کلھی دھی تاں ہیں اکھیں دے سامنے نہ ہوویں تاں ہاں ہڑدن پے ویندے ،

فوزیہ :۔ امی۔

امی :۔ دھیا —— پیو دی حالت تاں ڈیکھیں ہا۔ —— پریشانی دی حالت وچ کہیں ویلے اتھ ، تھی ہا ہندا ہا تے کہیں ویلے اتھ۔

فوزیہ :۔ ابا ہن کتھے گئین۔

امی :۔ پہلے تیڈا پتہ کرن ہسپتال گئین —— تے ہن کوئی کھاون پکاون دا سودا گھنن ڳئن۔

فوزیہ :۔ میڈی چنگی امی —— میڈے واسطے ایڈے پریشان ناں تھیا کرو ——

امی :۔ گالہیں ہیں اصلوں —— تیڈے کیتے ناں تھیواں تاں کیں کیتے تھیواں اچھا دھی آ —— توں ایہہ تاں ڈسا —— تھیا کیا ہا ہسپتال وچ —— جو توں چار ڈینہہ گھر نوسی آئی۔

فوزیہ :۔ کار دا حادثہ تھی گیا ہا امی !

امی :۔ ہائے میں مرگئی —— کون ہا اوندے وچ —— بچ تاں گئین —— !

فوزیہ :۔ ڈو آدمی ہن —— جمال تے اوندا دوست —— منور —— منور تاں موقعے تے مرگئے —— تے جمال شدید زخمی حالت وچ ہسپتال ہے۔

امی :۔ جمال کون ہے —— ؟

فوزیہ :۔ ہما چہ ریاض الدین دا پتر۔ !

امی :۔ چنگا تھئے —— دوست دے نال ایہہ وکا مر ونجے ہا —— دل پووے ہا —— ہاں وال اھتھ ریاض الدین کوں۔

فوزیہ :۔ ایویں نہ آکھو امی —— کیا تھیا جو جمال ساڈا دشمن ہے —— لیکن ہک انسان وی تاں ہے۔

امی :۔ او کینجھاں انسان —— جیڑھا انسانیت کوں ناں سمجھے —— چار پیسے کیا آئن آپنے خون کوں بھل گیئن —— اینجھا انسان تاں زناوراں توں وی بدتر ہے۔

فوزیہ :۔ تساں ٹھیک آہدے پیوے پر اوندی حالت ہن قابلِ رحم ہے —— چاچا۔ ریاض الدین اتھ کوئینی —— او یار دوست جیڑھے ہر ویلے اوندے آسوں پاسوں راہندے ہن —— ہن کوئی وی نیڑے نیں آندا —— چار ڈینہہ تھی گیئن، اوندی اومنگیتر صرف ہک واری آئی ہے —— پنج منٹ کیتے۔

امی :۔ فوزی ـــــ اوندیاں آپݨیاں کیتیاں کریتیاں ہن ـــ انہاں دیاں اپݨیاں نویاں برادریاں ہن ـــ نویں رشتہ دار ہن ـــ نبھاوے انہاں نال۔

فوزیہ :۔ لیکن امی ـــ ہݨ تاں ڈاکٹر آہدا پے اوندی لت کپݨی پوسی ـــ ورنہ جان دا خطرہ ہے۔

امی :۔ چنگا تھیسی ـــ لنگڑا لولہا تھیسی تاں اونکوں پتہ لگسی ـــ وݙا مان کریندا ہا ـــ اپݨی شُہپ تے۔

فوزیہ :۔ امی! خدا دے واسطے ایویں نہ آکھو۔

امی :۔ کیوں نہ آکھاں ـــ اَج تاں میݙے ہاں وِچ ٹھڈ پوندی پئی اے ـــ تو تاں اصلوں کملی ہیں ـــ ݙُکھ ہوں ݙِتن ـــ تے دل خاطرداری وی ہوندی کریں ـــ او ݙینہہ بھل گئین ـــ جݙاں روندی روندی چپ نال کریندی ہاویں ـــ

فوزیہ :۔ ہا امی ـــ او ݙینہہ میکوں اَج وی یاد ہے۔

ـــ [گذرے ویلے دا خیال ـ فلیش بیک] ـــ

فوزیہ :۔ (روندی اے)

امی :۔ فوزیہ ـــ میݙی دھی ـــ ݙساتاں سہی ـــ تھیا کیا ہے ـــ کیوں روندی پئیں۔!

فوزیہ دا ابا :۔ ݙسا دھی آ۔ !

فوزیہ :۔ (روندی راہندی اے)۔

ابا :۔ فوزیہ دی ما ـــ پچھ ہاں ـــ ایندے کنوں ـــ کجھ تاں ݙسادے ـــ میں اوندا ساہ پی گھنساں ـــ جئیں میݙی دھی کوں کجھ آکھے ـــ

امی :۔ میں کیا کراں ـــ فوزیہ تاں کجھ ݙسیندی کائینی ـــ رُنی ویندی ہے ـــ فوزی ـــ ما مَری کجھ تاں بول۔

فوزیہ :۔ (روندے ہوئے) امی! میں بازار گئی ہم ـــ شاپنگ کرݨ ـــ

امی :۔ ہا ہا ـــ کیا تھیا۔ !

فوزیہ :۔ امی! اُتھ کِر جمال وی۔

ابا :۔ جمال لڑے تیݙے نال۔ ؟!

فوزیہ :۔ اباجی اوندے نال ہک بئی لڑکی وی ہئی ـــ میں اوندے کنوں چاچی دا حال پچھیا۔ تاں آکھݨ لگا جو او فوت تھی گئین۔

امی :۔ بھرا ریاض دی زال مَر گئی ہے ـــ اوں نیں ساکوں اطلاع وی نیں ݙِتی۔

ابا :۔ کوئی گالھ نیں فوزیہ دی ما ـــ او پیسے والا تھیا ـــ اساں غریب ـــ آپاں کوں سُݨ تے او آپݨی فوریں برادری وِچ بدنام تھی ونجے ہا ناں جو سیٹھ ریاض الدین ہک غریب مزدور محی الدین دا بھرا ہے ـــ ناں رو دھی آ ـــ

فوزیہ :۔ اباجی ـــ وَل میں اونکوں آکھیا جو اوں نیں ساکوں چاچی دے فوت تھیوݨ دی اطلاع کیوں نیں ݙِتی۔؟

امی :۔ آکھݨ دی کیا لوڑ ہئی دھی آ

فوزیہ :۔ او آکھݨ لگا ـــ کیہ کیتے تہاکوں اطلاع ݙیواں ہا ـــ اوندے نال جیڑھی لڑکی ہئی ناں ـــ اوں نیں میݙے بارے پچھیا ـــ تاں آکھݨ لگا۔ جو ایہہ اساݙے پُرانے ملازم دی دھی اے۔

امی :۔ کیا نوکر دی دھی ہے۔

فوزیہ :۔ آکھݨ لگا خاندانی ملازم دی دھی ہے۔

ابا :۔ کوئی گالھ نیں پُتر ـــ خاندانی تاں آکھ ݙِتس ـــ میں اوندا اچا چاہاں۔ نوکر ای سہی اوندا۔ !

امی :۔ غضب خدا دا ـــ ایہہ زمانہ وی ݙیکھناں ہا ـــ او نال ہُݨ

کون ہس ۔ ! ـــــ

فوزیہ :۔ اوندی منگیتر فرزانہ ۔ !

امی :۔ کیا ریاض الدین نے اپنے پُتر دی منگنی ہی چا کر گھدی ہے ۔

فوزیہ :۔ (روندی راہندی ہے ۔)

ابا :۔ ایہہ کیویں تھی سگدے ـــــ فوزیہ جمال دی نکے لادی منگ ہے ۔

امی :۔ نکے لادی منگ ہے ـــــ او پُتر دی شادی کر گھنسی ـــــ تے تساں منگیندی
بنا تے بیٹھے رہوائے ۔

ابا :۔ دیر کرے ـــــ جتھ مرضی آوے پُتر دی شادی دیر کرے ـــــ ساڈی وی دا
دی رشتہ تھی ویسی ـــــ میں اَج ای دیر کے منگنی تروڑ آنداں "

[فلیش بیک ختم ۔ گذرے ویلے دے خیال توں واپسی]

امی :۔ یاد آئے کجھ وی آ ۔

فوزیہ :۔ ہا امی میکوں یاد ہے ۔

امی :۔ تیکوں اپناں خیال کائنی تاں پیو دا خیال کر ۔ جیڑھا تیڈی خاطر بھرا دے گھروں
بے عزت تھی کے آیا ہا ۔

فوزیہ :۔ امی ! میکوں سب کجھ یاد ہے ۔

امی :۔ تے وَل ایں گالھوں اول موٹے دی خاطر داری کریندی رہ گئی ایں ۔ ارمان
تاں میکوں ایں گالھ دا ہے ۔

فوزیہ :۔ امی ۔ اپنے نال زیادتی انہاں نے کیتی ہے تاں آپاں تاں نئیں کیتی ۔ اپنی کیتی
تے او آپ شرمندہ تھیسن ۔

امی :۔ ہا ۔ توں چھڑا شرمسار کریندی راہو ۔

فوزیہ :۔ امی ! دشمنی گھٹاون نال گھٹدی ہے ۔

امی :۔ ہا ـ توں سمجھا میکوں ـــ میکوں سمجھا ـــ میں تاں جیویں گالھیں کلی ہاں ـــ

فوزیہ :۔ او وَل وی آپنے رشتہ دار ہن ـــــ اپناں خون ہن ۔

امی :۔ ہا رشتہ داری رکھی نئیں کھڑے ۔

فوزیہ :۔ امی ـــــ جمال کوں ایں ویلے اساڈی ضرورت ہے ... کوئی اپناں کائنی اوندے
کول ـــ !

امی :۔ میکوں تاں کوئی سمجھ نئیں آندی پئی تیڈیاں گالھیں دی ـــــ پتہ نہیں کیہو جے
دماغ ہن تساں ڈوہیں پیو دھی دے ـــــ منٹ اِچ ساریاں گالھیں بھل
ویندے وے ـــــ دشمن کوں ہمیشہ دشمن سمجھیا ـــــ کجھ تاں پچھان ہووے
بندے کوں انسان دی ۔

فوزیہ :۔ آپاں انسان ہوون دے نال نال مسلمان وی ہیں ـــــ تے اپنا ایمان ہے ہر کہیں
نال بھلا کرو ـــــ کہیں بھلے دی اُمید رکھے بغیر ـــــ تساں سمجھدے کیوں نئیں ـــ !

امی :۔ اچھا ایہہ گھن ـــ توں روٹی کھا ـــــ سویرے وَل ڈیوٹی تے ونجنڑے ۔

ـــــــــــــــــــ

چھیواں منظر

— [ہسپتال وِچ جمال دا کمرہ] —

جمال:- (کراہندے ہوئے) سسٹر — فری — فری نیں آئی۔

نرس:- کونیناں — ایتھ کر فری دی کوئی سٹے نیں آئی۔

جمال:- سسٹر — اوندا پورا ناں فرزانہ ہے۔

نرس:- کوئیناجناب — ایتھ کمرہ نہ فری ہے تے نہ فرزانہ۔

جمال:- منور — میڈے دوست دا کیا حال ہے۔؟

نرس:- ڈاکٹر صاحب کوں پتہ ہوسی۔

جمال:- اچھا — اچھا — سسٹر۔

نرس:- جی۔!

جمال:- سسٹر — فو — فوزیہ۔؟

نرس:- فوزیہ!۔ اوندی ڈیوٹی تاں مُک گئی ہے۔

ڈاکٹر شفیق:- (آندے ہوئے) ہیلو — جمال صاحب کیا حال ہن۔؟

جمال:- بس ڈاکٹر صاحب زندہ ای ہاں۔

ڈاکٹر شفیق:- واہ بھئی واہ اتنی مایوسی — تساں نوجوان ہیوے — تے ہک نوجوان دا دوبارہ صحت مند تھیوݨ کوئی مسئلہ کائینی — ایہہ نرس — ذرا ایکوں انہاندا بیڈ چارٹ ڈکھاڈیو۔

جمال:- ڈاکٹر صاحب! منور دا کیا حال ہے۔

ڈاکٹر شفیق:- منور۔!

جمال:- جیا ڈاکٹر صاحب میڈا دوست۔

ڈاکٹر شفیق (ٹھڈا ساہ بھردے) جمال صاحب! تساں بہوں دلیر آدمی ہیوے — تساں حالات کوں فیس کرݨ جاݨدے وے — تے ہیا تساں ایں قابل ہتی گیوے جو تہاکوں حقیقت کنوں باخبر کیتا ونجے۔

جمال:- حقیقت! ڈاکٹر پلیز!

ڈاکٹر شفیق:- منور دی حادثے ویلے — ڈیتھ تھی گئی ہئی۔

جمال:- (چیخ تے) منور — مر گیا — ڈاکٹر — (روندے) میڈا دوست۔ مر گیا۔

ڈاکٹر شفیق:- جی۔

جمال:- (روندے ہوئے) ڈاکٹر تساں میکوں پہلے کیوں نہیں ڈسایا۔

ڈاکٹر شفیق:- جمال صاحب — حوصلہ رکھو۔

جمال:- (بدستور روندے ہوئے) ڈاکٹر۔!

ڈاکٹر:- مرنا۔ ہک لازمی امر ہے — ایں مرحلے وِچوں ہر شخص نے گزرنے — کوئی پہلے تے کوئی پچھے۔

جمال:- لیکن ڈاکٹر — منور — انہاں وِچوں کوئی تیناں ہا۔ (روندے)

ڈاکٹر شفیق :- اچھا مسٹر جمال ــــ تہاڈے حادثے کوں اج چوتھا ڈینہہ ہے ــ تہاکوں ہئی کوئی اینجھی چوٹ کائینی جیڑھی خطرناک ہووے ـ سوائے لت دے فریکچر دے ـ

جمال :- (بدستور روندا ہے) ڈاکٹر ـ

ڈاکٹر شفیق :- بہوں غور دے بعد ڈاکٹراں دے بورڈ نے ایہہ فیصلہ کیتے جو تہاڈی کھبی لت ہُݨ نئیں جُڑ سگدی ـ

جمال :- نئیں ڈاکٹر

ڈاکٹر شفیق :- ایکوں آپریشن دے ذریعے کپ ڈیوݨا چاہیدا اے ـ

جمال :- (ڈُکھ کنوں چیکدے ہوئے) ڈاکٹر ــــ نئیں ــــ نئیں ڈاکٹر نئیں ــــ خدا دے واسطے نہیں ڈاکٹر ـ

ڈاکٹر شفیق :- ساری مسٹر جمال ــــ ایہہ آپریشن فوری تے بہوں ضروری ہے ــــ تھوڑی جیہیں دیر وی تہاڈے واسطے خطرہ بݨ سگدی ہے ـ

جمال :- (روندے ہوئے) ـ نئیں ـ نئیں ــ ڈاکٹر نئیں

ڈاکٹر شفیق :- سسٹر ـ جمال صاحب کوں آپریشن واسطے تیار کرو ـ

نرس :- جی ــــ

جمال :- (بدستور روندا راہندے) ــــ

ستواں منظر

[آپریشن دے بعد جمال دا ہسپتال وِچ کمرہ ـ !]

جمال :- فوزی ــــ

فوزیہ :- جی ــــ !

جمال :- کوئی میڈے کنوں زیادہ بدنصیب ہوسی ـ ہِک جیڑھا ــــ معذور تھی گیاں ہِک لت کنوں محروم ـ

فوزیہ :- جمال صاحب ـ حوصلہ رکھو ـ ڈُکھ سکھ تاں زندگی دے نال ہِن ـ

جمال :- کیا کریساں میں ایجھی محروم تے معذور زندگی دا ــــ ایجھی زندگی کنوں موت بہتر ہے چنگا ہا تھیا ــ مونجھ مر گیا ــ ایں موت توں بدتر بے وسی کنوں تاں نجات مل ونجے ہا ناں ـ !

فوزیہ :- زندہ رہوݨ سکھو جمال صاحب ـ

جمال :۔ کیا کراں زِندہ رَہ تے ہیں — کیندے کیتے زندہ رَہواں — کوئی وی تاں میڈا ساتھ نیں ڈیندا ۔ کون ہیں معذور تھی سہارا بنسی ۔

فوزیہ :۔ آدمی دولت مند ہووے تاں کئی سہارے بن ویندن ۔

جمال :۔ ایجھا سہارا — صرف دولت تک ہوندے — دُھپ چھاں دا ساتھی کون بݨدے ۔ !

فوزیہ :۔ فرزانہ کوں بھل گیوے ۔ ؟

جمال :۔ فرزانہ کوں میں بھل گیاں ۔ فوزیہ — فرزانہ میکوں بھل گئی ہے ۔

فوزیہ :۔ فرزانہ تاں تہاکوں نیں بھل سگدی ۔

جمال :۔ تیکوں پتہ ہے فوزیہ ۔ اوں نے میڈے نال منگنی تروڑ ڈتی ہے ۔

فوزیہ :۔ کیا تہاڈی منگنی ترٹ گئی ہے ۔ ؟

جمال :۔ فوزی ۔ فرزانہ آکھ گئی ہے — میں ہک خوبصورت لڑکی ہاں ۔ ہک لنگڑے دی بیوی کیویں بݨ سگدی آں — فوزیہ ! ایہا فرزانہ نے میڈا ساتھ نبھاوݨ دے وعدے کیتے ہِن — کٹھے مرݨ جیوݨ دے عہد کیتے ہانس — فری جیڑھی ہک پل وی جمال دے بغیر کائینا رَہ سگدی ہائی — (روندے) ہک پل وِچ اوپری بݨ گئی ہے — اوپری بݨ گئی ہے — فوزیہ ۔ فرزانہ ۔ ہک خوبصورت تے بے عیب جمال نال محبت کریندی ہئی ۔ میں تاں معذور ہاں ۔ لنگڑا ۔ میں اوندے قابل کتھ ۔ فوزی ! میکوں اپݨی دولت ۔ اپݨی سُٹھپ تے بہوں مان ہا ۔ سٹھپ میڈا ، تقدیر نے کھس گھِدے نے دولت ..... کیا کریساں میں دولت دا .. دولت نال ہمدردی تاں خریدی وَنج سگدی ہے پر محبت نیں مِل سگدی ۔

فوزیہ :۔ کوئی گالھ نیں — تساں حوصلہ رکھو — حالات کوں فیس کرݨ سِکھو — تساں ہُݨ وی بہوں کجھ ہیوے — کوئی محسوس تاں کر کے ڈیکھے —

جمال :۔ فوزیہ — میکوں شرمسار نہ کر — گذرے ویلے دے پچھاویں میکوں ڈریندن ۔ فوزیہ ! میں بہوں لوکاں دے دِل ڈکھائن — فوزیہ میں ترائے شادیاں کر چکیاں ۔

فوزیہ :۔ (حیرانگی نال) ترائے شادیاں ۔ !

جمال :۔ " ہا ۔ ترائے شادیاں — دھوکے نال — ڈیڈی کنوں چوری — چوتھی شادی کرݨ ویندا پیا ہم — چوتھا گھر اُجاڑݨ کہ میں خود اُجڑ گیُم ۔ فوزی — میں خود اُجڑ گیُم — سادگی تے شرافت کنوں میکوں نفرت ہئی ۔ میں رنگاں دا دلدادہ — خوشبو دا پُجاری — ہنگامیاں دا رسیا — تصنع تے خودغرضی میڈا ایمان ہئی — لیکن ایہہ سب کجھ عارضی ہا — سب کجھ وقتی ہا ۔ سب کجھ وقتی ہا ۔" (روندے) —

اٹھواں منظر

[جمال دا والد تیز تیز قدم چیندا اندر کمرے وچ آندے]

جمال دا والد :۔ جمال۔ جمال ۔ جمال میڈا پُتر ۔ کیا تھی گئے ۔ (روندے) ۔

جمال :۔ (روندے) ڈیڈی ۔ تہاڈا ۔ سوہنا پتر جمال معذور تھی گئے ۔ ایہہ ڈیکھو ۔
ڈیڈی تہاڈا اکلھا پُتر لنگڑا تھی گیئے ڈیڈی ۔

والد :۔ جمال میڈا بچہ ۔ پتہ نئیں کیندی نظر لگی ہے تیکوں ۔

جمال :۔ میں اپناں آپ شکار تھی گیا ڈیڈی ۔ افسوس ایں گالھ دا ہے جو نویں
رشتیاں دی جیڑھی کندھی تساں میڈے سہارے کھڑی کیتی ہاوے ۔ او
ڈکھ دی ہک چھل وی نئیں جھل سگی ۔ بھُر گئی ہے ۔ ڈھہہ گئی ہے
ڈیڈی ۔ !

والد :۔ کوئی گالھ نئیں پُتر ۔ توں حوصلہ رکھ

جمال :۔ ڈیڈی ۔ ہُݨ تاں فرزانہ نے وی میڈے نال منگنی تروڑ ڈِتی ہے ۔ او

آہدی اے جو ہُݨ میں اوندے قابل نئیں رہ گیا ۔

والد :۔ بکواس کریندی ہے ۔ او خود میڈے پُتر دے قابل کائنی ۔
پُتر ، میں اوندے کنوں وی زیادہ سوہݨی نونہہ گھن آساں ۔ اوندے
کنوں وی زیادہ ماڈرن ۔ کیوں بیٹے ٹھیک ہے ناں ۔ تے بئی رہ گئی
لت تاں گھبراوݨ دی کوئی گالھ ای کائنی ۔ آپاں تہاڈی مصنوعی لت
لوا گھنسوں ۔ اج دے دور وچ تاں ایہہ کوئی مسئلہ ای کائنی ۔

جمال :۔ لیکن ڈیڈی ۔ مصنوعی لت تاں وَل وی مصنوعی ہوسی ۔ عارضی سہارا ۔
لیکن ہُݨ میکوں پہچان تھی گئی ہے ۔ ڈیڈی ۔ میں اپݨاں مستقل سہارا
لبھ گھدے ۔

والد :۔ مستقل سہارا ۔

جمال :۔ او فوزیہ ہے ڈیڈی ۔

والد :۔ فوزیہ ۔ !؟

جمال :۔ جیا ڈیڈی ۔ تہاڈے وڈے بھرا دی لڑکی ۔ میڈے بچپن دی منگیتر

والد :۔ فوزیہ ۔ نئیں ۔ ایہہ قطعاً نئیں تھی سگدا ۔

جمال :۔ آخر کیوں ۔ ڈیڈی ۔ ایہہ کیوں نہیں تھی سگدا ۔ ! ۔

والد :۔ جی ۔ تیڈا ڈیڈی شہر دا بہوں وڈا صنعتکار ہے ۔ سیٹھ ریاض الدین ۔
تے اوندا ہکو کلھا پُتر جمال ہے ۔ ایں خاطر اوندی نونہہ وی اوہا ہوسی ۔
جیڑھی شہر دی معمولی ترین لڑکی ہرگز نئیں تھی سگدی ۔

جمال :۔ لیکن فوزیہ معمولی لڑکی کائنی ڈیڈی ۔ فوزیہ بہوں عظیم ہے ۔ آپاں کیا
ڈکھ نئیں ڈِتے چاچے ہوریں کوں ۔ کیا کیا جتن کر کے نئیں لائے اساں انہاں
کوں ۔ ڈیڈی مجرم ہیں وی اں ۔ میں فوزیہ نال منگنی تروڑ ڈِتی ہائی ۔

میں ہمیشہ نفرت کیتی ہائی اوندے نال — لیکن فوزیہ نے اوں ویلے میکوں اپناں سمجھے ہیں ویلے بیا کوئی میڈے نال ناں کھڑدا ہا۔ — اوں نیں اوں ویلے میکوں قبول کیتے — جیں ویلے بیا کوئی میکوں قبول کرݨ واسطے تیار کائینی۔

والد:۔ جذباتی نہ بݨ پتر — ئیں ہُݨ آ ڳیاں — توں ݙیکھ تاں سہی۔ ہُݨ شہر دے وݙے وݙے لوک تیکوں اپݨاں پتر بݨاوݨ کیتے بھڄدے وتدے ہوسن۔

جمال:۔ ڈیڈی — ہُݨ میں انہاں دا کائیناں بݨساں۔

والد:۔ احمق ناں بݨ جمی۔!

جمال:۔ ڈیڈی — احمق پہلے ہم — اندھاریاں دے پچھوں بھڄدا ہم — سارے خودغرضی تے سفاکی دے نویں نویں روپ ہن — ایہہ ڈراکلے اندھارے ہن — جیڑھے دولت دی لشکار وچ چمکدن — خون کوں خون دی سہچاݨ وی بھلا ݙیندن — انسانیت دی نفی کریندن — روشنی دی تمیز ونڄا ݙیندن — ہا ڈیڈی ئیں احمق ہم۔

والد:۔ آخر تیکوں تھی کیا ڳئے۔ ؟!

جمال:۔ ڈیڈی — میکوں سہچاݨ تھی ڳئی ہے — سادگی دی عظمت دا پتہ لگ ڳئے — سو جھلا غربت دے دولت دے سبھ کوں وسا کے ݙیکھو ڈیڈی — چندر داوی ہوندے۔

والد۔ ہُݨ کجھ وی ہووے — لیکن ایہہ قطعی نہیں تھی سڳدا ہرگز نئیں تھی سڳدا۔

جمال:۔ ایہہ ہرگز نہیں تھی سڳدا۔ تاں ول آئی ایم سوری ڈیڈی — میں وی تہاݙا کجھ نئیں لڳدا۔ بھراکوں بھرا نئیں سمجھدے تاں پتر کوں وی پتر سمجھݨ چھوڑ ݙیوو۔

والد۔ ایہہ تیڈا آخری فیصلہ ہے۔ ؟

جمال:۔ جیا — ڈیڈی — ایہہ میڈا آخری فیصلہ ہے —

والد:۔ تاں ڈل میڈی وی آخری ڳالھ سݨ گھن۔ میں ایویں ہرگز ہرگز کوئیناں تھیوݨ ݙیساں۔ جیویں توں کریندا پئیں۔ کوئی طریقہ ہوندے — میں خود ولسیاں بھائی سہیان دے گھر — فوزیہ دا رشتہ گھنݨ کیتے۔

جمال:۔ (غیر یقینی خوشی دے نال) ڈیڈی۔

والد:۔ ہا پتر — توں ہُݨ سم آرام کر — ہُݨیں آندا پیاں ہیں۔ (چلیا ویندے)

ناواں منظر

[ہسپتال دا سٹاف روم۔]

فوزیہ:۔ (حیرانگی نال) انکل — سٹاف روم وچ — تساں ۔!

جمال دا والد:۔ اوہ — فوزیہ — دھی آ — توں اِتھے —

فوزیہ: جیا انکل، میں جمال دی تیمارداری — میڈا مطلب ہے میں اِتھاں کر نرس —

والد:۔ ہا میکوں سارا پتہ ہے۔

فوزیہ:۔ تہاکوں کیویں پتہ۔؟

والد:۔ میں جمال کوں مل کے آندا پیاں۔

فوزیہ:۔ اچھا — تے وَل ہُݨ کِتھے ویندے پیوے۔

والد:۔ میں بیٹی — جمال دی شادی دے انتظامات دی ابتدا کرݨ ویندا پیاں۔

فوزیہ:۔ جمال دی شادی۔

والد:۔ ہا — بیٹی — میں جمال دا رشتہ گھنݨ ویندا پیاں۔

فوزیہ:۔ لیکن انکل او تاں زخمی ہے — بیڈ تے ہے — میڈا مطلب ہے! —

والد:۔ پُتر جمال بالکل ٹھیک ہے — کیا تھی پیا — جوان ہے — تے ایہہ گالھیں جواناں واسطے معمولی ہوندن۔

فوزیہ:۔ انکل —!

والد:۔ لیکن بیٹی! ہک مسئلہ درپیش ہے — رشتہ گھنݨ میں ویندا تاں پیاں لیکن میکوں ڈر ہے جو او کتھاہیں انکار نہ کر ڈیون۔

فوزیہ:۔ تہاکوں وی انکار کر ڈیسن۔

والد:۔ ہا بیٹی — انہاں کوں انکار کرݨا ہوندے — او انکار کر سگدن۔ اساں انہاں نال چنگی سلوک نہاں کیتی۔ بہوں ڈکھ ڈِتن۔ تے ہُݨ جیں ویلے میں انہاں کنوں سکھ منگݨ ویندا پیاں — تاں میڈے قدم پتہ نہیں کمبݨ کیوں پئے گئن۔

فوزیہ:۔ کون ہِن او —؟ —

والد:۔ میڈے آپݨے ہِن بیٹی۔ لیکن میں اَج توڑیں انہاں کوں آپݨاں نہیں سمجھیا — انہاں دی دھی نال جیڑھی او نکی جہیں ہئی — جمال دی منگݨی کیتی ہائی — ایں خاطر جو انہاں ڈینہاں ساڈا معاشی سٹیٹس ہکو ہا۔ تے وَل پیسے اُنہاں کوں چھکا کر ڈِتا۔ تے میکوں اچا۔ ایں اُچاڑ چھکاڑ دے پندھ نے اساکوں نکھیڑ ڈِتا۔ جمال اوندے نال منگݨی تروڑ ڈِتی۔ بیٹی! ایں تُرٹے سانگے کوں وَل جوڑݨ ویندا پیاں۔

فوزیہ:۔ تہاکوں مایوسی تھیسی انکل — اوں لڑکی دی شادی تھی چکی ہے۔

والد:۔ شادی — نئیں نئیں ایہہ کیویں تھی سگدے — فوزی! ایہہ کیویں تھی سگدے۔

فوزیہ:۔ لیکن انکل ایہہ تھی چکے !

والد:۔ ساکوں اطلاع دے بغیر۔

فوزیہ:۔ انکل، زمین دی آواز آسمان تک کیویں پہنچ سگدی ہے — اُجاڑتے جھکاڑ دا پندھ کن ہوڑے کر ڈیندے۔

والد:۔ (اچانک) جمال — جمال — جمال! —

[سٹاف روم وچوں انکل کے آوازاں ڈیندا ہویا جمال دے کمرے وچ آندے۔]

جمال: توں میکوں ڈسایا نہیں جو فوزیہ دی شادی تھی چکی ہے۔

جمال:۔ فوزیہ دی شادی — نیئں ڈیڈی نیئں — ایہہ کیویں تھی سگدے۔؟

والد:۔ ایہہ تھی چکے۔!

جمال:۔ تہاکوں کیں ڈسائے ڈیڈی؟

والد:۔ میکوں خود فوزیہ نے ڈسائے۔

جمال:۔ فوزیہ — ایہہ توں کیا کیتی فوزیہ — فوزیہ —

والد:۔ جمال۔ جمال۔!

[جمال ہک آہ دے نال اُٹھن دی کوشش کریندے۔ تے —
تے ڈھہہ پوندے۔ فوزیہ نسگ تے کمرے وچ آندی ہے۔]

فوزیہ:۔ جمال — جمال — ایہہ تساں کیا کیتے وے جمال — کیا کیتے وے —

جمال:۔ میکوں ہتھ نہ لا فوزیہ — میڈے کنوں آپنے ہتھ چھوڑ ڈے!

والد:۔ اُٹھی بستر۔

جمال:۔ نیئں ڈیڈی — نیئں — میکوں ہُن اتھاں راہوݨ دا کوئی حق کائینی — میں ٹھکرایا ہویا انسان ہاں — جیندا کوئی سہارا نیئں — کوئی سہارا نیں — میکوں

مرونجݨ ڈیوو ڈیڈی — میکوں مرونجݨ ڈیوو۔!

فوزیہ:۔ نیئں جمال — اٹھو — اٹھو — میڈے سہارے اٹھو — تساں زندہ راہسو آزمائش وچ گھبرا نئیں ونجیندا — تہاڈی فوزیہ اَج وی تہاڈی امانت ہے۔ تہاڈی منتظر ہے — صرف تہاڈی — منتظر ہے۔"

— [پس منظر وچ شرناوجݨ دی آواز اُچی تھی ویندی ہے۔] —

(نشر شدہ ۱۹۷۹، ریڈیو بہاول پور)

کچ دِیاں مَاڑِیاں

پکھ دیاں مارڑیاں

- ثروت
- ڈاکٹر
- سلیم
- مَا (امی)
- ظفر

پہلا منظر

[وڈی سڑک دا منظر ــــ ٹریفک دا شور ــــ اک موٹر سائیکل چلدی ویندی ہے. اچانک کار دے بریکاں دے چرچراون دی آواز ــــ موٹر سائیکل دی بریک دا شور ــــ کار تے موٹر سائیکل دے ٹکراون دی آواز ــــ حادثہ تھی ونجݨ دے بارے لوکاں دیاں ملیاں جلیاں آوازاں ــــ تے ول ایمبولینس دے سائرن دی آواز ــــ جیڑھی زخمی کوں چاتے ہسپتال ویندی پئی ہے.]

(ڈرامے دا ٹائیٹل چلدے)

تے ول

ہسپتال دا اک کمرہ

ثروت :۔ (کجھ گھبرائے ہوئے لہجے وِچ) ڈاکٹر صاحب! تساں ڈِٹھے وے
آئی مینز۔ چوٹ زیادہ تاں نہیں!

ڈاکٹر :۔ کوئی نئیں خاتون۔ بچا ہی گئے۔ کوئی ایڈی خاص چوٹ کائینی۔

ثروت :۔ (گھبرائے ہوئے لہجے وِچ) کوئی فریکچر تاں نہیں تھیا۔!

ڈاکٹر :۔ نئیں — نئیں — فریکچر وغیرہ کوئینی — تساں پریشان نہ تھیوو —
بس ڈھاوݨ نال رگڑاں وغیرہ لگ گئین — مُنہ باہیں تے —

ثروت :۔ تے ڈاکٹر! وَل ایہہ بیہوش کیوں ہے۔؟

ڈاکٹر :۔ صرف خوف کنوں۔

ثروت : خوف! وہاٹ مینز۔

ڈاکٹر :۔ (کھلدے ہوئے) حادثہ تھیوݨ دے خوف کنوں۔ کجھ ایہو جہیں
لوک دی تاں ہوندن جو مقینداکجھ نیں۔ لیکن بیہوش پہلے تھی ویندن۔

ثروت :۔ (گالھ سُݨ تے تسلی تھی ونجݨ آلے انداز اِچ) اُوہ۔! —
(لمبا ساہ گھن تے) مائی گڈنیس — میڈی تاں جان کڈھ گھدی ہے
ایں حادثے نے۔!

ڈاکٹر :۔ اینڈی موٹر سائیکل دا ٹکرا تہاڈی کار نال تھیا ہا۔

ثروت :۔ ہونہہ — میں ٹرن کریندی پئی ہم — سپیڈ وی نارمل ہئی —
لیکن اگوں ایہہ ذات شریف آ گئے — تے وَل سب کجھ تہاڈے
سامݨے ہے۔!

ڈاکٹر :۔ خیر ایڈی گھبراوݨ دی کوئی گالھ نہیں۔

ثروت :۔ گھبراندی تاں خیر میں نہیں۔ بس ایں گالھوں افریڈ ہم جو بیہوش صاحب
کیتھائیں کوچ نہ کر ونجن۔ ایویں مفت دی مصیبت گل پئے ونجے ہا۔

تے وَل خواہ مخواہ چکر تے پریشانی۔!

ڈاکٹر :۔ نتھنگ الیس۔ ڈونٹ وری مور مس۔ (کھلدے ہوئے)

ثروت :۔ (فقرہ مکمل کریندے ہوئیں) ثروت!

ڈاکٹر (خوش اخلاقی نال) تھینکس۔ ثروت صاحبہ۔ میں انہاں کوں لرونز پاور
دا انجکشن لا ڈِتے۔ بس ہُݨیں کجھ منٹاں تئیں ہوش حواس جاتے آ ویسی۔

ثروت :۔ اوتاں ٹھیک ہے جو ہوش وِچ آویسن — لیکن انہاں کوں ایڈمٹ
کڈݨ تئیں رکھیسو۔

ڈاکٹر :۔ بس ہوش آوݨ تئیں۔ —

ثروت :۔ آئی مینز۔ (حیرانگی نال)

ڈاکٹر :۔ جیا۔ میں پہلے عرض کر چکیاں۔ کوئی سریس گالھ تاں ہے کوئنیاں۔
خراشاں وغیرہ تے پٹی کر ڈِتی گئی اے۔ تے بس ہوش آوݨ دے
بعد انہاں کوں ہسپتال اِچوں فارغ کر ڈِتا ویسی۔

— (زخمی سلیم دے کراہوݨ دی آواز) —

ثروت اوہ۔ میڈے خیال وِچ انہاں کوں ہوش آندا پے۔

ڈاکٹر :۔ بالکل — انہاں کوں ہوش آندا پے — تے میکوں اجازت ڈیوو۔
میں نال آلے کمرے وِچ مریض کوں چیک کرݨے۔ گڈ بائی۔

ثروت :۔ گڈ بائی۔! —

سلیم :۔ (تھوڑی نقاہت نال) میں غالباً ہسپتال اِچ ہاں۔

ثروت :۔ (کھلدے ہوئے) غالباً کوئینیاں، یقیناً تساں ہسپتال اِچ ہیوے۔
بالکل سیف اینڈ ساؤنڈ — یعنی بخیریت —

سلیم :۔ بخیریت :۔ یعنی بالکل ٹھیک طرح زخمی تھیاں۔! —

ثروت :۔ زخمی کوئی نی تھیے بلکہ — صرف معمولی خراشاں ہن، تے تساں بے ہوش خوف کنوں تھاوے۔

سلیم ۔ اوہ ۔ خوف کنوں —

ثروت :۔ جیا۔ —

سلیم :۔ حادثہ وی تاں کجھ گھٹ خوفناک کوئیناں ہا — لاٹ صاحب — کار ہھوں تیز چلائی آندا ہا۔

ثروت :۔ (مصنوعی خفگی نال، ڈیکھو جناب ! میں تہاکوں ہسپتال گھن آئی ہاں، تہاڈا علاج کرائے ۔ اگر تساں میکوں ایندا صلہ ہیں ڈے سگدے ۔ تاں مندے تاں نہ کڈھو۔

سلیم :۔ (حیران تھی تے) — صلہ — مندے — میں سمجھیا نئیں ——— میں تاں — میں تاں — (سمجھدے ہوئے) — اوہ — کیتھائیں۔

ثروت :۔ جیا۔ کار میں چلائی آندی ہم ———

سلیم :۔ اوہ معاف کرائے — میکوں پتہ کائیناں ہا جو کجھ لوک ایہو جہیں وی ہن، جیڑھے خود زخمی کر تے مرہم پٹی وی خود کریندن ۔

ثروت :۔ ہونہہ — تاں گالہہ وی ٹھیک ٹھاک کر گھندے وے ———

سلیم :۔ میڈی موٹر سائیکل وی ٹھیک ٹھاک ہے — یا ———

ثروت :۔ موٹر سائیکل دا تاں خاصہ نقصان تھیئے۔ میں ورکشاپ آلیاں کوں فون کر ڈتم ۔ او اُتے چا گئے ہوسن ۔

سلیم :۔ ہوں شکریہ — تساں اتنے مہربان تھی گئے وے تاں میڈا خیال ہے جو ناں ڈساون اِچ حرج کوئینی ۔ میڈا ناں سلیم ہے۔

ثروت :۔ ہونہہ — تاں سلیم صاحب اُٹھو، ہُݨ ہسپتال دا بیڈ فارغ کرو۔

تے گھر چلو۔ !

سلیم :۔ کیا — گھر — ڈاکٹر نے اجازت —

ثروت :۔ اجازت ڈے ڈتی ہے۔ تساں میکوں اپݨاں پتہ ڈسا ڈیوو، میں تہاکوں تہاڈے گھر ڈراپ کر ڈیساں ۔ !

سلیم :۔ اچھا — ہݨے —

ثروت :۔ تاں اُٹھی بہوو سلیم صاحب ہُݨ —

سلیم :۔ (سوچیندے ہوئے) میں ہک گالہہ تہاڈے کنوں پچھ سگداں — اگر تساں ایہہ ناں سمجھو، جو میں موقع توں فایدہ چاتے فری تھیوݨ دی کوشش کریندا پیاں ۔ !

ثروت :۔ میڈے خیال اِچ تاں ہک دم فری تھی ونجݨ — شائستگی دی علامت ہے۔

سلیم :۔ ہوں — گالہہ اے ہے جو تساں میکوں اپݨاں ناں نئیں ڈسیا —

ثروت :۔ کوئی اتنا سوہݨاں ناں کائینی ہس ایویں — ثروت ۔ ! —

سلیم :۔ ثروت — ہوں — تساں میکوں کتنی روٹی پکاوݨ آلے تاں نئیں لگدے تے دل ہیا کیا کریندے وے — میڈا مطلب ہے جو —

ثروت :۔ میڈی کارپٹ ایکسپورٹ کرݨ دی فرم ہے — میڈے خیال اِچ ہُݨ چلݨا چاہیدا ہے تساں خود کوں کیویں محسوس کریندے پیوے۔

سلیم :۔ بالکل نارمل — چلو — میں تیار ہاں —

ثروت :۔ اچھا — سلیم صاحب — ایہہ گھنو — ایہہ کجھ پیسے رکھ گھنو۔

سلیم :۔ (حیرت نال) پیسے کیتھ کیتے —؟

ثروت :۔ موٹر سائیکل دی ریپئرنگ کیتے۔

سلیم :۔ ثروت صاحبہ — تہاڈی کارپٹ ایکسپورٹ کرن دی فرم ہے تاں میڈے کول
دی سب کجھ ہے ۔۔ میں کویت اچ کاروبار کریندا ہاں تے ایں قابل ہاں
جو موٹر سائیکل دی مرمت کرا سگاں

ثروت :۔ اوہ — تساں تاں نراض تھی گیوے، میڈا مطلب ایہہ تاں نا ہا
اچھا — ایہہ — تاں رکھ گھنو — کارڈ ہے میڈا — تے وعدہ کرو جو
میکوں ملدے راہسو۔ !

سلیم :۔ کوشش کریساں۔

ثروت :۔ (شرارت نال) ہوں — کوشش (کار دا دروازہ کھول تے) تاں ول
پہلے اتھاں کار اچ ہا ہوون دی کوشش کرو۔

سلیم :۔ (بھلکی کھل کھلدے ہوئیں) شکریہ !

(ثروت دروازہ بند کر تے کار سٹارٹ کریندی ہے)

ثروت :۔ (شرارت نال طنزیہ) اوں ہوں — ایں آکھو جو شکریہ ادا کرن دی کوشش
کریساں۔ (ڈوہائیں دا قہقہہ)

سلیم :۔ (مشترکہ قہقہہ دے بعد) محترمہ! تساں تاں شرمندہ کریندے وے۔

ثروت :۔ نئیں جناب! محترمہ دے علاوہ میکوں ثروت دی آکھیا کرو۔ تے جتھاں تئیں
تہاڈی شرمندگی دا تعلق ہے۔ تاں اللہ سئیں کرن آلا ہے (مونڈھے چا تے)
بندہ کیا کر سگدے۔

سلیم :۔ (بھلکی کھل کھلدے) اوہو تساں تاں — گالہہ اچوں گالہہ — میڈا
مطلب ہے جو —

ثروت :۔ گالہہ اچوں گالہہ کڈھیندی آں — ہوں — تے جناب زندگی ہے وی
اینداناں، جو گالہہ اچوں گالہہ نکلدی راہوے — تے جتھاں گالہہ رک گئی۔

زندگی مک گئی۔

سلیم :۔ اوہ — تساں تاں (سر جھٹک تے ہار منن والے انداز اچ) اچھا ڈیکھو
او پہلا موڑ مڑنے !

ثروت :۔ (اوندی گالہہ تے توجہ ڈتے بغیر کھوئے ہوئے لہجے اچ) ایہہ تساں
حادثاتی طور تے ملن آلے لوک وی عجیب ہوندے وے۔ بالکل اول
شرارتی بال آلی کار، جیڑھا کہیں دے بند دروازے تے دستک ڈے
تے ان سوہاں تھی ویندے جے پکڑ تے پچھو وی جو — "کنڈی توں کھڑکائی؟"
تاں بالکل مکر ویندے !

سلیم :۔ تساں کجھ میکوں آکھے !

ثروت :۔ تھی سگدے — !

سلیم :۔ کیا مطلب — !

ثروت :۔ ظاہر ہے — !

سلیم :۔ اوہ — بس روک ڈیوو — ایہہ کوٹھی نمبر ۵۱۹ دے اگوں۔

ثروت :۔ (بریک مار تے) اوہ ونڈر فل — ہوں سوہنا لاج ہے — لیکن
ایندے اُتے نیم پلیٹ تاں — کیا لکھیا کھڑے — جلال الدین — !

سلیم :۔ (گڑبڑا تے) جلال الدین — میڈے — میڈے ابا جی ہن۔ !!

ثروت :۔ اوہ — اچھا — میکوں اجازت — بائی —

سلیم :۔ گڈ بائی۔ (کار چلی ویندی ہے) —
شکر ہے۔ (لمبا ساہ گھن تے) سمجھ نئیں آندی۔ عجیب بے تکلف قسم دی
لڑکی ہائی۔ !
— گالہیں تاں اینویں کریندی ہائی، جیویں میڈی ماسی دی دھی ہووے

ڑلے کھیڈی ہووے — ہوں — بیا سب ٹھیک۔ تے ہݨ گھر۔
ونڄݨ کیتے رکشہ کیتھوں لبھسی۔

ڈوجھا منظر

(سلیم دے گھر دا منظر)

ما :۔ میں صدقے پُتر توں — کوئی ہتھ دا ڈتا اگوں آ گئے — نہ تاں توبہ۔ میڈی توبہ — ایکسیڈنٹ موٹر نال — موئی بلا نال — تے بندہ پنج ونجے — ایہہ کوئی کرامت ہے — بہہ میڈا بچہ — میں تیڈے کیتے کھیر گرم کیتی آواں۔!

سلیم :۔ امی! میکوں کجھ وی کائینی — تساں نہ پریشان تھیوو — تے ناں کھیر گرم کرو۔ اِتھ بہو — میڈے سامݨے بہو۔!

ما :۔ اوں موئے موٹر آلے کوں پکڑیا ہے پولیس نے۔؟!

سلیم :۔ نئیں امی! او تاں بہوں چنگا آدمی ہے — غلطی اوندی کائینی۔ بس اتفاقاً سب کجھ تھیا۔ وَل او شودا میکوں ہسپتال چا آئے۔ میڈا علاج کرائے

تے ہݨ آ تے گھر پہلیا گئے ۔!

ماء۔ میں صدقے تھیواں — کڈاہیں کجھ ناں تھیوے تیکوں تاں۔ ! ——

سلیم:۔ امی — امی — ایہہ دل کیڈے اُٹھدے پیوے ۔! ——

ماء۔ روٹی تاں چاتی اُواں — تیڈے کیتے ۔!

سلیم:۔ امی کھاگھنساں روٹی وی۔ بس — تساں بہواتھ کر — پریشان نہ تھئے کر در۔ ہیڈے کیتے اتنے ۔! ——

ماء۔ تے بیا کون ہے — دُنیا اِچ — جیندے کیتے پریشان وَنی تھیواں — ! (ٹھڈاساہ بھر تے) توں ای تاں ہیں۔ جیندے آسرے تے جیندی وَدّی ہاں۔ اچھا تے پُتر! او موٹر سائیکل کیندا چائی وَدّا ہاویں۔

سلیم:۔ ظفر دا ہئی۔

امی:۔ شیخ صاحب وَنے ہال دا۔

سلیم:۔ "جیا۔"

امی:۔ موٹر سائیکل وی بھج پیا ہوسی ۔!

سلیم:۔ کوئیاں امی ! اتنا کجھ نہیں تھیا۔ بس اگلے وہیل دیاں ڈاہ بارہاں تاراں ترٹ گئین۔

امی:۔ ول وی نقصان تھی گیا تاں۔ پُتر آکھے کہ کہیں دی کوئی شے نہ منگیں۔ جیڑھے ویلھے اِنہاں سائیکل ہے پیا۔ چڑھیا گیا۔ کوئی شان اِچ تاں فرق نیں پوندا۔

سلیم:۔ امی ! اجکل نوکری وی اونکوں ملدی ہے۔ جیندی کجھ شان ہووے گانڈی تلے ہووے۔ تے امی جی ! میکوں نوکری دی تلاش ہے۔ اگر میڈی شان آپݨی کائی نی تاں کجھ ڈینہہ کیتے کہیں کنوں منگ گھنݨ اِچ

کیا حرج ہے ۔!

امی:۔ او تاں ٹھیک ہے پُتر ! پر ایہہ نقصان پورا کیتھوں تھیسی گھر دا تاں خرچ وی — پُتر ! کہیں کنوں کوئی شے نہ منگی۔ چیز ڈیوے تاں اللہ سئیں آپݨی ڈیوے۔ مانگویں چیز بھج ترٹ پووے تاں ....

سلیم:۔ پر امی ! ظفر ایہو جیہاں کوئینی !

امی:۔ نہ ہووے ایہو جیہاں — دل وی کیا فائدہ — پُتر توں کپڑے وی اوندے کنوں منگ تے پادیندیں۔ موٹر سائیکل ہوندا منگ تے چلیندیں پُتر ! آپݨی عزت دا وی کجھ خیال کر گھدا کر۔

سلیم:۔ امی ! ظفر میڈا دوست ہے۔ میں اونکوں چنگی طرح سمجھداں ۔!

امی:۔ ایجھی دوستی وی نہ ہووے جو بندہ اصلوں لیچڑ بݨ ونجے، اللہ بخشے تیڈے اُتے دے دوست کائینئاں ہن۔ کڈاہیں در تے ورج تے پاݨی وی نہ پیتا ہا۔

سلیم:۔ امی — او زمانے گئے — ہݨ — بندہ بندے کنوں اُنج رہ تے وی جی سگدا ہا — پر اَج اَساں ہک بئے اُتے انحصار کیتے بغیر ہک قدم وی نہیں ٹُر سگدے۔ تے میکوں تاں تھوڑی کوشش تے انحصار کرناں پوسی۔ کیوں جو امی ! میں نوکری گولیندا وداں۔

امی:۔ (ٹھڈاساہ بھر تے) کیا کھٹیا پُتر تیں پڑھ تے۔ ڈاڈھیاں ڈکھیاں سولہاں[16] جماعتاں پاس کیتیاں ہنیں تے ہݨ سال تھی گئے۔ روز سویرے نوکری دی گول اِچ گھروں نِکلدیں، تے تھک ترٹ تے شام کوں اونویں دا اونویں گھر آ ولدیں جیویں سویرے گیا ہاویں۔ !

— میڈی من تاں — او کھاسو کھاتی تے دکان کڈھ گھن لوݨ تیلی دی۔

ڈاہ ویہہ روپے شام کوں کماتاں آسیں!

سلیم:۔ دوکان کڈھ تے ہاہوٹی ہووے ہا۔ لوٹی نیلی دی ۔۔۔ تاں ڈل پڑھن دی کیا لوڑ ہائی سولہاں جماعتاں۔

امی:۔ پیسے ضائع کیتن۔ !

سلیم:۔ امی! پیسے ضائع نیں کیتے۔ بلکہ فکس ڈیپازٹ اچ رکھن ۔۔۔ امی ذرا سوچو کیا تساں چاہندے وے جو جیویں اساڈے پیو ڈاڈیاں دے ہڈ گھس گیئن مزدوریاں کر کر تے۔ تے ہتھبندی روٹی نصیب نیں تھئی۔ تے اونویں ہیں وی۔

امی:۔ اللہ نہ کرے پتر!

سلیم:۔ تاں ول امی کم ازکم میکوں تاں وڈا افسر بنن ڈیوو۔ تاں جو میں وی سر اچا کرکے ٹر سگاں۔

امی:۔ کیڑھی ما دی سِک نہیں ہوندی جو او ندا پتر وڈا آدمی بنے۔ پر کیا کراں۔ سوچیندی آں جو مرن توں پہلے تیڈے سر تے سہرا تاں ڈیکھ گھناں۔

سلیم:۔ (اداسی نال) واہ امی واہ!

امی:۔ پتر! تیڈی ماسی اج وی آئی ہئی۔ آہدی ہئی جو میں رن ذال ہکے تو ٹیں دھی کوں بلاہی بیٹھی راہواں۔ ہن بھانویں سلیم دی نوکری تھیوے یا نہ تھیوے۔ ناہید کوں اگلے مہینے ٹور گھنو!

سلیم:۔ (پیار نال) امی! ناہید میڈی منگیندی اے۔ تے منگیندیاں ہوں ول آیاں ہوندن تے ڈل او تاں میڈی مسات دی ہے ۔۔۔ میں جیڑھی ایہہ ہیج دھرک کریندا پیاں ۔۔۔ اتنا پڑھیم ۔۔۔ ہن چنگی نوکری گولیندا پیاں۔

تاں ایہہ سب کجھ ناہید کیتے تاں ہے ۔۔۔ میں نہیں چاہندا جو غریبی دے جیں دوزخ وچ او جن سڑدی پئی ہے۔ میڈے نال شادی دے بعد او ہوں دوزخ وچ سڑدی راہوے ۔۔۔ اونکوں کوئی سکھ نہ ملے۔ ۔۔۔

امی:۔ ایہہ تاں میں وی جاندی آں۔ جو تیڈی دِل تاں ہوں ہے ناہید نال۔ پر پتر! جلدی کر، تیڈی ماسی ہن ڈھیر دیر نیں ہلہا سگدی۔

سلیم:۔ امی! میں چانس دا منتظر ہاں۔ کئی چانس ملن تاں ڈیوو! ڈل ناہید دی ایتھے آپنے گھر اچ آویسی۔

۔۔۔ (کنڈی کھڑکدی ہے) ۔۔۔

سلیم:۔ کون ہے بھئی۔

ظفر:۔ جناب دا غلام ہے۔

سلیم:۔ اوہ ظفر۔ لنگھ آیار۔ !

۔۔۔ (ظفر اندر آندے) ۔۔۔

ظفر:۔ سلام وعلیکم ماسی جی۔ تے ایہہ تساں ویندے کڈے پیوے۔ کیا میں نہ آواں ہا۔

ماسی:۔ لکھ وار آ پتر! میں نال ای ہمسائی دے گھر ویندی پئی آں۔ کجھ کم ہا۔ سلیم بیٹے۔ تساں بہو میں چلی ویندی ہے)

ظفر:۔ او خیراں ۔۔۔ خیراں ۔۔۔ میڈے چن دے سر تے پٹیاں کیہاں ہن۔ ؟ کہیں محترمہ کنوں مار تاں نہیں کھادی۔ !

سلیم:۔ یار! ایک حادثہ تھی گیا ہا۔ بہوں خوبصورت

ظفر:۔ حادثہ تے خوبصورت۔ کیندے نال۔ !

سلیم :- تیڈی موٹر سائیکل دا بہوں سوہݨی لڑکی دی کار نال ۔

ظفر :- میڈی موٹر سائیکل دا لڑکی دی — کار نال ۔ میڈی موٹر سائیکل تاں ٹھیک ہے

سلیم :- ہوں ! میڈا حال پچھیا ہیں ۔ تے موٹر سائیکل دی فکر پہلے پئے گئی اے یار توں چنگاں دوست ہیں ! ——

ظفر :- او تاں ٹھیک ہے یار ۔ لیکن ابا جی — اذیاں دی موٹر سائیکل ہے —— ٹھیک تاں ہے ۔ ہے کیتھاں ۔ !!

سلیم :- ورکشاپ اچ ہے یار — اگلے وہیل کوں کجھ نقصان تھئے ۔ !!

ظفر :- ورکشاپ اچ — یار — ایہہ چنگاں نیں تھیا — ؟

سلیم :- جناب گھبراؤ ناں ۔ فی الحال مرمت دے پیسے ڈے ڈوا ہے ۔ میڈی نوکری تھی ویسی تے سئیں ہوریں دا اے قرضہ وی لہا ڈیساں ۔

ظفر :- نہیں یار ! پیساں دی کوئی گالھ نیں ۔ توں میکوں ایہو جیہاں سمجھیا ہیئی —— !
میں تاں آہدا پیا ہم جو ایہہ سب کجھ تھیا کیویں ۔ ؟

سلیم :- بس اینویں ۔ میں ویندا پیا ہم — پل آلے موڑ کول — یکدم کار سامݨے اُتے ٹکر ڈیتی ۔ میں اتھاہیں بیہوش —— کار جیڑھی محترمہ چلیندی پئی ہئی — او میکوں ایمبولینس اچ چا تے ہسپتال گھن آئی ۔

ظفر :- تے موٹر سائیکل اتھاہیں پئی رہ گئی ۔ !

سلیم :- جناب پوری گالھ تاں سُݨ گھنو ۔

ظفر :- میں میڈا مطلب ہے ۔ موٹر سائیکل اتھاہیں ۔ !

سلیم :- یار سݨ تاں سہی ۔ اوں نے ورکشاپ آلیاں کوں فون کر تے موٹر سائیکل چا ڈتی ہائی ۔

ظفر :- ہوں ۔ اچھا ول ۔

سلیم :- ہسپتال میکوں ہوش آیا تاں او میڈے کول بیٹھی ہائی — اکھݨ لگی ۔ جو میکوں زیادہ چوٹ نہیں لگی ۔ بس ڈر کنوں بیہوش تھی گیا ہم ۔

ظفر :- "ہوں —— !"

سلیم :- تے یار او آپے ای یکدم فری تھیندی گئی —— اِڈوں دی گالھ —— اُڈوں دی گالھ ——

ظفر :- تے وَل جناب نے "یس" کھنڈائی ہوسی ۔

سلیم :- جیا —— تہاکوں اعتراض ہے کوئی ۔ ؟

ظفر :- اچھا ۔ اچھا ۔ اگوں چلو ۔ !!

سلیم :- ہا تے ول آندے ویلے میکوں ڈوں ہزار روپے ڈیوݨ لگی ۔ جو —— موٹر سائیکل مرمت کرا گھنائے ۔ میں بناوٹی غصے نال آکھیا — جو میڈے کول اللہ سئیں دا ڈتا سب کجھ ہے — کویت اِچ کاروبار ہے میڈا ۔ ! ——

ظفر :- یار ! کوڑ مارݨ دی کوئی حد ہوندی ہے — کویت اِچ کاروبار — حال اے ہے جو جوان ڈوں سالاں کنوں ایم اے کیتی ودے — نوکری نہیں لبھدی ——

سلیم :- یار او میڈے نال — شاید ایہہ سوچ تے فری تھیندی پئی ہئی ۔ جو میں خاصا امیر کبیر ہاں ۔ تے وَل کوڑ نہ ماراں ہا تے بیا کیا کراں ہا ۔

ظفر :- اچھا تے او تیکوں گھر آلے چھوڑ گئی ۔ تے ایہہ مکان تے ایندی حالت ڈیکھݨ دے بعد وی اوں کوں یقین رہیا ہوسی جو توں وڈا بزنس مین ہیں ۔

سلیم :- جناب میں سمجھدا ہم ۔ ایں غلط فہمی کار ہک گلبرگ دی کوٹھی کول رکوائی ۔ تے اوندے وݨݨ دے بعد رکشے تے بہہ تے گھر آیاں ۔

فراڈ دا پورا منصوبہ ہاتی ۔

ظفر :۔ ہوں ـــ تاں ـــ

سلیم :۔ نئیں یار ـــ فراڈ کیا ـــ بس صرف دوستی ـــ کیوں جو معاشرے اِچ سٹیٹس بناون کیتے ـــ ایہو جیہیں دوستی ضروری ہوندی ہے ۔

ظفر :۔ ول وی اتنے معیار دا کوڑ دی ٹھیک نئیں ۔ اچھا خیر ـــ اوہ ہے کون ۔؟

سلیم :۔ ناں تاں ثروت ہے ۔ آہدی ہئی جو کارپٹ ایکسپورٹ فرم دی مالک ہاں ۔ ایہہ ہے اوندا وزٹنگ کارڈ ۔ !

ظفر :۔ (پڑھدے ہوئے) ہوںہہ !

سلیم :۔ تے یار آندیاں وی اوں نئیں خود آکھیا جو میکوں ملدے رہوائے ۔

ظفر :۔ یار ! میں آہداں جو توں اِنہاں چکراں کنوں باز آ ونج ۔ نوکری گھول تے آپنڑی منگیتر نال شادی کر تے ہالاں دا بیو بنڑ ۔ !

سلیم :۔ اوھیراں ۔ !

ظفر :۔ اچھا یار ۔ ! او موٹر سائیکل کیرھے ورکشاپ اِچ ہے ۔ میں چا تاں آواں ۔

سلیم :۔ ایہہ گھن ، ورکشاپ دا پتہ ہیٹی ۔ تے اچھا توں چلدیں ۔

ظفر :۔ میں تاں چلداں ـــ اچھا ـــ بئے کوڑ تاں جیڑھے مارے نئیں ـــ لیکن پیسے ضرور گھندی آدیں ہا مرمت دے ۔

سلیم :۔ اچھا ـــ چل چل ـــ کنجوس کہیں جادا ۔ (سلیم دا قہقہہ) ـــ

سلیم :۔ (خود نال) اچھا تے سئیں سلیم صاحب ! ـــ

(سلیم کوں گذریاں گالھیں دا خیال آندے)

امی :۔ تیڈی ماسی ـــ اَج وی آئی ہائی ـــ آہدی ہائی ـــ ہنڑ ہعالوئیں

سلیم دی نوکری تھیوے ، نہ تھیوے ـــ ناہید کوں اگلے مہینے ٹور گھنو ۔ !! ـــ

سلیم :۔ میں نئیں چاہندا جو غریبی دے جئیں دوزخ اِچ اوہنڑ سڑدی پئی اے ۔ میڈے نال شادی دے بعد وی اوہوں دوزخ وِچ سڑدی راہوے ۔ اوکموں کوئی سُکھ نہ ملے ! ـــ

امی :۔ ایہہ تاں میں وی چاہندی آں جو تیڈی دِل تاں بہوں ہے ناہید نال

سلیم :۔ لکی چانس تاں ہلنڑ ڈہ لیو ۔ وَل ناہید وی اِتھ آپنڑے گھر اِچ آ ویسی !

سلیم :۔ (سوچیندے ہوئیں) چانس لکی چانس ! ـــ

(تے وَل سلیم کوں گذرے خیال ذہن وِچ آندن

ثروت :۔ وعدہ کرو ـــ میکوں مِلدے راہسو ـــ ! ـــ

ـــ (سلیم تے ثروت دا مشترکہ قہقہہ) ـــ

سلیم :۔ محترمہ ! تساں تاں شرمندہ کریندے پئے وے !

ثروت :۔ نئیں جناب ـــ محترمہ دے علاوہ میکوں ثروت وی آکھیا ونج سگیندے

سلیم :۔ (چِٹکی کھِل کھِلدے) ـــ

ثروت :۔ ایہہ تساں حادثاتی طور تے ملنڑ آئے لوک وی عجیب ہوندے ہِن بالکل اوہوں ہال آلی کار جیرھا کہیں وی بند دروازے تے دستک ڈیوے تے اندر سوہاں بھی وینداے ـــ میڈی کارپٹ ایکسپورٹ دی فرم ہے ـــ فرم ہے ـــ وعدہ کرو ـــ ملدے راہسو ـــ وعدہ کرو ـــ ملدے راہسو ـــ

امی :۔ ایہہ تاں میں وی چاہندی آں جو تیڈی دِل تاں بھوں ہے ناہید نال۔
دل تاں بھوں ہے ناہید نال۔

سلیم :۔ امی :۔ میں چانس دا منتظر ہاں — لکی چانس ملن تاں ڈیوؤ ول ناہید دی
اِتھ آپنے گھر آ دیسی۔ "ناہید۔"

ثروت :۔ میڈی کارپٹ ایکسپورٹ دی فرم ہے۔

سلیم :۔ "لکی چانس۔" ! —

سلیم :۔ (اپنے آپ نال) لکی چانس تاں میکوں ملدا پے — میں کیوں نہ اینکوں —
اویل (AVAIL) کراں۔ (گھر بنج اچ) میں کیوں نہ اینکوں اویل (AVAIL)
کراں ! ———

ہوں — تاں — چکر — چلاؤناں ای پوسی۔

تیرھجا منظر

(ثروت دا دفتر)

سلیم :۔ (کمرہ گولیندیں ہوئیں) اوں — ہوں — غالباً ایہو ای ہوسی، ثروت صاحبہ
دا دفتر — ہوں — مس ثروت رحیم — وائیش رائٹ ———
— (دروازہ کھول تے اندر وڑدے) —

سلیم :۔ مے آئی کم مس !

ثروت :۔ اوہ — سلیم صاحب تساں — آؤ آؤ —— بھئی کیوں شرمندہ
کریندے پے وے، دروازے اچ کھڑتے !

سلیم :۔ اوہو — اوہ — ایہو جہیں تاں کوئی گالہہ نئیں مس ! ——

ثروت :۔ آؤ — اتھاں تشریف رکھو۔

سلیم:- "شکریہ!" ——

ثروت:- تے ایہہ گھنو —— کافی بور —— بلکہ پوئٹی پوسی —— کیوں جیر میں —
ایں دیلے ایندے نال ای شغل کر رہی سی آں۔

سلیم:- (کھلدے ہوئے) تساں تاں بس تکلف !

ثروت:- کوئی تکلف نیں —— سلیم صاحب —— بلکہ اَج تساں ایہہ سُن گھنو جو
میں خاصی بے تکلّف واقع ہوئی آں۔ نہ تکلّف خود کر رہی آں ——
تے ناں ای میں ایہہ پسند کر رہی ہاں —— جو کوئی میڈے نال
تکلّف کرے۔ ——

سلیم:- (کھلدے ہوئیں) حاضر جناب !

ثروت:- (کھلدے ہوئیں) ہاں —— او کیا آہدن —— بالکل ای کھُلی ڈُلی —— ہوں —
(لمبا کر کے) تے سناؤ —— اَج میں کیویں یاد آ گئی ہاں —— کافی عرصے دے بعد !

سلیم:- بس او تہاڈے لگے ہوئے زخم جو بھر تاں گئین۔

ثروت:- (کھلدے ہوئیں) ایہہ وی چنگی رہی —— زخم جاوے سدہ گئین تاں میں یاد
نیں آئی۔ زخم بھر تاں گئین تاں یاد آ گئی آں۔

سلیم:- جیویں سمجھ گھنو۔!

ثروت:- (کھلدے ہوئے) WHAT A NICE PERSON YOU ARE

سلیم:- (کھلدے ہوئیں) شکریہ !

ثروت:- ہونہہ تے جناب کویت کڈݨ ویندے ہیں۔ ؟

سلیم:- "کویت" (گڑ بڑاتے، ذرا چِکی کھِل کھِلدے ہوئیں)۔ کویت —— اچھا —— فی الحال
میں تھوڑا ریسٹ کرݨ آیاں پاکستان اِچ۔ ایہو ڈوں اڈھائی مہینیاں کیتے۔

ثروت:- چلو ڈوں اڈھائی وی غنیمت ہن۔ کجھ تاں کھِل رہ ویسی۔

سلیم:- (کھلدے ہوئے) میں کیا عرض کر سگداں۔ !

ثروت:- اچھا تے صاحب ! تہاڈی اَج دی کوئی اپائنٹمنٹ۔ !

سلیم:- نتھنگ۔ کوئی خاص کو نیسنی —— بس فارغ —— بلکہ فارغ البال ——

ثروت:- (سوچیندے ہوئے) ہونہہ —— ساڈھے ترائے —— کیا خیال —— کوئی مووی
ناں ڈیکھ گھنوں —— میں وی بور تھئی بیٹھی آں آفس دے کم کنوں۔ ——

سلیم:- AS YOU LIKE ——

ثروت:- وائیٹس آل۔ چلو تے ول ڈنر —— کہیں ہوٹل اِچ میڈے نال ——

سلیم:- ڈنر راہوݨ ڈیو —— ثروت صاحبہ —— تساں تاں تکلّف —— !

ثروت:- تکلف —— ول —— ول —— سلیم صاحب تہاکوں میں آکھے جو میڈے سامنے
ایہہ لفظ استعمال نہ کیتا کرو۔ میں آپݨی ڈکشنری اِچوں کڈھ ڈتے۔ کیوں جو
ایہہ انسان دی فطری خوشیاں دا دشمن ہوندے۔

سلیم:- اچھا جناب —— بھُل چُک معاف دی کر ڈیویندی ہوندی ہے۔

ثروت:- ہا ایویں —— شاباش ——

—— (ڈہوئیں کھلدن) ——

ثروت :۔ لیکن مووی اتنی بور محسوس نیں تھی۔ ——

سلیم :۔ وَل ایہہ کیوں۔! ——

ثروت :۔ (مٹھے لہجے اِچ) تساں جو ہاوے۔ تے اَج مَیں تہاڈی گیتی کوں
فلی انجائے کیتم

سلیم :۔ (ہکی ہکل کھلدے ہوئے) ثروت صاحبہ! تساں تاں!

ثروت :۔ (گالہہ کپ کے) اوں ہوں —صاحبہ — صاحب —میکوں انہاں لفظاں وِچوں تکلف دی بو آندی ہے۔ تے مَیں تکلف کنوں الرجک ہاں۔! کیا توں میکوں صرف ثروت، تے مَیں تیکوں صرف سلیم نیں سڈ سگدی۔

چوتھا منظر

(ہوٹل دا منظر)

—— دھیماں دھیماں میوزک ——

—(ڈوہیں ڈنر کریندے ہیٹھن۔!) ——

ثروت :۔ بھئی سچ پچھو تاں میکوں ذرا دی مووی پسند نیں آئی۔ کھدم بور ——

سلیم :۔ کیوں ثروت صاحبہ — فلم تاں چنگی ہائی — فل آف ایکشن اینڈ سسپنس تے وَل ہیرو دی جِسم براؤن ہا۔

ثروت :۔ کیا ایکشن سسپنس —میکوں نفرت ہے — انہاں وحشیانہ خصلتاں کنوں۔

سلیم :۔ تے وَل جناب کیا چاہندن۔

ثروت :۔ میلوڈی — امن — محبت — کھاوݨ — بیوٹی — تے او سب کجھ — جیڑھا ذہن کوں سکون ڈے سگدے!

سلیم :۔ چلو خیر — فلم بور سہی — لیکن ڈنر اِچ تاں لطف آندا پئے۔ ——

پانچواں منظر

[موٹر سائیکل آ تے رُکدے — اِنجن بند کرن — تے ول — ڈوں ترائے دفعہ ہارن ڈیندے۔ دروازہ کھُلدے — تے ظفر — باہروں آندے] —

ظفر:۔ شکر ہے۔ لاٹ صاحب نے شکل تاں ڈکھائی۔

سلیم:۔ لاحول ولاقوۃ — کیا سڑیا ہویا لہجہ ہے — کناں داذائقہ ای بدمزہ تھی گئے۔

ظفر:۔ تے بیا ہئیں جناب دے کناں اِچ ماکھی گھولاں !

سلیم:۔ اچھا — اچھا — ڈھیر نخرے نہ ڈکھا — میں تیڈا موٹر سائیکل منگن نئیں آیا۔ واپس کرن آیاہاں۔

ظفر:۔ میڈا موٹر سائیکل — ؟ بھئی حیرت ہے میکوں ایں لفظ تے — غالباً غلطی نال کاغذات اِچ میڈا ناں لکھ ڈتا گئے۔ ورنہ استعمال ———

سلیم:۔ (کھلدے ہوئے) خیراں — ساڈے یار دیاں خیراں !

ظفر:۔ (کھِل پوندے) اچھا سئیں۔ اتھاہیں کھڑ تے محلے آلیاں دا آرام، سکون خراب کر لیسو کھڑے یا اندر میڈے کول آباہو۔

سلیم:۔ حاضر بادشاہو۔ !

ظفر:۔ یار ! گالھ کیا ہے ... وَڈا خوش ہیں اَج توں !

سلیم:۔ (کھِل پوندے) یار او — ثروت — جوں جوں نیڑے نیڑے — نیڑے ای نیڑے آندی ویندی اے۔

ظفر:۔ تے ول ایندے وچ خوشی دی کیا گالھ ہے۔

سلیم:۔ اچھا تے خوشی دی کوئی گالھ ای کوئینی — شہر دی سوہنی — تے سب توں دولت مند لڑکی میڈے نال محبت کرن چاہندی اے — تے ایہہ کوئی خوشی دی گالھ ای کوئینی ———

ظفر:۔ خوشی دی گالھ تاں کائینی — خوش فہمی دی گالھ اے۔ کل کوں توں آ تے ایہہ دی آکھ ڈیسیں۔ جو او میڈے نال شادی کرن چاہندی ہے۔

سلیم:۔ "بالکل ۔" پروگرام تاں ایہو ہے۔

ظفر:۔ کیندا — اوندا یا تیڈا — ؟ خواب اِچ یا خیال اِچ — ؟!

سلیم:۔ میڈا — تے چھیتے ڈیکھیہ دی حقیقت آلی کار۔ !

ظفر:۔ سلیم ۔ ! —

سلیم:۔ ہوں ۔ !! —

ظفر:۔ توں میڈا دوست ہیں —— بہوں پیارا ۔ میں تیکوں ایہو آکھساں جو انہاں گالہیں اِچ نہ پئے —— خالہ ہوریں دا کجھ خیال کر۔ ناہید دا خیال کر —— جیڑھی تیڈی منگیتر ہے، تے بقول تیڈے، تیڈی محبت ہے !

سلیم:۔ ناہید —— میڈی محبت ہے —— اَج وی تے کل وی —— ایندے وِچ کیا شک ہے۔!

ظفر:۔ شک توں آپ پیدا کریندا وَدّیں۔ بندے دے دماغ دا بدلدیں کوئی پتہ نیں لگدا۔

سلیم:۔ (قہقہہ) ——

ظفر:۔ دماغ تے جنون سوار تھی ونجے تاں کئی شے دا ہوش نیں راہندا —— میڈی گالھ من —— ناہید نال جلدی شادی کرݨ بارے سوچ تے اول ثروت نال اگر واقعی کوئی گالہہ ہے وی تاں، بالکل چھوڑ ڈے ایہو جیہیں لوک آپݨے مفاد کیتے تیڈے جیہیں لوکاں کوں چکر ڈیندن تے سلامتی ایندے وِچ ہے جو توں انہاں چکراں وِچ نہ پھسیں۔

سلیم:۔ چکر ! (قہقہہ)..... (ہیا قہقہہ) ——

ظفر:۔ یار کیا تھی گئے تیکوں۔ احمق آدمی ! ——

سلیم:۔ چکر ! (قہقہہ) میڈا بھولا بادشاہ —— چکر تاں میں اونکوں ڈیندا پیاں —— اوندے مفاد کیتے کونیاں —— بلکہ آپݨے تے ناہید دے فائدے کیتے۔! ——

ظفر:۔ کیا کیا کیا —— چکر اونکوں توں ڈیندا پئیں —— سبحان اللہ —— کڈاہیں ڈٖٹھی ہئی —— چکر دی شکل کیویں ہوندی اے۔ ——

سلیم:۔ یار مذاق نیں، واقعی ! ——

ظفر:۔ واقعی —— کیا مطلب —— توں ثروت کوں چکر ڈیسیں —— آپݨے تے بھابھی ناہید دے مفاد کیتے۔! —— میکوں تاں تیڈی کوئی گالہہ وی سمجھ نیں آندی پئی۔ ——

سلیم:۔ یار میڈے سارے حالات توں جاݨدیں —— جاݨدیں تاں ——

ظفر:۔ میڈے کنوں زیادہ کون جاݨ سگدے ! ——

سلیم:۔ ناہید دے حالات دا وی تیکوں پتہ ہے۔!

ظفر:۔ ہوں ! ——

سلیم:۔ "میں اپݨیاں ترائے پشتاں کنوں غریبی دی چکی اِچ پِیہندا پیاں۔ تے ناہید وی انہیں حالات کنوں مختلف کائینی۔ میں غالباً آپݨے خاندان دا پہلا فرد ہاں۔ جیڑھا اتنا پڑھیا ہوئے۔ لیکن ول وی بیروزگار ہے۔ اونویں غریب دا عزیب ہے۔ امی ہوریں، میڈے تے دیاں باتی کھڑن۔ جو میں ناہید نال جلدی شادی کرگھناں۔ ناہید میکوں آپݨی زندگی توں وی زیادہ عزیز ہے۔ لیکن میں آپݨے پیراں تے کھڑا تھیئے بغیر اونکوں آپݨے گھر کیویں گھن آواں۔ جتھاں آپݨے ڈکھ تے اتنی ای ٹکھ ہے۔ مِتنی جو اوندے آپݨے گھر !

ظفر:۔ اچھا مختصر گالہہ کر جو توں کرݨ کیا چاہندیں۔

سلیم:۔ میں کہیں لکی چانس دا منتظر ہم۔ جیڑھا میکوں ڈھیر ساری دولت ڈے سگے —— دولت جیندے نال —— میں آپݨے۔ اپݨی ناہید واسطے ڈھیر ساریاں خوشیاں خرید کر سگاں۔ !

ظفر:۔ وَل تفصیل ——— بس خلاصہ ڈسا —— خلاصہ ——

سلیم: تے وَل ایہہ پچانس میکوں لکھ پئی —— ثروت دی صورت وچ مِل گیا ——
مَیں پروگرام ایہہ بݨائے جو —— ثروت کوں محبت دا چکر ڈے تے اوندے
نال شادی کر گھِداں —— تے وَل اوندی جائیداد دا کجھ حصہ آپݨے نال
کرلے تے ناہید نال شادی کر گھِناں۔

ظفر:۔ نہیں یار نہیں ——— ایہہ کوئی انسانیت ہے ——— بھلا ایہہ وی کوئی
گالھ اے ——— جو ہک عورت دیاں خوشیاں گھِنّݨ دی خاطر ہئی
عورت دیاں خوشیاں کوں بجا لائی ونجے ! ———

سلیم جان میڈی —— محبت تے جنگ اِچ سب کجھ جائز ہوندے —— آپݨی ناہید
دے سوہݨے مستقبل کیتے میں جتنا کجھ وی کر سگاں —— او گھٹ ہوسی۔
تے وَل ثروت لکھاں دی مالک ہے۔ اوندے ——— اچوں کجھ ہزار
گھٹ تھی ویسن تاں کوئی ایڈا فرق کوئینا پوسی ———

ظفر:۔ وَل وی بھیڑا کجھ ——— میں تیکوں کوئینا آکھساں جو توں ایہہ غلط کم کر
عورت دی گرفت ریشمی دھاگے دی گُھمی آلی کار ہوندی ہے، آپس اِچ
گُڈمُڈ تھی ونجے تاں مشکل ای چھُٹدی اے ۔

سلیم:۔ میں تیڈے کنوں مشورہ منگݨ نئیں آیا۔ ؟

ظفر:۔ تے ہیا کیا منگݨ آئیں ۔!؟

سلیم:۔ تیڈا میسر دِن کلرآلا سوٹ ۔ جیڑھا توں نواں سوائی تے ہُن کل ثروت
کول پاتے ونجیں ۔

ظفر:۔ نئیں ۔نئیں یار ———

سلیم:۔ کوئی نئیں ۔ شئیں کوئینا چلسی ۔ اُٹھی ۔ اُٹھی ۔ اُٹھی ۔

ظفر:۔ اوں ۔ ہوں ۔ پتہ نئیں اللہ سئیں ڈُوں بندیاں دی ناپ ہکو جیہیں کیوں
رکھ ڈیندن۔

سلیم:۔ (اُچا قہقہہ) ———

چھیواں منظر

[ہوٹل ، پرکیف رومانی موسیقی ــــ ہک کارنر
ٹیبل تے ہر نے کونے اچ ــ ثروت تے سلیم بیٹھن۔ ڈوہائیں دے
ملے جُلے قہقہے۔]

سلیم :۔ ثروت ! میں تصور دی کوئیناں کر سگدا ہم جو قسمت میڈے اُتے
اچانک ایں طرح مہربان تھی ویسی۔

ثروت :۔ (کھلدے ہوئے) ہوں ــ کیا میں تیکوں اتنی چنگی لگدی آں ــ جو قسمت
دی مہربانی کوں میڈے نال تشبیہہ ڈیتی ونجے۔ ! ہوں۔ !!

سلیم :۔ اینڈے کنوں دی کجھ ودھ !

ثروت :۔ (کھلدے ہویاں) "ہوں" (اوں لمبی کر تے)

سلیم :۔ ثروت ! میں سوچینداں جو کجھ حادثے کتنے عجیب ہوندن ــ بے رنگ
زندگی اِچ ــ کائنات دے جو ٹویں رنگ کھنڈا ڈیندن ــ بے خواب

اکھیں کوں ــ ڈیکھن کیتے ــ سوہنے خواب ڈے ڈیندن ــ
اتنے جو ــ You canot Imagin

ثروت :۔ (کھلدے ہوئے) واقعی ! (کھلدی ہے) تاں تیکوں ایہہ آپنی محبت خواب
لگدی اے۔ ــ

سلیم :۔ خواب نہ لگے تاں بیا کیا لگے ــ بھلا ڈیکھ ہاں ــ کوئی ایتبن کریسی ــ حادثہ ــ
تکلف برطرف ــ دوستی تے دل ہک بیا روپ محبت دا ــ تے ایہہ سبھے مرحلے
صرف ڈوں مہینیاں اِچ ــ صرف ڈوں مہینیاں اِچ۔

ثروت :۔ جان تیکوں پتہ نیں۔ جو محبت ، وقت دی پیداوار کوئینی ــ بلکہ وقت محبت
دی پیداوار ہے۔ !

سلیم :۔ لیکن ول وی۔ ــ

ثروت :۔ اوں۔ ہوں۔ لیکن ویکن کجھ نہیں ــ ڈیکھ سلیم ــ میں اپنے آپ کوں
بھرپور عورت سمجھدی آں۔ کائنات دی تصویر دی رنگینی ــ محبت دی متلاشی ــ
ٹُرٹے تے پیار کرن آلی۔ بغیر کہیں ڈر خوف دے ــ جان ! میں نکی جہیں
ہم تے امی ــ امی نے میکوں ابو کول چھوڑ تے ہی شادی کر گھدی ،
تے میں ــ ماں دے پیار واسطے سکدی رہ گئی ــ وڈی تھئی تاں ول وی
کلھم کلھی۔ ! ــ ابا جی دولت نال میڈا کلھیپا ونڈاون دی کوشش کیتی
تے ایں کوشش اِچ او پچھلے سال دُنیا توں ای باندھ چھڑا گئے
سلیم ــ میں زندگی ریت دے ہے آلی کار گذریندی پئی ہم ــ جیندے
اُتے رُلدا کھلدا بدل دا ٹوٹا ــ آتے وس ویندے ــ تے ریت ولدی
نکی دی نکی ــ کاروبار دا بار سر تے پیا ــ تے میں آپنے آپ کوں بھل

گئی — تے ڈِل میکوں توں مل پیوں — ترسی ریت ہم تاں — توں میکوں بُدل وانگ نظر لویں — تیڈا اسہارا حاصل کرݨ کیتے ئیں لا لحاظ — سارے تکلف مُقبل گئی — !

سلیم :۔ لیکن ثروت ۔ میڈے کیتے تاں ایہہ سب کجھ ہک خواب ہے ۔ ہکی نندر اِچ ڈِٹھا وَیݨ آلا خواب !

ثروت :۔ (ہلکے تہقہے مار تے) اچھا ملی تک وی خواب لگدے — تاں جیاں دل لقبول تیڈے ہک بیا خواب ڈیکھݨ کیتے تیار تھی وَنج — !

سلیم :۔ کیا باقی کجھ گنجائش ہے ۔

ثروت :۔ ہوں — سرپرائز تاں تیکوں ہݨ میں ڈیساں ! —

سلیم :۔ (حیرت نال) سرپرائز — !!

ثروت :۔ (کھلدے ہوئے) ۔ ہوں — سلیم — "میں تیڈے نال شادی کرݨ چاہندی ہاں ۔ ! —

ستواں منظر

ظفر :۔ نئیں سچی نئیں — میکوں یقین نیں آندا ۔ ثروت تے خود تیکوں شادی دا ناں آکھے ۔ نئیں بالکل نئیں ۔

سلیم :۔ اوں ہوں — یار! توں یقین کر — اوں نیں میکوں خود آکھے آپݨی زبان نال تے میں بر ہوش وحواس اَپݨے ہناں کناں نال سُݨیم ۔

ظفر :۔ چل چل — تیکوں اوں نیں آکھیا وی ہے تاں ۔ بے وقوف بݨیندی پئی ہے — میں چنگی طرحاں سمجھداں امیر بندیاں دے چوچلیاں کوں — !

سلیم :۔ یار ظفر ! من تاں سہی — میڈے منصوبے دے مطابق — بلکہ عین مطابق — او بالکل بے بس تھی گئی ہائی !

ظفر :۔ کیویں مَن گھناں میں، تیڈے کول ہے کیا — کیا ۔ ؟ — جیندے کنوں ہک امیر ترین ماڈرن لڑکی متاثر تھی ویسے — نکھٹو تے بیروزگار ! —

سلیم :- احمق دوست ـــ اوندے سامنڑے میں روز نویں سوٹ بدلا تے ونداں موٹر سائیکل تلے ہوندی ہے، تے میں کویت اچ بزنس کرنڑ آلا۔ او بزنس مین ہوندا ہے، جیڑھا خود کوں ریلکس کرنڑ واسطے پاکستان آیا ہوئے۔

ظفر :- تاں ول ایہہ آکھ تاں ـــ اوں نیں میڈے سوٹ ـــ موٹر سائیکل، تے اوں کوڑی دھج نال شادی دا اکھے ـــ جیڑھی توں میڈے کنوں منگ تے گھن ویندا ہیں ـــ جیڑھے ملیئے اچ میڈے سامنڑے توں ہنڑ کھڑیں اگر ایں ملیئے اچ توں اوندے گھر ونجیں تاں دھکے مرا تے باہروں کڈھ ڈیوے۔

سلیم :- ظفر ـــ توں میڈا مذاق اڈیندا ہئیں ـــ

ظفر :- مذاق نئیں میں سچ آہدا پیاں ـــ توں آپنڑی حیثیت ڈیکھ تے اُچے ٹپ نہ مار۔ ایجھے چکراں اچ نہ پھس ـــ جیڑھے تیکوں جیونڑ جوگا وی نہ رکھن۔!

سلیم :- میڈی حیثیت کیا ہے۔ میں خود چنگی طرحاں سمجھداں۔

ظفر :- احمق آدمی ـــ حقیقت ڈس تاں ڈیکھ ثروت کوں تیڈی حیثیت دا فیصلہ او خود کر گھنسی ـــ نوکراں کنوں دھکے مرا تے ـــ ہونہہ۔ ـــ خوش فہم بیوقوف ـــ!

(ظفر چلیا ویندے۔ سلیم کوں ظفر دیاں گالھیں سٹرائیک کریندن)

ظفر :- "اوں نیں میڈے سوٹ، موٹر سائیکل تے اوں کوڑی دھج نال شادی داناں آکھے جیڑھی توں میڈے کنوں منگ تے گھن ویندیں۔ توں آپنڑی

حیثیت ڈیکھ تے اُچے ٹپ نہ مار۔ حقیقت ڈس تاں ڈیکھ ثروت کوں۔ تیڈی حیثیت دا فیصلہ او خود کر گھنسی۔ نوکراں توں دھکے مرا تے ـــ احمق ـــ احمق۔ (گونج اچ)

سلیم :- (سوچیندے ہوئے) ہوں ـــ (بے خیالی اچ مخاطب کریندے) ظفر ـــ تیڈے کنوں آپنڑی حیثیت منواونڑ کیتے ـــ میں منصوبے کوں ایہہ رنگ وی ڈے گھنساں ـــ میں ثروت کوں ایہہ سچ ڈسا ڈیساں جو میں ـــ میں ٹڈل تے بیروزگار ہاں۔

آٹھواں منظر

ثروت:۔ (ثروت دا طویل قہقہہ، تے قہقہے دے دوران) بس مجنوں صاحب! صرف ایں گالہوں پریشان تھی گیا ہاویں —— سلیم جان — میں تیڈی ذات نال محبت کیتی ہے۔ — ذات نال — تیڈی دولت نال کوئیناں — دولت تاں میڈے کول وی ماونڑ دی کائینی۔

سلیم:۔ (پریشان لہجے اِچ) ثروت! دِل وی سوچ گھن —— میں مذاق نہیں کریندا پیا۔ میں بالکل بکھا ترڈل ہاں — مفلس تے بے روزگار —— ہاں — جیندے مونڈھیاں تے بیوہ ماء دا بوجھ وی ہے!

ثروت:۔ (کھلدے ہوئیں) تے سلیم مذاق میں وی نئیں کریندی پئی۔ کیا تھی پیا۔ جے توں ہنڑ بکھا تے مفلس ہیں—— میڈے نال شادی دے بعد تاں —— ثروت تے دولت ڈوہیں تیڈے غلام ہوسِن۔ تے جیڑھے بندے کول دولت ہووے او بیروزگار کیتھوں ہوندے۔

سلیم:۔ (حیرت تے خوشی نال) تاں ایندا مطلب اے ہے جو......

ثروت:۔ بالکل، میں ہنڑ وی تیڈے نال شادی کرنڑ چاہندی آں۔

سلیم:۔ (بہوں خوشی نال) ثروت — ثروت — میکوں اتنی خوشی نہ ڈے جو میں برداشت نہ کر سگاں۔ ثروت میں کیتھائیں پاگل نہ تھی ونجاں۔

ثروت:۔ ٹھہرو — ٹھہرو — جناب پاگل تھیونڑ کنوں پہلے میڈی ہِک درخواست سُنڑ گھنو۔!

سلیم:۔ (خوشی اِچ) حکم جناب۔ حکم۔

ثروت:۔ نئیں حکم نہیں۔ صرف درخواست ہے۔ او ایہہ ہے جو اعلیٰ معاشرے اِچ میڈا ہِک خاص مقام ہے — سلیم — تے توں جانڑداں وی ہیں —— میں تیکوں تاں اُپی سوسائٹی اِچ متعارف کراسگدی ہاں۔ کیوں جو توں پڑھیا لکھیا ہیں۔ لیکن لیکن تیڈی امی کوں کوئیناں!

سلیم:۔ (چپ راہندے)

ثروت:۔ (لگاوٹ نال) سلیم! جے توں ناراض نہ تھیویں تاں، امی ہوریں کولوں آکھ تھی تے توں میڈے کول آونج۔ آیاں ایں کریسوں جو ہر مہینے انہاں کوں اتنی رقم بھجوا ڈیسوں جو ہر مہینے او آرام نال بہہ تے کھا سگن۔ کیوں سلیم ٹھیک ہے ناں

سلیم:۔ (سوچنڑ آلے انداز اِچ) جیویں تہاڈی مرضی!

ثروت:۔ (خوشی نال) تے سلیم ہِک گالہہ ہئی۔ میں چاہندی آں جو آپنی شادی، تے شادی دی پہلی ڈیہوار دُنیا دے ہنگامیاں کنوں دور کہیں سوہنی جا تے گزرے جیویں گلگت! ۔ کیوں۔ ٹھیک ہے ناں۔

ناواں منظر

(ایئرپورٹ دا منظر۔ جتھوں سلیم تے ثروت گلگت ویندے ہن
ظفر انہاں کوں چھوڑن آیا کھڑے)

ظفر :۔ یار سلیم ۔ ہالی وقت ہیئی ۔ من گھن ۔۔ نہ ونج ایندے نال اوں اوپری جا گلگت
میکوں تاں ایں خاتون تے اوندے ارادیاں توں ڈر لگدا پے۔

سلیم :۔ (آہستہ نال) اوڈھونٹ وری میڈے سر ۔ میں ہاں کائنی جو میکوں اغوا
کیتی ویندی ہے ۔ تے ول ایہہ میڈے منصوبے دی تکمیل دا آخری مرحلہ
ہے .... !!

ظفر :۔ (آہستہ نال ڈردے ہوئے لہجے وچ) میکوں تاں ایہہ تیڈی زندگی دا آخری
مرحلہ لگدے !

سلیم :۔ (قہقہہ)

ظفر :۔ یار کوئی گالھ ہے تاں ۔ جیڑھی او تیکوں اِتنا پرے گھندی ویندی ہے ...

ناں تاں نکاح ۔ تاں اتھاں وی تھی سگدے۔

سلیم :۔ (قہقہہ) ڈرنو !!

ظفر :۔ توبہ یار ۔ تیکوں آپنی زندگی دی کوئی سنی تاں ول کجھ خالہ جی تے ناہید
دے مستقبل دے بارے سوچ۔

سلیم :۔ انہاں دے مستقبل کیتے تاں سب کجھ کریدا پیاں ۔ تے فی الحال میڈے
آون تائیں انہاں دا خیال توں رکھیں۔

ظفر :۔ او تاں یار ٹھیک ہے ۔ لیکن ....

سلیم :۔ لیکن ویکن کجھ نہیں — او ڈیکھ — چُپ کر — ثروت اِڈے اہیں آندی
پئی اے ۔!

ثروت :۔ بھئی کیا گالھیں تھیندیاں پیاں ڈوہیں دوستاں ! ع ہولے ہولے۔

سلیم :۔ اوہ کجھ نہیں۔

ظفر :۔ خاتون ! دراصل میں سلیم کوں ایہہ آہدا پیا ہم ۔ جو .....

ثروت :۔ کیا ۔ ؟

سلیم :۔ (گھبراتے) ایہہ جو ... ایہہ جو ... اُھ ...

ظفر :۔ ایہہ جو پہاڑاں دی ڈھلوان ہیوں خطرناک ہوندی ہے ۔ چوٹی تے چڑھدیاں ویلے
بعض اوقات — بندہ تلک وی پوندے ۔ ول تلے جھکیاں کھایاں ہوندن۔

ثروت :۔ (قہقہہ) تساں فکر نہ کرو ۔ میں انہاں کوں انگل لاتے ٹُردی راہساں۔

اناؤنسمنٹ :۔ " پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کا پرواز لیٹا در کے راستے
گلگت جانے کے لیے تیار ہے ۔ خواتین و حضرات سے
التماس ہے کہ وہ .... براہِ کرم ...... اپنی نشستوں کی

طرف ہلیں۔"

(اناؤنسمنٹ ڈہرائی ویندی ہے۔ تے ایندے دوران)

ثروت:۔ اوہ.... آؤ سلیم...... اچھا.... ظفر صاحب۔

سلیم: ظفر جن میڈا... خدا حافظ

ظفر:۔ (ہوے نال) خدا ای حافظ ہے۔

ڈاہواں منظر

امی:۔ (گھبرائے ہوئے پریشان لہجے اِچ) ظفر... وے پتر ظفر!

ظفر:۔ کیا تھیئے ماسی جی۔ تے تساں۔ اتھے۔

امی:۔ (روونڑ دے انداز وِچ) کیا ڈساں پتر۔ غضب تھی گیئے!
میں آپنڑی ساری کیتی کرتی گال بیٹھی آں!!

ظفر:۔ ماسی جی! ڈسو تاں سہی۔

امی:۔ پتر! ناہید کوں کجھ تھی گیئے۔

ظفر:۔ کیا تھی گیئے ناہید کوں۔؟

امی:۔ پتہ نیں کیا ہے۔ بیہوش ہے۔ کوئی سمجھ نیں آندی.... ساڈے گھر تاں کوئی
بندہ وی کو نیں۔ جیڑھا کہیں ڈاکٹر کوں سڈ آوے!

ظفر:۔ لیکن ایہہ تھیا کیویں ہے۔؟

امی:۔ کیا ڈساں، ہیں ویلے آپنڑاں پتر دی آپنڑاں نہ بنڑے... (روندے ہوئے)

پُتر! تیکوں پتہ ہے تاں ... سلیم ... شادی کریندا پے۔

ظفر:۔ (مصنوعی حیرت نال) شادی ... سلیم ... کیندے نال۔!

امی:۔ پتہ ہمیں کوئی موئی ہے۔ میڈا گھر اُجاڑن آلی ــــ ہکو پُتر ہا ــــ اوہو وی آپناں گھر برباد کر گئے، مادی جھولی اُجاڑ گئے! .... آپنڑیں ہتھاں ... اپنے گھر کوں سِہاڑ لا گئے۔!

ظفر:۔ لیکن خالہ جی ــ ناہید۔!!

امی:۔ (روندے ہوئے) اوں شودی تے ایہو تاں قیامت گذر گئی ہے (ہچکیاں) اَج سویرے گھر آیا، تاں آکھئیس، میں شادی کرنڑ ویندا پیاں۔ میں لکھ رو کے لکھ واسطے ڈِتن۔ پر کوئی گالہہ منی ای نسیں۔ تے ول او چلا گیا۔

ظفر:۔ لیکن ناہید۔!

امی:۔ ناہید دی مانے ساڈیاں ایہہ ساریاں گالھیں سُنڑ گھدیاں تے وَل اوں نیں وَرَخ تے ناہید کوں کر ڈِتیاں۔ ظفر! میڈا پُتر! ۔میں رُل گئی ہاں ... میں رُل گئی ہاں۔

ظفر:۔ اوہ ــــ ایہہ کیا تھیا ــــ (امی روندیاں ہچکیاں) اچھا ماسی جی ــــ تُساں ناہید بھابی کول چلو۔ میں ڈاکٹر کوں سڈ کے آندا ہاں۔

یارھواں منظر

ڈاکٹر:۔ ہونہہ (سوچیندے ہوئے) ظفر صاحب! ذرا باہر آ تے میڈی گالھہ سُن گھنو۔!

ظفر:۔ یس۔ ڈاکٹر۔!

ظفر:۔ (پریشانی نال) خیریت تاں ہے ڈاکٹر!

ڈاکٹر:۔ میڈی رائے دے مطابق، مریضہ کوں سخت ذہنی صدمہ پہنچے۔ تے ایندے کنوں انہاں کوں سکتہ تھی گئے۔

ظفر:۔ سکتہ ... ڈاکٹر ... ایہہ کیفیت ختم تھی ویسی ... آئی مین

ڈاکٹر:۔ فی الحال تاں کجھ نی آکھیا ونج سگیندا۔ شاید سکتہ ختم تھی ونجے۔ لیکن ایہہ ڈر وی ہے۔ جو سکتہ ختم تھیوَنڑ توں بعد انہاں دا ذہنی توازن ہمیشہ کیتے بگڑ ونجے۔

ظفر:۔ (سخت افسوس دے لہجے اِچ اپنے آپ نال) او سلیم ... بدقسمت منزل تاں آپنے ہتھیں ونجا بیٹھیں۔

بارہواں منظر

سلیم :۔ (رومانی لہجے وچ) آپݨی منزل ہر کوئی آپݨے ہتھیں گولیندے ۔ پر کوئی کوئی
میں وانگ وی خوش قسمت ہوندن ۔ جنہاں کول انہاں دی منزل.....
متقبل دیاں خوشیاں گھن تے خود ٹُر آندی ہے ۔

ثروت ! ساڈی شادی دی ایہہ پہلی رات کیویں ہے — نہ مینڈی —
نہ سیج — گھر آیاں توں دور — ایں سوہݨی وادی وِچ ۔ نہ تساں کنوار بݨے
وے نہ میں سہرہ بدھے !

دِل وی کتنیاں خوشیاں گھن تے آئی ہے ایہہ رات ۔ میں تصور وی نہیں
کر سگدا ۔ جو اتنی جلدی..... اتنی جلدی.... تہاکوں حاصل کر گھنساں

ثروت :۔ (اجنبی انداز وِچ) خوشیاں دے تصور لیداج کرائے پے سلیم صاحب ۔
پہلے اتھاں چپ کر کے آپݨے دستخط کر ڈیوو !

سلیم :۔ (گھبراتے) ایہہ... ایہہ کیا ثروت !

ثروت :۔ (طنزیہ کھِل کھلدے ہوئیں) طلاق نامہ .... جیندے اِچ لکھیا ہوئے ۔ جو
تو میکوں آپݨی رضامندی نال طلاق ڈیندا پئیں ۔

سلیم :۔ (پھکی کھِل کھلدے ہوئیں) کبھی ایہہ مذاق نہ کرو ! شادی دی پہلی رات
وی طلاق ہوندی اے ۔ چھوڑو اینکوں ۔۔

ثروت :۔ مذاق (قہقہہ) مذاق دے ویلے گذر گئین سلیم صاحب ... چپ چاپ
ایندے اُتے دستخط کر ڈیو ۔!

سلیم :۔ (گھبراتے) لیکن کیوں ۔ !

ثروت :۔ (سرد لہجہ) دستخط کر ڈے سلیم ۔ ناں تاں میں تیڈے تے الزام لا تے ہئی طرحاں
وی طلاق گھن سگدی آں ۔ !

سلیم :۔ لیکن ثروت ! او تیڈی محبت !؟

ثروت :۔ محبت (کھلدی ہے) میڈی محبت تاں — سوئٹزرلینڈ راہندی ہے —
ناصر — میڈا کزن — جیڑھا کل واپس ملک آندا پے —

سلیم :۔ لیکن ایہہ ۔ سب ۔ سب کیا ۔ !

ثروت :۔ ہک منصوبہ ہا ۔ ناصر تے میڈا مشترکہ منصوبہ ۔ ایں خاطر جو اباجی ناصر کوں
ناپسند کریندے ہن ۔ میڈا اوندے پاسے جھکاؤ ڈیکھ تے اباجی
وصیت کیتی جو جیکر میں ناصر نال شادی کیتی تاں جائیداد توں محروم
کر ڈتی ویساں ۔

ہاں البتہ ۔ پہلی شادی توں طلاق یا پہلے شوہر دے مرن دے بعد
ناصر نال شادی کر گھنساں تاں ، جائیداد توں محروم نہ راہساں ۔ ایں خاطر
ناصر تے میں رَل کے منصوبہ بݨایا ۔ جو کہیں احمق کوں پھسلاتے ایں طریقے

تے عمل کر دوں جو نانگ وی مر ونجے تے ڈانگ وی نہ ترٹّے۔!

سلیم:- (رڑیخ تے) ثروت! توں میڈے نال دھوکہ کیتی۔ میکوں فریب ڈتی۔ توں ترں:

ثروت:- (کھلدے ہوئیں) اوں۔ ہوں۔ کوئی دھوکہ نہیں۔ کوئی فریب نہیں سمان! محبت تے جنگ اچ سب جائز ہوندے۔۔۔ بس جناب۔۔۔ شور مچاون دی بجائے آرام نال ایں طلاق نامے تے دستخط کر ڈیون۔

۱۹۷۷ء ملتان

ریشم دِی کلّھی تند

ریشم دی گلھی تند

- سلمان
- عزیز
- شبیہ

پہلا منظر

ہک دفتر دا منظر

ٹیلیفون دی گھنٹی دی آواز، ڈوجھی گھنٹی تے ریسور چوڑ دے

سلمان :- جی فرماؤ !

عزیز :- (ڈو جھے پاسوں) او بادشاہو۔ اساں کیا فرما سگدے ہیں۔ ایہہ بندۂ حقیر پُرتقصیر، یعنی عزیز صرف عرض کر سگدے۔

سلمان :- اوہ عزیز دا بچہ توں، یار توں کہیں ویلھے تاں کم کرن ڈِتا کر !

عزیز :- جناب عالی ! کم کرن دا ویلا گذر چکے۔

سلمان :- کیا مطلب۔؟

عزیز :- مطلب اے جو شام دے پنج وج گیئن تے آفس دا ٹائم مکے ہک گھنٹہ گذر

گئے۔!

سلمان :۔ اوہ پنج وَج گئین۔ یار! اِتناکم ہے جو وقت گُذر دے۔ پتہ وی نہیں لگدا۔!

عزیز :۔ یار! توں تاں ایویں ایہہ کہندا ہیں۔ جیویں میں تاں بیکار ہوواں۔ میڈے کول کوئی کم نہ ہووے۔

سلمان :۔ ایندے وچ تنگ ای کیا اے۔

عزیز (غصے نال) مانی۔ مانی۔!!

سلمان (کھِلدے ہوئیں) مانی نہیں۔ پورا ناں سلمان۔ بلکہ سلمان احمد۔!

عزیز (بدستور غصے نال) مانی! تیڈی اِطلاع کیتے عرض اے جو جیڑھی فرم دا توں کمرشل منیجر ہیں۔ تاں میں وی ہوں فرم دا چیف اکاونٹنٹ ہاں۔

سلمان۔ (کھِلدیاں ہویاں) تے چیف اکاونٹنٹ صاحب! ہُݨ ایہہ بکواس ختم۔ تے ڈساؤ ایہہ جو جناب جاہندے کیا ہن۔!

عزیز (یکدم کھل تے) یار مانی اِیں تھوڑی جیہیں تفریح۔ میڈا مطلب ہے ایویں کوبرا جھیل تک۔

سلمان ہوں۔ کوبرا جھیل تک۔ میڈے موٹر سائیکل تے۔

عزیز :۔ (ہلکی کھِل کھِلدے ہوئیاں) یار اتیکوں پتہ تاں ہے جو میڈا موٹر سائیکل ورکشاپ اِچ ہے۔

سلمان :۔ چُپ راہندے۔

عزیز :۔ یار! دِل کوئی نا منگے تاں نِرّی سِگھ گیا۔

سلمان :۔ ٹھیک ہے توں آفس اِچوں نِکل۔ میں موٹر سائیکل سٹارٹ کیتی کھڑا ہوساں۔!

عزیز :۔ او مانی یار۔ زندہ باد۔

سلمان :۔ (کھِلدے ہویاں ریسور کریڈل تے رکھ ڈیندے)

ڈُوجھا منظر

کوبرا جھیل تے شام دا منظر

موٹر سائیکل رُکدے۔ سلمان تے عزیز دا مشترکہ قہقہہ

عزیز:۔ (کھلدے ہوئیں) بس، باس، باس، یار مانی۔ ہُݨ بند وی کر انجن کوں۔ ایں اسوں پاسوں کھنڈے ہوئے حُسن دی لفٹ تہاکوں نہیں ملنی۔ ایہہ کوشش ناکام صرف فلمی ہیرو ای کر سگدن۔ تیڈے میڈے وس دا روگ کائینی۔!

سلمان:۔ عزو۔ عزو۔ بندہ بݨ ونج۔ نہ تاں میڈے توں مار کھاسیں۔

(انجن بند کریندے)

عزیز:۔ تے بیا چن میڈا! میں کوڑ مریندا پیاں۔ جتھ تیکوں ڈو ترائے چھوہریں نظر آوِن۔ تاں تیڈیاں حرکتاں ڈیکھݨ آلیاں ہوندِن۔ والاں تے ہتھ مریسیں۔ رومال نال منہ پونجھیسیں۔ بوٹ دی نوک نال زمین ٹپیسیں۔ تے اگر

بدقسمتی نال موٹر سائیکل تے بیٹھا ہووئیں تاں انجن دیاں چیکاں کڈھو لیساں کھڑا۔

سلمان:۔ عزو! توں باز کوئیناں آسیں۔

عزیز:۔ نیں یار! ایہہ ڈیکھ۔ فرینکلی۔ توں ڈسا میکوں جو آخر تیڈیاں انہاں حرکتاں دا مقصد کیا ہے۔!

سلمان: مقصد ــــ اڈے آ ــــ ایں پاسے تیکوں ڈساواں۔! ــــ

عزیز:۔ اڈے کیڈے یار ــــ ایں ویران پاسے میں نیں باہندا پہلے اڈے اڈے سنیک بار آلے پاسے۔ میں چاہ پیوݨی ہے۔

سلمان:۔ بالکل کوئیناں، ہالی میڈا موڈ اسلوں کوئینی۔ والپسی تے شاید کجھ ستی ونجے چاہ دا دور۔ پہلے اڈے۔

عزو:۔ بس یار! میں ایں خاطر تیڈے نال جھیل تے نہیں آندا۔ توں سارے پُر رونق تے سوہݨے سوہݨے (سوہݨے تے زور ڈیندے) جئیں چھوڑ کے۔ جھیل دے ادھ وِچ بݨے ہوئے ویران جزیرے تے آن بہیندی۔ جتھ نہ کوئی بندہ تے نہ بندے دی خوشبو۔ یار! توں میڈی مَن اینکوں آپݨے ناں الاٹ کرا گھن۔

سلمان:۔ (ہولے ہولے کھلدے ہوئیں۔ خیال کرتے ٹرو جناب۔ سوڑی پُل ہے متاں تِلے......

عزو:۔ ڈھہہ پوساں تاں چنگاں تھیسی۔ تیڈی جیہیں اُداس ہیرو کنوں تاں نجات ملسی۔

سلمان:۔ (کھلدے ہوئیں) یار! توں تاں خواہ مخواہ الرجک ہیں۔ ایں جاکنوں۔

ڈیکھ کتنی سوہݨی جاہے۔ وِسیمی وِسیمی روشنی۔ جھکی خاموشی تے ول اُسوں پاسوں واہندا ہویا پاݨی۔ جیندے اچ بلدیاں ہویاں روشنائیاں دا عکس پوندا پے۔ کتنا سکون ہے۔!

عزو :۔ یار! تیڈی ایہہ تعریف میکوں زہر لگدی پئی اے۔ میں سبھ کجھ سمجھداں اُتوں ہر پھیرے چاء توں پچھوں ڈیکھ کیتے میکوں اتھ گھن آندیں۔ او کیا آہدن۔

ہک پر وَوَرب ہے۔ جو کنجوس دوست توں سخی دشمن لکھ درجے بہتر ہے (یکدم لہجہ بدل تے حیرانگی آلے لہجے وِچ) بہتر ہے۔ واقعی بہتر ہے مانی یار! میں ایہہ کیا ڈیہدا پیاں۔

سلمان :۔ گالھ کیا ہے آخر۔!

عزو :۔ ناممکن ——— ایں جاتے لڑکی!

سلمان :۔ لڑکی ——— کیتھاں ———!!

عزو :۔ او سامنے ——— گلاب دے بوٹے کول ——— بجلی آلے کھمبے تلے!

سلمان :۔ ہا ——— او ——— جھیل دی ریلنگ اُتے جھکی پئی ہے ناں۔

عزو :۔ جیویں کجھ سوچیندی پئی ہووے۔ احمق کہیں جا دی ——— بھلا ایہہ وی کوئی سوچݨ دی جا ہے۔

سلمان :۔ اچھا یار! چھوڑ اونکوں ——— تے آپݨے آلے پاسے توجہ کر ——— ایہا بیٹھ ٹھیک نہیں تھوں ——— اتھائیں ای بہہ رہوں۔

[نالوں موٹر لانچ لنگھدی ہے۔]

عزو :۔ یار مانی! (زور دا کھلدیں ہوئیں) ایں لانچ اچ بیٹھے ہوئیں بندیاں کوں ڈیکھی۔ اٹھ آنیاں دی ٹکٹ نال پوری جھیل دی سیر کر تے ایویں خوش تھیندن

جیویں زندگی دیاں خوشیاں انہاں دے نال لکھیج گیاں ہوون بیدے سادے بیوقوف احمق۔ حالانکہ انہاں دی زندگی اچ خوشی ایویں اوپری اوپری ہوندی اے۔ جیویں پاݨی دی سطح تے لانچ، صرف پاݨی دی اُتلی سطح کوں چھو سگدی ہے پاݨی دی جھکائی کوں نہیں چیر سگدی۔

(سلمان کوں مخاطب تھی تے) یار توں کیہڑیاں سوچاں وِچ پے گئیں۔

سلمان :۔ یار عزیز! میں سوچیندا بیٹھاں جو جھیل اچ چلݨ آلی ایہہ لانچ تے میڈی زندگی ——— آپس اچ کتنے بلدے تھلدن۔

عزو :۔ ول۔ ول۔ ول کوئی فلسفہ۔!

سلمان :۔ نہیں یار۔ ڈیکھ توں میکوں بزدل آدھیں۔ بزدل آدھیں۔ ہا میں منینداں جو میں ڈرو ہاں۔ میں آپݨی ذات دی تنہائی کنوں خوفزدہ ہاں۔ حالانکہ میں تنہا کائینی ——— میڈے دوست ہن ——— والدین ہن۔ کوئی معاشی فکر کوئینی ——— ول وی میں ہر قدم چیندے ہوئیں ڈردا ہاں میں سمجھداں جو ایڈی وڈی کائنات وِچ میں کلھا ہاں۔ جیویں ایں جھیل اچ لانچ کلھی ہے۔ او پورا زور لا تے پاݨی تے چلدی ہے۔ تاکہ اتھاں لنگھݨ دے بعد اوندا نقش پاݨی تے قائم رہ ونجے۔ لیکن تھیندا کیا ہے

عزو :۔ پاݨی وَلدا اونویں برابر تھی ویندے۔

سلمان :۔ تے ایویں ایہہ میڈی زندگی کلھی جے تک ہے۔ محسوس تھیسی۔ لیکن ایں دنیا اچوں لنگھݨ دے بعد دنیا اونویں دی اونویں ——— میں آپݨے وجود دے مٹݨ توں خوفزدہ ہاں ——— ڈردا ہاں جو ایہہ ریشم دی کچی تند کہیں ویلے ترٹ نہ ونجے!

[فضا اِچ اچانک لڑکی دی اُچی چیخ گونجدی ہے ۔ جھکے پانی اِچ ــــــ اِنسانی جسم ڈھاوݨ دی آواز ۔]

سلمان :۔ عزو ! ایہہ چیک کیندی ہے ۔؟

عزو :۔ (جلدی نال) سلمان ! اوہ لڑکی آپݨی جا تے کوئینی .... شاید
شاید او وِچ ڈھے پئی اے ۔۔

سلمان :۔ (عجیب انداز اِچ) لڑکی جھیل اِچ ڈھے پئی اے ۔

(ایہہ آکھ تے ریلنگ آلے پاسے بھج پوندے، قدماں دی آواز)

عزو :۔ (گھبراہٹ اِچ بچھوں آوازاں مریندے ہوئیں) مانی ۔ مانی ۔ احمق نہ بݨ ،
مانی ! تیکوں چنگی طرح ترݨ دا ڈاں نہیں آندا ۔ واپس آ مانی ــــــ میں
کہیں لائف گارڈ کوں سڈ پیندا ہاں ۔ پاݨی بہوں جھکا ہے مانی !

سلمان (پرے کنوں آواز ڈیندے) عزو ! ایہہ میڈا کوٹ ۔ !
ــــــ [کوٹ سُٹکا مریندے]
(پانی اِچ چھلانگ مارݨ دی آواز)

عزو (مانی ۔ مانی ۔ کریندا رہ ویندے ۔)

ایمبولینس دی آواز

تریجھا منظر

(ہسپتال دا ہک کمرہ)

عزو (غصے اِچ) لاحول ولا قوۃ ۔ بھئی ایجھی وی کیا ہمدردی جو آدمی آپݨی جان کوں وی نہ ڈیکھے ۔ کوئی مرے یا جیوے ۔ اپݨی بلا تے توں ــــ میں کون ــــ
خواہ مخواہ ــــــ

سلمان :۔ (کھلدیں ہوئیں دبی دبی آواز وِچ) تے میکوں تھیا کیا ہے ۔؟

عزو :۔ خدانخواستہ کجھ تھی ونجے ہا تاں میں تیڈے بابے کوں کیا مُنہ ڈکھاواں ہا ۔

سلمان :۔ آہستہ بول عزو ! ڈاکٹر دے آکھݨ دے مطابق ایں محترمہ کوں ہوش بس
آوݨ آلا ای ہے ۔

عزو :۔ یار مانی ! میں پُچھداں ہوں توں ایہہ کیا بلائے گھن گھدی ۔ پتہ نہیں کون ہے ۔!

کون نہیں۔

عزّو :- پیار بھری ناراضگی نال) عزّو !

[لڑکی دی مدھم کراہ] ــــــ

سلمان :- او شاید، انہاں کوں ہوش آندا پیے۔

عزّو :- ہوں مجنوں آدمی۔ تیڈے ذہن اِچ جیڑھا عشقیہ ہمدردی دا بھوت سوار ہے ناں، ایہہ تیکوں تھاں مَر ولیسی۔ اچھا میں ویندا پیاں۔

(کمرے دا دروازہ کھلدے، تے وَل بند تھی ویندے)

ثوبیہ :- (کمزور آواز وچ) ایہہ۔ ایہہ۔ میں کتھ آں۔ !

سلمان :- تساں ہسپتال وچ ہیوے۔

ثوبیہ :- ہسپتال اِچ۔ او کیویں۔ ؟ میں تاں بالکل تندرست آں۔

سلمان :- واقعی ! تساں بالکل تندرست ہیوے۔ لیکن کیا میں جھیل اِچ ٹپ مارݨ دی وجہ پچھ سگداں۔

ثوبیہ :- اوہ ــــ ہا ــــ میں تاں جھیل اِچ ڈھے پئی ہم۔ تے او غالباً تساں ہادے میکوں بُڈݨ توں بچاوݨ آئے۔

سلمان :- محترمہ ! ــــــ

ثوبیہ :- ثوبیہ۔ !! ــــــ

سلمان :- شکریہ ــ ہا ــ محترمہ ثوبیہ صاحبہ ــ تہاکوں خودکشی کرݨ کیتے کوئی ویران جاہ کوئیناں لبھی ہائی۔ میڈا مطلب ہے جتھاں تہاڈے ارادیاں دی کامیابی اِچ میں جیہاں کوئی سلمان احمد رکاوٹ نہ بݨ سگے ہا۔

ثوبیہ :- (کھلدے ہوئیں) بائی گاڈ ــــ سلمان صاحب ! ہالی آئندہ ڈھاہ سالاں تک

میڈا خودکشی دا کوئی ارادہ کوئینی ــــ بس اینویں کھڑے کھڑے زور دا چکر آیا تے میں تلے پانی اِچ ہم۔

سلمان :- صرف ڈھاہ سال کیوں ــــ ! کیا ایندے بعد ــــــ !!

ثوبیہ :- اوہ ــــ ڈھاہ وَج گئین ــــــ تے کیا میں تہاڈے گھنٹے بیہوش رہ گئی آں۔

سلمان :- ہوں ــ ! تقریباً ــــ !!

ثوبیہ :- ویسے بائی داوے، سلمان صاحب' میں ہݨ تاں ٹھیک' میڈا مطلب ہے

سلمان :- خدا دا شکر ہے صرف معمولی جئے شاک دے سوا تہاکوں کجھ کائنی تھیا تے سویر تک شاید تہاکوں ہسپتالوں چھٹی وی مل ویسی۔

ثوبیہ :- اوہ۔ ویری گڈ۔ کیا میں بیڈ تے اُٹھی بہواں ؟

سلمان :- جیویں ایزی فیل کرو۔ ویسے ڈاکٹراں دی طرفوں ایہو جئی کوئی پابندی کوئنی

(ثوبیہ اٹھی بہندی ہے)

ثوبیہ :- سر کوں ایویں ہلکے ہلکے چکر آندے ہن

سلمان :- بے ہوشی دی وجہ کنوں کجھ دیر تاں ایہہ کنڈیشن راہسی

ثوبیہ :- ہونہہ

سلمان :- اگر محسوس نہ کرو تاں آپݨیں گھر دا پتہ ڈسا ڈیو۔ تاکہ میں تہاڈے گھر والیاں کوں ایں حادثے دی اطلاع ڈے سگاں تے ول میں دی گھر....

ثوبیہ :- اوہ۔ بخوشی۔ تساں ہݨ گھر ونج سگدے وے، لیکن میڈے گھر اطلاع کریسو۔ اتھاں کوئی کائنی۔

سلمان :- کیا مطلب !

ثوبیہ :- جیا۔ اِتھاں کجھ نوکراں دے سوا، کوئی ایہو جیا رشتے دار کوئینی جیکوں میڈے بارے اِطلاع ڈیوݨی ضروری ہووے۔

سلمان :۔ (حیرت نال) آئی ہن ـــــ ثوبیہ ـــــ تہاڈے والدین ۔

ثوبیہ :۔ (اداس) اتی ہور ئیں میکوں جاون دی کوشش اِچ ای ایں جہان توں گذر گیئے ـــــ تے اباجی ـــــ سلمان صاحب ـــــ تساں سیٹھ جمیل الرحمان ہوراں داناں تاں سُنیا ہوسی۔

سلمان :۔ سیٹھ جمیل الرحمان ـــــ اوہ مشہور صنعتکار ـــــ جنہاں دی جمیل ٹیکسٹائل مل ہے ـــــ انہاں دا غالباً ـــــ کوئی چھی مہینے تھیئن ۔ انتقال تھی چُکیے ۔ !

ثوبیہ :۔ جیا اُو ہے ـــــ مَیں اُنہاں دی کلہی دھی ہاں ـــــ لکھاں دی جائیداد دی کلہی مالک ـــــ ثوبیہ جمیل ـــــ !!

سلمان :۔ (حیرانگی نال) ثوبیہ جمیل !

ثوبیہ :۔ تساں گھر وِنجݨ چاہو، تاں وَنج سگدے وے ۔ لیکن میڈی خواہش ہے، جو تساں کجھ دیر ہئی میڈے کول بہو ۔ !

سلمان :۔ (متاثرہ لہجے وِچ) اوہو ہو ـــــ کوئی گالھ نہیں ـــــ مَیں بیٹھاں تہاڈے کول ۔

ثوبیہ :۔ شکریہ ـــــ سلمان صاحب ـــــ تساں سوہݨیں بندے پئے ہوسو ـــــ ہُمیں کیہو جیہیں چھوہر ہاں ـــــ آپݨی کوئی ایڈی جان سنجاݨ دی کوئی نئیں ـــ تے گالھ اتنی بے تکلفی نال کریندی پئی آں ۔

سلمان :۔ (ہچکے ہچکے لہجے وِچ) نئیں، ایہو جیہیں کوئی گالھہ نہیں !

ثوبیہ :۔ سلمان صاحب !

سلمان :۔ تساں میکوں صرف سلمان دی آکھ سگدے وے !

ثوبیہ :۔ تھینکس سلمان ۔ دراصل میں عدم اعتماد دی شکار آں ۔ تنہائی دے ڈر نے میکوں کم ہمت تے بزدل بنا ڈتے ۔ حالانکہ حقیقت اِچ میں کم ہمت کوئینی ـــــ ہڈاں اباجی دی دِیتھ تھئی ۔ میں آکسفورڈ کالج وِچ پڑھدی ہم ـــــ ساری جائیداد میڈے ناں ہووݨ دے باوجود اباجی دے ہک متراۓ بھرا نے اوندے تے قبضہ کر گھدا ہا ۔ میں وڈی بہادری نال ساری جائیداد واپس گھدی ہے ـــــ تے وڈی کامیابی نال بزنس چلیندی پئی آں ۔ لیکن وَل وی میں خود کوں بزدل سمجھدی آں ۔ میکوں آپݨے غیر محفوظ ہووݨ دا احساس تھیندے

سلمان :۔ (مذاق وِچ) کہیں ماہر نفسیات کوں ڈکھاؤ ۔

ثوبیہ :۔ نئیں سلمان ـــــ آہدن ـــــ جو ۔

"محبت ـــــ اعتماد سکھیندی ہے ۔"

"محبت ـــــ تحفظ دا احساس ڈیویندی ہے ۔"

میڈے عدم تحفظ دی سوچ دی وَجہ شاید ایہہ ہووے ۔ جو جمدے لا میکوں ماء دا پیار نہیں ملیا ۔ اباجی کوں بزنس کنوں فرصت کوئیناں ہوندی ہئی ۔ تے میں گورنس دے مصنوعی پیار دے سہارے وڈی تھئی تاں اباجی نے پڑھݨ کیتے آکسفورڈ بھیج ڈتا ـــــ اتھاں اوہو ـــــ خود غرضی تے کلہیپا ۔

سلمان :۔ تہاڈے اباجی، تہاڈے کول کوئیناں آندے ہن ۔

ثوبیہ :۔ آندے ہن ـــــ کہیں بزنس ٹور تے آون ہا تاں میڈے کولوں تھیندے آندے ہن ۔ بس تھوڑی دیر کیتے ـــــ انہاں دی ڈیتھ دے

بعد، چاچی نے جائیداد دی جنگ تے میڈا اوہندا ساھندا اعتماد وی کھس گھدا۔ میکوں ایویں لگدے جیویں اے سارے لوک ـــ آسوں پاسوں کھڑے ہوئے ـــ میڈی کلھی جان دے دشمن ہن۔

سلمان! میں اتنی بہادر ہاں جو روندی وی کائینی ـــ کہیں ویلے اینویں دل کرینیدے تاں ہنجوں اکھیں کنوں باہر نہیں آندے ـــ دل وی پتہ نہیں، میں خود کوں بہوں کم ہمت سمجھدی آں

سلمان:- ڈیری ساری -!

ثوبیہ:- (مصنوعی خوشگوار موڈ اچ) سلمان! ایہہ ساری تمہید میں تہاکوں ایہہ ڈساون کیتے بدھی اے۔ جو میں تہاڈے نال اتنی بے تکلف کیوں تھی گئی آں۔!

سلمان:- او ـــ ہو ـــ بھئی کمال ہے -!

ثوبیہ:- شاید ایں خاطر جو ـــ تساں ایں دنیا اچ پہلے انسان ہیوے - جیندے تے میکوں کجھ اعتماد تھئیے!

سلمان:- کجھ اعتماد ـــ دل دی شکر ہے ـــ!

ثوبیہ:- شاید ایں خاطر جو تساں میڈی جان بچائی ہے؛

سلمان:- اوہو ـــ بھئی! ایہہ تاں میڈا فرض ـــ

ثوبیہ:- ہا ـــ جیڑھے ویلے تساں بنچ تے بیٹھے ہوے ـــ تہاڈے نال ہک بڈے صاحب دی ہن!

سلمان:- ہا ـــ او ـــ عزتو ـــ وڈا شیطان ہے ـــ سویرے ـــ تہاکوں اوندے نال ڈٹھیاں ـــ بچاؤل میں ـــ میڈا خیال ہے

ثوبیہ:- ہا ـــ تساں وہخو ـــ تے کیا ـــ میں ـــ میں ایہہ توقع کراں ـــ جو تساں میکوں ڈسدے رہو۔

سلمان:- (حیرت نال) ـــ میں ـــ

ثوبیہ:- ہوں ـــ ہک چنگے دوست آلی کار۔

چوتھا منظر

[موٹر سائیکل سٹارٹ تھیوݨ؛ کار دے ہارن تے کار دے نال
آتے رُکݨ دا تاثر۔]

ثوبیہ:۔ (کار دے وچّوں کار دا ہارن وَجا تے) ہیلو مانی کِتھے !

سلمان:۔ (موٹر سائیکل دا اِنجن بند کریندے ہوئیں) اوثوبی تساں —— آدسیں —
اَج اتھاہیں گھر اِجّ بہہ تے گپّاں لاوݨ یا کِتھائیں وَنجݨ دا موڈ ہے !

ثوبیہ:۔ (کار اِچوں) موڈ تاں کِتھاہیں وَنجݨ دا ہے۔ لیکن تُساں کِتھے !

سلمان:۔ تہاڈے کول آندا پیا ہم۔

ثوبیہ:۔ "سچ !"

سلمان:۔ "بالکل سچ۔"

ثوبیہ:۔ دکھلدی ہے،

سلمان:۔ وَل ڈِسّاؤ بھئی ! کِتھوں دا موڈ ہے۔!

ثوبیہ:۔ جِتھاں تساں چلو۔!

سلمان:۔ (سوچ تے) اَج کوبرا جھیل نہ چلّوں۔ جِتھوں آپݨی دوستی دا آغاز
تھیا ہا۔ اونویں وی چار مہینیاں توں کجھ وَدھ تھی گئین۔ اُتھاں
گئیں ہویاں۔!

ثوبیہ:۔ آل رائٹ (کار دا دروازہ کھول تے) تے وَل آؤ، آپاں کار
تے ای چلوں۔!

سلمان:۔ کوئیناں۔ روز کار تے باہندے ہیں۔ اَج تہاکوں میڈے نال
موٹر سائیکل تے باہوݨاں پوسی!

ثوبیہ:۔ مانی! میں ساڑھی پاتی ہوئی ہے۔

سلمان:۔ وَل کیا تھی پیا۔!

ثوبیہ:۔ اچھا بابا! جیویں تہاڈی مرضی!

سلمان:۔ (کار دا دروازہ بند کرتے لاہندی ہے۔ تے موٹر سائیکل
تے بہہ راہندی ہے۔)

سلمان:۔ بہہ گیو ے۔!

ثوبیہ:۔ ہونہہ۔ !!

—— [سلمان موٹر سائیکل سٹارٹ کرتے چلیندے] ——

سلمان:۔ (موٹر سائیکل چلیندے ہوئیں) ڈھہہ تاں نہ پوسو!

ثوبی:۔ او —— ڈونٹ وری —— ہا —— اگر تساں سٹ ڈِلیتاں —— وَل

ہٹی گالھ ہے!

— [ڈو ہیں کھلدن] —

ثوبی :- مانی ! —

سلمان :- ہوں ! —

ثوبی :- ہک گالھ ڈسو —

سلمان :- پچھو — !

ثوبی :- "تساں کڈاہیں کہیں لڑکی نال محبت کیتی ہے !

سلمان :- (بولیندا کوئینی، صرف اوندی سوچ گورکھ اِچ ڈِکھاوٹی ہے) —

— "ہا، ثوبی ! میکوں صرف تہاڈے نال محبت ہے — اتنی محبت — جو چندر ریکورر دی محبت کنوں وی وَدھ تے سمندر تے ساحل دی محبت کنوں وَدھ تے — اوہ — لیکن میں تہاکوں ڈسیا کوئینی۔ متاں تہاکوں میڈے نال محبت نہ ہووے۔ میں ایہہ صدمہ برداشت نہیں کر سگدا۔ جو تہاکوں میڈے نال محبت کوئینی۔ جے تک تساں خود اقرار نہ کرو۔ !"

ثوبی :- مانی ! تساں چُپ کیوں کر گیو ے !

سلمان :- اوں "(چونکدے ہوئے) —

ثوبی :- میں تہاڈے کنوں کجھ پچھیا ہا۔ !

سلمان :- (جیویں کھیل کھلدے ہوئیں) او ہو، ہو — ہالی تائیں تاں اتفاق نہیں تھیا —

ثوبی :- "بالکل اِی — !"

سلمان :- اوں ہوں ! (سوچ گورکھ اِچ) "میں وی ہا پچھاں، ثوبی کنوں جو اونکوں دی میڈے نال محبت ہے۔ شاید ایں طرح — اظہارِ محبت دا او مشکل

مرحلہ عبور تھی وَنجے۔ جیڑھا میں انہاں چار مہینیاں اِچ، کوشش دے باوجود نہیں پھلانگ سگیا۔ خدا کرے ثوبی "ہا" کر ڈیوے، میں پچھاں۔ اوہ جڑیں پُچھیداں۔ بے شک "ہا" تھیوے یا "ناں"۔ ایں سسپنس دی کیفیت کنوں تاں نجات مل ویسی۔ جیندے اُدھ اِچ میں لٹکیا ہویاں — چار مہینیاں توں۔ !"

سلمان :- (بولیندے ہوئیں) ثوبی !

ثوبی :- "ہوں !" —

سلمان :- "کیا میں وی تہاڈے کنوں اوہو سوال کراں۔ !"

ثوبی :- "کیہڑا — ؟" —

سلمان :- "جیڑھا تُساں ہُنڑیں میں کنوں پُچھیا ہا وے۔ !"

ثوبی :- (سوچیندے ہوئیں گورکھ اِچ) "او مانی ! توں ایہہ کیا پُچھ گھدی۔ جتنی محبت میکوں تیڈے نال ہے۔ اتنی شاید دل کوں دھڑکن نال وی کوئینا ہوسی۔ روح کوں جسم نال وی کوئینا ہوسی۔ لیکن مانی ! میں — تیڈے نال اظہارِ محبت کیویں کراں۔ جتنی ماڈرن بناں۔ وَل وی ہک لڑکی ہاں۔ تاں پھڑ وے بجھ دی دھرتی وی۔ لیکن توں وی بزدل ہیں تاں۔ چار مہینے تھی گئین۔ ہک دفعہ وی ایں موضوع تے گالھ نئیں کیتی۔ حالانکہ میں تیکوں اپنی زندگی دا ساتھی بناونڑ چاہندی آں۔ اَج ایں خاطر میں پہلے آپ گالھ شروع کیتی۔ لیکن شاید — مانی — تیکوں میڈے نال محبت کائینی۔ ایں خاطر تاں انکار کر ڈِتی۔ میں ہُنڑ پہلے تیکوں کیویں ڈساواں جو میکوں تیڈے نال بے انتہا محبت ہے !"

سلمان :- ثوبی ! تُساں میکوں جواب نی ڈِتا۔

ثوبی :- (چونک تے) اوہ مائی !—— میں کیا ڈساں — مَیں تاں چاہون دے باوجود وی اَج تائیں کہیں نال محبت نہیں کر سگی۔

سلمان :- کیا مطلب ! ——

ثوبی :- (گالھ گول مول کریندے ہوئیں) اوہ کجھ کائینی۔ میڈا مطلب اے جو سوچیا ای کائینی۔ یا دل ہمت ای نہیں پئی۔

سلمان :- (گالھ بدلاتے) جھیل آ گئی اے۔"

ثوبی :- "بہوں جلدی آ گیو سے۔ پتہ وی نہیں لگیا۔ گالھیں گالھیں وچ !

سلمان :- ہا۔ بعض اوقات پتہ وی نہیں لگدا تے آدمی منزل تے پُج ویندے۔

—— (موٹر سائیکل رُوکیندے) ——

عزیز :- ہیلو۔ مئی ڈیئر۔ رومیو جولیٹ !

ثوبیہ :- اوہ (چونک تے مسکراندے ہوئیں) عزیز صاحب۔ تساں اِتھاں۔

سلمان :- عذو۔ عذو۔ یار ! شیطان آلی کار۔ توں اتھاں وی موجود ہیں۔ اللہ دی پناہ۔ !!

عزیز :- واہ یار ! عجیب گالھ اے۔ تساں جو میکوں نال نال گِھن آؤ۔ تاں مَیں کھاوی تفریح نہ کراں۔ !

(سب دا رلیا ملیا قہقہہ)

——

پنجواں منظر

سلمان دا اپݨاں کمرہ

عزیز :- (خوشگوار لہجے وچ) ہے آئی کم سر۔

سلمان - آؤ عزیز ! آ یار لنگھ آ۔ اَج دفتر نئیں گیا۔ !

عزیز :- ساڈا یار۔ مانی۔ دفتر نہ وَنجے۔ تاں ساڈا وی دِل نہیں لگدا۔ اُو نویں خیریت ہئی۔

سلمان :- بس یار۔ اینویں نزلہ تھی گئے۔ کوئی ایڈی وڈی وجہ کوئینی دفتر نہ وَنجن دی۔ ! ——

عزیز :- (کھلدے ہوئیں) مجنوں صاحب ! اوں فلاسفر ثوبیہ بی بی دا عشق تیکوں پکا بیمار بنا ڈیسی !

سلمان :- نئیں یار ! ایہو جہیں کوئی گالھ نہیں۔ !

عزیز :- بس کر یار۔ میکوں نہ رہا۔ میڈا اچن۔ میں سب کجھ جاݨداں۔ تے توں شادی کیوں

نی کرگھندا ثوبیہ نال۔!

سلمان:۔ عزو! تو حد کریندا ہیں!

عزیز:۔ عجیب گالھ ہے۔ کیا تیکوں ثوبیہ نال محبت کو ئینی!

سلمان:۔ (سوچیندے ہوئیں آواز دی گونج) ہیں ہُݨ ایں عزو دے بچے کوں کیا ݙساواں ہو میکوں ثوبی نال کتنی محبت ہے۔ میں اینکوں اے ݙسایا ہوواں ہو ثوبی تاں میݙے نال محبت کریندی کو ئینی۔

عزیز:۔ صاحب جی! کیتھ پہنچے ہوئے وے۔ یُں کُجھ بجھیا ہا تہاݙے کنوں۔

سلمان:۔ اچھا نک تساں تیݙا وہم غلط ہے عزو! کوئی ایڈی سیریس گالھ کو ئینی بس صرف دوستی ہے۔

عزیز:۔ وَل وی توں شادی نی کریندا ثوبیہ نال۔

سلمان:۔ عزو! ——

عزیز:۔ ہوں!——

سلمان:۔ ہر آدمی دا شادی واسطے اپݨاں نظریہ ہوندے۔ زندگی ہک دفعہ ملدی ہے تے شادی دی تقریباً ہک دفعہ۔ میں چاہنداں جو میں لو میرج کراں جیکوں میں چاہندا ہوواں اور دی میکوں چاہندی ہووے، تاں زندگی۔

عزیز:۔ زندگی تاں یار گذرای ویندی ہے۔ بھانویں لو میرج ہووے۔ یا اینویں عام شادی۔!
تے کیا تیݙے ماپیو تیکوں اجازت ݙے ݙیسن، لو میرج دی۔؟!

سلمان:۔ یار! انہاں نے تاں میکوں پہلے ای آکھیا ہوئے جو زندگی توں گذارنی ہے، اساں نئیں۔

عزیز:۔ وݙے عجیب والدین ہن۔ جیکر میں اینویں والدین کوں آکھاں تاں فوراً میکوں گھروں کڈھ ݙیسن۔ پہلے تاں شادی قسمت اچ ای کائینی۔ اگر تکا لڳ گیا تاں چپ کر تے عدالت چلے ویسوں۔ تے ݙوں ٻول پڑھوا تے اَنج۔
ویسے بائی داوے۔! مانی! توں کݙاہیں محسوس کیتی جو ثوبی تیݙے نال محبت کریندی ہے یا.......

سلمان:۔ کیتھ یار۔ اینویں ہک دفعہ میں پچھ بیٹھا ہم۔ صاف انکار کر ݙتس۔ حالی تک تاں ایں بارے سوچیا دی کائینی۔!
عذو جان! او لکھدا پتی لڑکی ہے۔ وَل کلھم کلھی —— اپݨے کیتے کرتے دی ذمے دار —— اینویں فلرٹ وی کریندیاں ہوندن۔ اَج دیاں ایہہ لڑکیاں۔! ——

عزیز:۔ خیر: فلرٹ تاں میکوں نیں لگدی او —— ویسے مانی! کیا توں او ندے نال شادی کرݨ چاہندا ہیں۔؟

سلمان:۔ کیندے نال۔؟

عزیز:۔ ثوبی۔ ہیا کون۔!!

سلمان:۔ (سوچ گونج) کیڑھا بدبخت نی چاہندا ثوبی نال شادی۔! لیکن میں ایں عزو دے بچے کوں تاں نیں ݙسیندا۔ اینویں مذاق بݨا گھنسی۔" ——

عزیز:۔ کیا سوچاں نِپے گئیں۔!

سلمان:۔ ہوں۔ کوئی مذائقہ کائینی۔ اگر سچی وچے تاں۔ لیکن ہک شرط تے۔

عزیز:۔ "او کیا ——؟!"

سلمان:۔ او ایہہ جو اگر ثوبی چاہندی ہووے تاں۔ مطلب ہے میݙے نال محبت

کریندی ہووے۔ اتنی شدید، جو کم از کم ہڈ ھیپے تک ضرور رہا ہووے۔
اگر اونکوں میڈے نال محبت کوئینی۔ تاں ایہہ شادی ہر گز کوئیناں تھی
ہگسی۔ لڑکیاں ڈھیر۔!

عزیز:۔ مانی! ایہہ تیڈا اٹھی فیصلہ ہے۔؟!

سلمان:۔ "بالکل —— عزیز — پکا —— سلمان —— پکا ——"

عزیز:۔ تہوں تاں مسئلہ اے ہے جو توبی کنوں پچھیا ونجے۔ جو اونکوں تیڈے
نال محبت ہے یا کوئیناں۔

سلمان:۔ لیکن کون پچھسی۔؟

عزیز:۔ بندۂ ناچیز یعنی عزیز۔

سلمان:۔ لیکن۔! ——

عزیز:۔ لیکن ویکن کجھ نہیں۔ میں چاہنداں جو تیڈا مسئلہ وی حل تھی ونجے!
میں توبی کول ویندا پیاں —— ہن تاں —— یاراں ذیحے انشاء اللہ
تیڈے کول بیٹھا ہوساں۔

چھیواں منظر

عزیز:۔ "ہوں، چا تاں ٹک گئی تے ....

توبی:۔ رکھلدے ہوئیں، تے بیا کیا۔!

عزیز:۔ رکھلدے ہوئیں) بیا کجھ ایڈا زیادہ تاں کائینی۔ لیکن میں تہاڈے
کنوں کجھ پچھن چاہنداں۔

توبی:۔ "خیریت —— ! کیا پچھنئیں۔ !!"

عزیز:۔ "کجھ ذاتی مسئلہ ہے۔ تساں محسوس تاں کائیناں کریسو۔؟"

توبی:۔ "نی، کوئی گالہہ نی، تساں مانی دے دوست ہیوے تاں میڈے وی
دوست ہو!

عزیز:۔ میں پچھناں اے ہا جو کیا تہاکوں سلمان نال محبت اے!

توبی:۔ (سوچیندے ہوئیں گوڑنج اچ) کیا میں ڈساڈیواں۔ جو میکوں واقعی
سلمان نال محبت ہے۔ لیکن ایہہ میڈی یکطرفہ محبت کہیں کم دی ——!

ڈن دے ٹریفک آلی کار —— مانی تاں صاف آکھ چکے —— اونکوں تاں میڈی محبت توں انکار ہے —— دل میں عزیز دے اگوں مانی دی محبت دا اقرار کر تے مذاق تاں نیں اڈواوݨاں —— میکوں فی الحال انکار کر ڈیوݨاں چاہیدا ہے —— "

عزیز :- ثوبیہ صاحبہ! کیا سوچݨ پئے گئے وے!

ثوبیہ :- نہیں، ایہو جیہیں کوئی گالھ نی!

عزیز :- اوں وی، دل دی!

ثوبی :- بس تساں صرف دوستی ای آکھ سگدے وے۔

عزیز :- واقعی۔ ! ——

ثوبی :- اینویں ای سمجھ گھنو۔

آخری منظر

سلمان :- (سوچ گو بج) اوہ بک وَج گئے عزو دے نچے کوں گئے ہوئے شریف آدمی ہالی تک واپس نہیں آیا۔ حالانکہ یار ہاں وَجے داناں آکھ تے گیا ہا۔ کیا کِتھائیں کِتھائیں انکار تاں نیں کر ڈِتا ثوبیہ نے وڈی جلد بازی کیتی ہے —— عذو نے —— احمق آدمی نے ایہہ نہ سوچیا ہووے جو ئیں ثوبیہ دے انکار دا صدمہ کیویں برداشت کر سگساں۔

لیکن کوئیناں —— ثوبی انکار کوئیناں کر یسی —— اونکوں دِی میڈے نال بے انتہا محبت ہے۔ صرف اقرار کریندے ہوئیں ڈردی ہے۔ شرماندی ہے ئیں کنوں —— ایں خاطر تاں ہوں ڈیہاڑے اِنکار کر ڈِتا ہس —— پگلی ڈردی ہے اظہارِ محبت کنوں —— او وڈی ... ہے —— میڈی کار —— اونویں ساڈی جوڑی خوب جچسی۔

[ٹیلی فون دی گھنٹی وَجدی ہے۔]

ـــ سلمان ریسیور چیندے ـــ

سلمان:۔ ہیلو۔!

عزیز:۔ ہیلو مانی! میں عزیز بولیندا پیاں۔

سلمان:۔ــ اوہ ــ شیطان آدمی ـــ توں وڈا پریشان کیتی میکوں ـــ ٹائم ڈیڈھی ہِک وج گئے ـــ یاراں وَجے داناں آکھ تے گیا ہانویں۔! ـــ

عزیز:۔ بس یار ـــ توں ٹھیک آہدا ہانویں۔! ـــ

سلمان:۔ "ٹھیک ـــ اوکیا ـــ"

عزیز:۔ ثوبیہ نے تیڈی محبت توں انکار کر ڈتے۔

سلمان:۔ (بوکھلائے ہوئے غمگین لہجے وچ) انکار کر ڈتے ـــ او۔ ـ کوئی گالھ نی ـ میں آہدا نہ ہم ـ کوئی گالھ نی ـــ تے ـــ ایہہ توں کیتھاں ہیں ـــ میڈے کول کیوں نہیں آیا۔؟! ـــ

عزیز:۔ میں یار اِتھاں کورٹ اِچ ہاں۔!

سلمان: کورٹ اِچ۔؟

عزیز:۔" ہا یار تیکوں۔ آکھیا ناں ہا ـــ میڈے ماپیو، تیڈے ماپیو آلی کارکائینی ـــ او میڈی پسند دی شادی تے کڈاہیں وی راضی نہ تھیون ہا۔ ایں خاطر مجبوراً سول میرج کرنی پئی گئی اے۔"

سلمان:۔ (گھبرائے ہوئے لہجے وِچ) سول میرج ـــ اتنی جلدی ـــ لیکن ـــ لیکن کیندے نال۔؟!

عزیز:۔ ثوبیہ جمیل نال ـ جیڑھی ہُݨ ثوبیہ عزیز بݨ گئی اے ـــ

[سلمان دے ہتھوں ریسیور ڈھہ پوندے۔ پر ہوں ہیرنگ پیس اِچوں عزیز دی آواز آندی راہندی ہے۔]

عزیز:۔ ـــ مانی ـــ مانی ـــ یار مانی ـــ!

ـــ ہیلو ـــ ہیلو ـــ مانی ـــ مانی ـــ!!

۱۹۷۸ء ملتان

Scanned with CamScanner

بھُرِدی گندھ

بُھردی کندھ

بر

- پروفیسر رحمٰن
- شمسہ
- ثمرین
- رحمٰن (پروفیسر دا بچپن)
- مس شاذیہ
- اخباری نمائندہ

پہلا منظر

[فلش دروازہ کھُلدے، بجلی دا سوئچ آن تھیندے۔ پروفیسر رحمٰن تھکے ہارے قدماں نال کمرے وچ آندے۔ گلے وچوں ٹائی لہاتے بسترے تے سٹیندے، تے آرام کرسی تے بہہ رہندے۔ سر کوُں کرسی دی ٹیکی نال ٹکا گھندے۔ مُنہ وچوں اُفوہ اکھیندے شدید تھکیڑے دا اظہار]

شمسہ:۔ [دھیمی اتے سُست چاپ نال کمرے وِچ داخل تھیندی ہے]
"توں آ گئیں رحمٰن۔!"

پروفیسر:۔ (اکھیں کھول تے) اوہ! بی بی۔ تساں ہالی تائیں جاگدے پیوے!

شمسہ:۔ میں تاں جاگدی ای رہندی ہاں پر۔۔۔۔۔۔

پروفیسر:۔ شاید اَج وَل تہاکوں ساہ دی تکلیف تھئی کھڑی ہے؟

شمسہ:۔ ساہ تاں حیاتی نال ہے۔ حیاتی ہے تاں ساہ دی آسی۔ بھانویں سوکھا آوے یا اوکھا۔

پروفیسر:- (سوچیندے ہوئیں) ہونہہ (تھوڑا وقفہ) ٹیبلٹ کھادی ہے؟

شمسہ:- (لمبا ساہ گھِن کے) ہوں، ہُݨ تاں آرام ہے۔ بالکل ٹھیک ہاں ہُݨ تاں!

پروفیسر:- دل دی!

شمسہ:- پریشانی دی کوئی گالھ نہیں..... تے توں رحمٰن اَج کجھ دیر نال نہیں آیا؟

رحمٰن:- (بے خیالی اِچ) ہوں (دل گالھ سمجھ تے) ہا۔ روز بارہاں سوا بارہاں آوینداں تے ہُݨ میڈے خیال اِچ پوݨے ہِک ہے۔ سوا گھنٹہ غالباً دیر نال۔

شمسہ:- یونیورسٹی اِچ کم ہا کوئی یا.......

پروفیسر:- نئیں۔ اوہ قاسمی صاحب مل گئے ہَن۔ گھر گھِن گئے ہَن تے دل اداہا شطرنج۔ ہِکو بازی ہُݨ تائیں جلدی رہی ہے۔ سوں دی تھک تے بغیر ہار جیت دے ختم کرݨی پئی ہے۔

شمسہ:- ہونہہ۔ بے مقصد کھیڈ۔

پروفیسر:- (چُپ راہندے)

شمسہ:- رحمٰن۔

پروفیسر:- "جی"

شمسہ:- میڈی عمر کیا ہوسی بھلا؟

پروفیسر:- میں اُٹھتالی سالاں دا ہاں تے بی بی تساں میڈے کنوں چھی سال وڈے ہو۔ ایہو چوونجاہ سال دے

شمسہ:- ۵۴ سال۔ تاں میں عمر دی اوں حد تے آ پُجی ہاں جِتھاں انساناں

دی اوسط تعداد مر ویندی ہے۔

پروفیسر:- (بوریت دے لہجے اِچ) اُفوہ

شمسہ:- تے رحمٰن چھی سال بعد توں وی۔ توں دی ایک دم جذباتی، لیکن رحمٰن توں شادی کیوں نہیں کریندا۔

پروفیسر:- (جذباتی انداز اِچ الفاظ چباتے) بی بی

شمسہ:- (منت کرݨ دے انداز اِچ) رحمٰن! میں تیڈی بھیݨ ای نہیں۔ میں تیکوں ماواں آلی کار چاہندی آں..... رحمٰن توں شادی کر گھِن۔ ڈیکھ تیڈی منت کریندیں میں بُڈھی تھی گئی ہاں۔ پر توں...

پروفیسر:- (طنزیہ کھِل) پر میں کیڑھا ویہاں سالاں دا نوجوان ہاں۔ میں وی تاں بُڈھا ہاں۔ مُنہ تے جھروڑیاں۔ سر دے وال چِٹے، ہِک بُڈھا پروفیسر،

شمسہ:- رحمٰن! ایہہ سب تیڈا ذہنی الجھاؤ ہے۔ مرد کڈاہیں بُڈھا نہیں تھیندا۔ تے ول ہِک دولت مند صاحب حیثیت کنوارا مرد۔ اوندی عمر کون ڈیہدے۔

پروفیسر:- بی بی! تساں کیہو جیہاں گالھیں کریندے وے ــــ میں سب سمجھداں ــــ میں سمجھداں جو عمر دا فرق کیا ہوندے۔ ــــ اٹھتالی سال دا بُڈھا شادی رچاوے ــــ جوان لڑکی نال ــــ میں تماشا نہیں بݨݨ چاہندا

شمسہ:- رحمان تیڈی شادی ایں خاندان دی بقا کیتے ضروری ہے ــــ ایہہ تیڈی جائیداد ــــ بنگلے ــــ کاراں ــــ نوکر چاکر ــــ اپنا وارث چاہندن رحمان۔

پروفیسر:- ضروری تاں ایہہ وی نہیں جو میڈی شادی دے بعد وی ایہہ خاندان باقی

رہ ونجے۔

شمسہ :۔ لیکن رحمٰن ۔ ایں گھر کوں سہارے دی لوڑھ ہے ۔ ہک نوجوان عورت دے سہارے دی

پروفیسر :۔ (نفرت نال) میکوں نفرت ہے عورت کنوں

شمسہ :۔ تاں ایندا مطلب اے جو توں میڈے کنوں دی نفرت کریندیں ۔

پروفیسر :۔ اوہ بی بی ۔ تساں سمجھدے کیوں نہیں .... تساں سمجھدے کیوں نہیں ۔ جو میکوں کیڑھی عورت کنوں کیہو جئیں نفرت ہے ۔

شمسہ :۔ رحمٰن ! توں یونیورسٹی اِچ سینئر پروفیسر ہیں ۔ بلکہ ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ آپنے شاگرداں کوں توں کہیں نہ کہیں ویلے انساناں نال محبت دا سبق ضرور ڈیندا ہوسی آ

پروفیسر :۔ ہا ڈیندا ہم ۔ لیکن انہاں انساناں اِچ عورت شامل کوئنی ہئی ۔

شمسہ :۔ لوکاں دیاں نظراں اِچ لکھ سیانڑاں سہی ۔ پر میڈے کیتے ، رحمٰن ! تیں جیہا ودھ کوئی بے وقوف نہیں نظردا ـــــ ذرا ہک لحظے کیتے آپنی ایں خود ساختہ نفرت دا علیحدہ تھا تے ویں ڈیوتاں ڈیکھ ۔ میڈی گالھ تاں سُنڑ ۔

پروفیسر :۔ بی بی ۔ میڈی نفرت جیں قسم دی سہی ۔ پر تہاڈا آکھیا ٹھیک ہے ۔ ہیں تہاڈی گالھ سُنڑ دا بیٹھاں ۔

شمسہ :۔ رحمٰن ! بیوی دے بغیر مرد دی زندگی بے مقصد تے بے کار ہوندی ہے ٹکی سری ٹینگل وانگوں .... پھکی تے فضول (یکدم بدل تے) رحمٰن ! کوئی لڑکی ہے تیڈی نظر اِچ ۔

پروفیسر :۔ (حیرت نال) بی بی ۔ لڑکی تے میڈی نظر وِچ

شمسہ :۔ (لگاوٹ نال) ہا ۔ یونیورسٹی دی کوئی لڑکی ۔ تیکوں چنگی لگدی ہووے

یا تیکوں چنگاں سمجھدی ہووے ۔

پروفیسر :۔ بی بی ! خدا دے واسطے میڈے نال ادھی رات دے ویلے ایہہ ہولناک مذاق بند کرو ۔ ڈیکھو بھلا یونیورسٹی دی کہیں لڑکی دا دماغ خراب تھی گئے نوجواناں دی جا تے میکوں چنگاں سمجھے .... ہیں بُڈھے کھوسٹ کوں (یکدم رحمٰن کوں ثمرین دی گالھ یاد آندی ہے ۔ "خیال دا تاثر) .

ثمرین :۔ (شرمیلا قہقہہ) سَر ! اونویں تساں پُرکشش بہوں ہیوے ..... سچ ... بیوٹی فل اینڈ چارمنگ ، اللہ دی قسم ، تساں بہوں سوہنڑے ہیوے ۔

پروفیسر :۔ (چونک تے جھرکی بھریندے تے خیال وچوں واپس آتے) ہیں اتنا سوہنڑاں کتھوں کہ کوئی لڑکی ..... بس ...... تساں چھوڑو .... ایں ......

شمسہ :۔ رحمان توں نہیں سمجھدا جو میکوں کتنی فکر ہے تیڈی .... ایہہ گھر ہَسدا وَسدا ڈیکھنڑ دی ..... ہیں ہک سدّوی کھادی کندھ .... کہیں ویلے ڈھیہہ پوواں ۔ ہیں چاہندی آں جو مَردیں ویلے میکوں ایہہ فکر تاں نہ ہووے جو میڈے بعد میڈے بھرا دا خیال کون ......

پروفیسر :۔ بی بی ! ہیں اپنڑاں خیال خود کرنڑ دے قابل ہاں ..... تساں فکرمند نہ تھیوو تاں ٹھیک ہے ۔ تے وَل مَرنڑ کوئی ......

شمسہ :۔ (لگاوٹ نال) رحمٰن ـــ توں ذرا سوچ تاں سہی ـــ تھوڑا جیہاں ـــ تیڈے ذہن دے کہیں کونے اِچ ، کہیں لڑکی دا عکس ـــ کہیں دی تصویر ـــ کہیں دی کوئی سوہنڑی گالھ ـــ رحمٰن توں اِں دنیا تے وَسنڑ آلی کہیں لڑکی داناں تاں گھن ـــ جیندی کوئی گالھ تیڈے ذہن تے نقش ہووے ۔ (پروفیسر رحمٰن کوں ثمرین دی گالھ یاد آندی اے خیال دا تاثر ۔) .

ثمرین :- ذہن اِچ نقش تھی تے رَہ ویندی ہے —— تہاڈی صورت —— کوئی ہِک دفعہ ڈیکھ گھنے تہاکوں —— ول بھانویں حافظے توں بیدل ہووے —— تہاکوں بھل نہیں سگدا۔

ویسے سر! معذرت نال —— لُوڈبی فرنیک —— تساں آپنے حسن دی حفاظت کیتے کیڑھا صابن استعمال کریندے وے ؟"

پروفیسر :- ثمرین دا خیال چھنڈک تے - (آہا سی ڈیندے) بی بی! میں تہاکوں کیویں سمجھاواں جو میڈے ذہن اِچ کہیں لڑکی دی کوئی تصویر نقش کوئے نی

شمسہ :- (اداس لہجے اِچ) ول ایہہ تیڈا آخری فیصلہ ہے!

پروفیسر :- جیا بی بی - میں تہاکوں گذشتہ ۲۰ سالاں کنوں تہاڈے ایں سوال دا جواب ایہو ای ڈیندا آیاں۔ تے ہن وی ایہو۔

شمسہ :- ول وی سوچ گھن۔

پروفیسر :- بی بی - ایں معاشرے اِچ میں اپنی خاصی عزت بنائی ہوئی ہے تے ایں عمر وِچ شادی کر کے میں اپناں سارا امیج خراب نہیں کرنا چاہندا۔ تے بیا ادمیڈے شاگرد کیا سوچسن جنہاں کوں میں پڑھیندا ں

شمسہ :- (غمگین لہجے اِچ) ٹھیک ہے رحمٰن - جیویں تیڈی مرضی - توں ہن سم پو!

پروفیسر :- (چپ راہندے)

شمسہ :- دروازہ بند کیتی ونجاں!

پروفیسر :- ہوں - بند کر ڈیو - میں آرام کرن چاہندا ں۔

ڈوجھا منظر

(یونیورسٹی وِچ ہیڈ آف زولوجی ڈیپارٹمنٹ دا آفس - پروفیسر رحمٰن بیٹھے تھیا - ثمرین اندر آندی ہے)

ثمرین :- (کھلدے ہوئیں) ایں تہاڈے آرام وِچ مخل تھی بگدی آں

پروفیسر :- (چونک تے) اوہ ثمرین - وائی ناٹ؟

ثمرین :- تھینکس سر! (اچانک قلم ہتھ اچوں تلے ڈھہہ پوندے - آواز قلم ڈھاون دی - ثمرین جلدی نال قلم چاتے) اوہ ساری سر!

پروفیسر :- کوئی گالہہ نہیں۔

ثمرین :- نئیں سر - سراو - دراصل قلم دا ڈھکن کجھ لوز ہا - تے او.... تلے....

پروفیسر :- (کھلدے ہوئیں) تلے ڈھہہ پے کوئی گالہہ نہیں۔

ثمرین :- (لمبا ساہ گھن تے) او تھینکس سر!

پروفیسر :- ڈالی سیکشن کر گھدے تساں ڈاگ فش دا

ثمرین :۔ جی جی ۔۔۔۔ سر جی سر ۔۔۔۔ میں تہاکوں ! دھوڈ کھاون تاں آئی ہاں ، ایہہ ڈیکھو

پروفیسر :۔ ہوں (لمبا کرتے) تساں تاں پریکٹیکل بک تے فیئر وی کر گھدے

ثمرین :۔ جیا سر !

پروفیسر :۔ ویری گڈ ! ۔۔۔ (کجھ دیر بعد) کوئی ڈفیکلٹی تاں پیش کوئیناں آئی ہائی ۔ ڈائی سیکشن کریندے ہوئیں ۔

ثمرین :۔ نو سر ۔۔۔ نیئں نیئں ۔۔۔۔ یس سر ۔۔۔ یس سر ۔۔۔۔

پروفیسر :۔ (کھلدے ہوئیں) و ہاٹ

ثمرین :۔ سر ! ڈو بھوں ہئی ۔ اتنی جو نال ناں کھڑیا ویندا ہائی ۔ اوہ تو بہ !

پروفیسر :۔ لیکن ایں ڈو کوں ڈیکھو کھڑے تاں ۔۔۔۔ زولوجی دی ماسٹر ڈگری بھوں دور تھی ویندی ہے ۔

ثمرین :۔ سر ۔ ایں خاطر تاں میں نک تے دو پٹہ ولہیٹ تے لگ گئی ۔ ڈائی سیکشن کوں اوں میں سر ! راحیلہ ، فرحانہ تے عدنان ۔۔۔۔۔

پروفیسر :۔ ہوں ۔

ثمرین :۔ اوہ تاں سر ۔۔۔ ہالی اونویں کھڑے ہن ۔ انہانکوں تاں ڈاگ فش دے کرینئل نروز دی نہیں لبھدے پئے ۔۔۔ بس نک تے رومال رکھ تے کھڑن تھئے ۔

پروفیسر :۔ لیکن تساں بگول گھدّن ۔ پورے دے پورے ۔۔۔۔ سب توں پہلے !

ثمرین :۔ (تھوڑی جئی کھل) یس سر !

پروفیسر :۔ غالباً ایں گالہوں جو تساں میڈا لیکچر توجہ نال سنڑدے ہو ۔ توجہ نال پڑھدے وے تے توجہ نال لیبارٹری ورک کریندے وے !

ثمرین :۔ نیئں سر ۔ ایہہ سب تہاڈی "توجہ" ہے

پروفیسر :۔ (کھلدے ہوئیں) ناٹ ایٹ آل ۔۔۔ میڈی توجہ ساری کلاس کیتے ہک برابر ہوندی اے ۔

ثمرین :۔ کوئیناں سر ! میں سمجھدی ہاں جو تساں میڈے تے بیاں کنوں زیادہ توجہ ڈیندے وے ۔

پروفیسر :۔ ہوں (خوشگوار انداز وچ ہوں لمبا کرتے)

ثمرین :۔ سر جی ! او آہدن تاں کہ شاگرد اُستاد دے جتنا قریب ہوسی ، جتنا نیڑے ہوسی ۔۔۔ استاد دے پڑھاوݨ کوں اتنا بہتر طریقے تے سمجھ سگسی

پروفیسر :۔ (کھلدیں ہوئیں) ثمرین میڈی ۔ ذہین شاگرد ہے ۔

ثمرین :۔ سر ہالی ذہین کوئینی ۔ بلکہ ذہین تھی ویساں تہاڈی کلاس اچ رہ تے

پروفیسر :۔ ہوں ؛ تے ایں خاطر ۔۔۔ تساں میڈے قریب تھیوݨ دی کوشش کریندے ودے وے ۔

ثمرین :۔ کوشش نہیں سر ۔ میں تاں تہاڈے قریب ہاں (کھلدی ہے)

(یادِ ماضی دا تاثر ۔ مختلف گالہیں یاد آندن)

شمسہ :۔ رحمٰن ! کوئی لڑکی ہے تیڈی نظر وچ ۔

پروفیسر :۔ (حیرت نال) بی بی ۔ لڑکی تے میڈی نظر اچ

شمسہ :۔ (لگاوٹ نال) ہا یونیورسٹی دی کوئی لڑکی ۔۔۔ تیکوں چنگی لگدی ہووے یا تیکوں چنگاں سمجھدی ہووے

ثمرین :۔ (شریلا قہقہہ) سر ! اونویں تاں ہر کشش بھوں ہیوی ہے مچ بیوٹی فل اینڈ چارمنگ ۔

شمسہ :۔ ہا ۔ یونیورسٹی دی کوئی لڑکی تیکوں چنگاں سمجھدی ہووے ۔

ثمرین :۔ کوشش نہیں سر! ایں تاں تہاڈے بہوں قریب ہاں۔
(گونج اِچ) ایں تاں تہاڈے بہوں قریب ہاں۔ (قہقہہ)

(یادِ ماضی توں واپسی دا تاثر)

ثمرین :۔ (تھوڑی حیرت) سر تساں کجھ سوچیندے پئے ہوو۔
پروفیسر :۔ (چونک تے) او۔۔۔ نہ۔۔۔ کجھ ناں۔۔۔ (ہلکی کھل کھلدے ہوئیں)
ایہہ گھنو پریکٹیکل بک تے سائن کر ڈیتن۔
ثمرین :۔ (کھلدے ہوئیں) شکریہ سر! تاں ہُݨ میکوں چھٹی۔
پروفیسر :۔ اوں ہوں چھٹی کو نیاں بلکہ لیبارٹری اِچ ونج تے راحیلہ تے عدنان وغیرہ
دی ہیلپ کرا گھنو۔ ناں تاں او نالائق ایویں کھڑے راہسن
ثمرین :۔ (لاڈ کرݨ دے انداز اِچ) سر
پروفیسر :۔ نہیں۔۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔۔ ونجو لیبارٹری وچ
ثمرین :۔ (ساہ بھر تے لاڈ نال) یس سر!

(چلی ویندی ہے ویندے قدماں دی آواز)

پروفیسر :۔ (تھوڑی جئیں خوشگوار کھل تے دل خود کلامی) نائٹی گرل۔
(پروفیسر رحمان دے ذہن وچ ثمرین دیاں گالہیں طوفان مچا ڈیندن
آنخریں بھیݨ شمسہ دیاں گالہیں وی یاد آندن۔ تے دل پروفیسر
دا ذہن انہاں ڈوہائیں دی گالہیں نال، خیالاں دی لڑائی لڑدے
اِناں سب دا رلیا ملیا تاثر)
ثمرین :۔ (آواز گونج اِچ "میں تاں تہاڈے قریب ہاں (سُریلا قہقہہ)
سر! ذہن اِچ نقش تھی تے رہ ویندی ہے تہاڈی صورت (قہقہہ)

پروفیسر :۔ (اپݨی سوچ کنوں گھبراتے) اوہ۔ ایہہ لڑکی عجیب وسوسے پیندی ہے ذہن وچ
ثمرین :۔ (گونج اِچ معصوم تے مدہم کھل) میں سمجھدی آں سر تساں میڈے تے بیاں
کنوں زیادہ توجہ ڈیندے وے۔۔۔۔ تساں پریشان بہوں ہووے
شمسہ :۔ کوئی لڑکی تیکوں چنگا سمجھدی ہے
ثمرین :۔ میں تاں تہاڈے قریب ہاں۔ سر۔
پروفیسر :۔ (خود کلامی) لڑکی۔ لڑکی۔ تیڈیاں گالہیں میڈی زندگی کوں۔۔۔۔
پروفیسر دے ذہن دی آواز (طنزیہ ہنسی) دل کوئی خوش فہمی؟
پروفیسر :۔ (چونک تے) نہیں۔ میں خوش فہم کوئنی
ذہن :۔ (طنزیہ) چنگا کوڑ
پروفیسر :۔ نہیں، میں کوڑ نہیں مریندا۔ تے نہ میکوں کوئی خوش فہمی ہے۔
ذہن :۔ پروفیسر کیا توں ثمرین اِچ دلچسپی نہیں گھندا پیا۔ ایہہ ڈیکھ
ایہہ سُݨ۔۔۔ کیا ایہہ گالہہ ثمرین دے بارے وچ نہیں!
شمسہ :۔ (لگاوٹ نال) ہا۔ یونیورسٹی دی کوئی لڑکی تیکوں چنگی لگدی ہووے یا
تیکوں چنگا سمجھدی ہووے

پروفیسر :۔ (گھبراتے) نئیں نئیں۔ اتنی دلچسپی جو او میڈی شاگرد ہے بس۔
ذہن :۔ چنگا کوڑ۔ (قہقہہ)
پروفیسر :۔ (چیخ تے) کوڑا ایں نہیں، توں ہیں۔ جیڑھا میڈی سوچ کوں بھٹکیندا پئیں
ذہن :۔ (قہقہہ) اوں ہوں۔ انسان کوڑا تھی سگدے۔ پر اوندے ضمیر دی آواز
کوڑی نہیں تھی سگدی۔ تے میں تیڈے ضمیر دی آواز ہاں پروفیسر (قہقہہ)
پروفیسر :۔ توں جو وی ہیں پر میکوں دھوکہ نہیں ڈے سگدا

ذہن :۔ دھوکہ ۔ ۔ ۔ (زہریلی ہنسی) دھوکہ تاں توں اپنڑے آپ کوں ڈیندا پئیں پروفیسر

پروفیسر :۔ (ہوٹھ چباتے) بکواس ۔

ذہن :۔ (طنزیہ کھِل)

پروفیسر :(تونہہ ہوئیں) اگر محبت عورت نال کیتی ونج سگیندی اے ۔ تاں ول سُنڑ گھن ،
"میکوں محبت کنوں نفرت ہے ۔"
"میکوں عورت کنوں نفرت ہے"

ذہن :۔ (قہقہہ)

پروفیسر :۔ (جذباتی انداز وِچ) میکوں نفرت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ میکوں نفرت ہے ۔ ۔ ۔ ۔
عورت کنوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ثمرین کنوں ۔

ذہن :۔ (قہقہہ) کھوکھلی تے بے جان شخصیت دا کھوکھلا اظہار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(قہقہہ)

پروفیسر :۔ میکوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نفرت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہے ۔

ذہن :۔ (ہولے) پروفیسر رحمان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آ ہنڑے وال ہٹنڑ دی لوڑھ نہیں تے نہ
میڈے اگوں ہٹنڑ ۔ ۔ ۔ ۔ میں تیڈی ہر گالھ سنڑیندا ہاں ۔ ۔ ۔ ۔ حتیٰ کہ تیڈیاں
اکھیں وچوں اُٹھنڑ آلیاں خواہشاں دی میڈے کنوں رسّہ گھن تے تیڈے
دل اِچ وسیر اکریندیاں ہن

پروفیسر :۔ (تحمل نال) میڈی عمر ایں ویلے اُنونجاہ سال ہے تے ایں ساری عمر اِچ
خواہش ہئی ـــــ زیادہ توں زیادہ محنت ـــــ آپنڑی تعلیم کیتے محنت
اپنڑی شہرت تے ناں کیتے محنت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میڈی او خواہش پوری تھی گئی
میڈی زندگی ہر لحاظ نال مکمل ہے ۔ بغیر کہیں ہئی خواہش دے ۔

ذہن :۔ قطعی نامکمل

پروفیسر :۔ بالکل مکمل

ذہن :۔ عورت دے بغیر زندگی نامکمل ہوندی ہے پروفیسر ! تے توں ہالی تائیں
شادی نہیں کیتی ۔

پروفیسر :۔ میڈے کول انہاں فضولیات دی کوئی گنجائش کو ئینی ۔

ذہن :۔ (ہولے نال) میڈے کنوں نہ لُکا رحمٰن !
تیڈیاں اکھیں تے جھروڑیاں پے گیئن ۔ ۔ ۔ تیڈیاں کنپٹیاں دے وال
سفید تھی گیئن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تیڈا چہرہ کمُرا تھی گئے ۔ ۔ ۔ ۔ پر تیڈیاں
اکھیں وچ گذرے ویلے دی جیڑھی دھوڑ جمی پئی اے ۔ ۔ ۔ ۔ اوندے
اُتے ہنڑ وی خواہشاں دے پیرے لکیندے راہندن ، مائی ڈیئر پروفیسر

پروفیسر :۔ (خوابناک لہجے اِچ) جی ۔ !

ذہن :۔ "سچ ڈس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا تیکوں ثمرین چنگی نہیں لگدی ۔ ۔ ۔ کیا اوندا سوہنڑاں
چہرہ تیڈیاں سوچاں دے فوکس کوں ڈسٹرب نہیں کریندا ۔ ۔ ۔ ۔ کیا توں
اونکوں آپنڑی زندگی دا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ! بھلا سن سنڑ ـــــ ثمرین دی آواز سن

ثمرین :۔ (ہوا وِچ تردی ہوئی آواز) میں تاں تہاڈے بہوں قریب ہاں سَر !
تہاڈا چہرہ اِتنا پُرکشش (گونج) پُرکشش ۔ ۔ ۔ ۔

(پروفیسر رحمٰن یاداں دے اندھارے وِچ لہندا ویندے بہوں
پہلے دی یاد جڈاں او ڈاہویں جماعت دا طالب علم ہا)
(ڈاہویں کلاس دی الوداعی پارٹی ۔ ۱۴ سالہ رحمٰن اپنڑی مس دے نزدیک آگیا ہیں)

رحمٰن :۔ (ڈردے ہوئیں) بُرا نہ سمجھو تاں ہک گالھ کراں

مس :۔ (خوشی نال) آ و رحمٰن ۔ کیا حال اے بھئی ۔ ۔ ۔ ۔ اَج دی فیر ویل پارٹی کیویں رہ گئی ؟

(نزدیک بٹے بالاں دا شور . . . .

کھلکھڑ دیاں آوازاں . . . . . .)

رحمٰن :۔ (نور اُخوشی نال) ج . . . جی . . . . میں . . . بہوں اچھی . . . بہوں شاندار . . . . پارٹی ہیئی۔

مس :۔ میڈے خیال وِچ کہیں دی ڈُاہویں کلاس دی الوداعی پارٹی ایں، توں چنگی کوئنی تھئی ۔

رحمٰن :۔ ج . . . جی . . . . ہیں . . . . . (تھوڑی دیر کیتے چپ . . . پچھدے ہوئیں)

مِس جی ۔ !

رحمٰن :۔ (افسردہ لہجے نال) مس ! اساں ہن ولسوں پے تاں . . . امتحان ڈیوݨ دے بعد ۔ !!

مس :۔ ہا بھئی . . . . ہر لڑکے کوں ونجݨاں پوندے ڈاہویں دے بعد . . . کیوں جو ترقی جو کرݨی تھئی تہاکوں . . . . تہاکوں وڈا آدمی جو بݨݨاں تھیا ۔

رحمٰن :۔ جی مس !

مس :۔ میکوں اُمید ہے رحمٰن ــــ تو کلاس دے ٹیسٹاں آلی کار ایں امتحان اِچ وی چنگے نمبر گھنسیں ۔

رحمٰن :۔ (مونجھا تھی تے) مس ! اساں ہن چلے ولسوں تاں کڈاہیں کائینا ولسوں

مس :۔ بھئی کیوں نہ ولسو . . . . میں ایں سکول اِچ تاں ہوساں پئی . . . . لیکن ایہہ خیال راہوے جو جڈاں میڈے کول ولو تاں بہوں وڈے تھی تے ولو بہوں وڈے افسر ۔

رحمٰن :۔ لیکن مس وڈا افسر بݨݨ اِچ کتنے ڈینہہ لگسن ؟

مس :۔ لڑکا تیڈے آلی کار محنتی ہووے تاں ست اُٹھ سال !

رحمٰن :۔ (حیرت نال) ست اُٹھ سال (تھوڑا وقفہ) میں . . . . اگر تساں . . . . اگر تساں میکوں خراب نہ سمجھو تاں ہک گالھ کراں !

مس :۔ (کھلدے ہوئیں سرسری لہجے اِچ) ہا۔ ضرور کرو ۔

رحمٰن :۔ (ڈردے ہوئیں) مس . . . میکوں تہاڈے کیتے . . . . میکوں تہاڈے کیتے بہوں مونجھ آسی ۔

مس :۔ (کھلدے ہوئیں) بھئی ایہہ تاں کوئی گالھ نہ تھئی . . . . مونجھ تاں میکوں وی تہاڈے کیتے آسی ۔

رحمٰن :۔ (خوشی نال) مس ! تہاکوں میڈے کیتے مونجھ آسی ۔ ؟

مس :۔ ہوں

رحمٰن :۔ تاں ول . . . مس ایہہ گھنو . . . . ایہہ گھنو . . . . . ایہہ . . . . .

مس :۔ ایہہ کیہ ؟

رحمٰن :۔ مس ایہہ میڈی تصویر ہے . . . . تہاکوں میڈے کیتے مونجھ آسی تاں . . . . تساں رکھ گھنو ۔ !

مس :۔ اوہ (کھلدی ہے)

رحمٰن :۔ مس . . . مس . . . . میکوں وی . . . میکوں وی تاں . . . . . تہاڈے کیتے . . . . مونجھ . . . . .

مس :۔ ٹھیک ہے بھئی ۔ مونجھ تاں آوݨی چاہیدی اے

رحمٰن :۔ تاں ول تساں دی میکوں آپݨی تصویر . . . مس . . . مس . . . . اگر تساں میکوں خر ــ خراب نہ سمجھو تاں . . . . تساں آپݨی تصویر . . . .

مس :۔ (مس دی کھل ہک لمحے کیتے بند تھی ویندی اے) اوہ رحمٰن . . . . سوری بھئی ۔ میں آپݨی تصویر کیویں ڈے سگدی آں !

رحمن :۔ جیویں ئیں ڈسے ڈتی ہم مس ۔

مس :۔ (حیران تھی تے) لیکن رحمن ! مقصد ... میڈے نزدیک تاں کوئی مقصد نہیں تصویر دا

رحمن :۔ مس ... میکوں تہاڈے کیتے بہوں موںجھ آسی ..... تساں میکوں سوہنے لگدے دے تاں .... ایں خاطر ..... مس تہاڈی تصویر ۔

مس :۔ لیکن رحمن ۔ اگر میں تہاکوں چنگی لگدی آں تاں ایندا تعلق تصویر نال کیا !

رحمن :۔ جیڑھے ویلے تساں میکوں یاد آندے رہسو ..... میں تہاڈی تصویر ڈیکھ گھندا راہساں ۔

مس :۔ تصویر اوہا چنگی جیڑھی انسان دے ذہن وچ محفوظ ہوندی ہئی .... تے تصویر اوہا سوہنی ..... جیڑھا انسان کہیں دے اچھائیاں ڈیکھ تے آپنے ذہن وچ بنڑانوے ۔

رحمن :۔ لیکن مس ۔ میکوں تہاڈی اوہو جیہیں تصویر چاہیدی اے ۔ جیہو جیہیں میں تہاکوں ڈتی ہم ۔

مس :۔ رحمن ! میں تیڈی ایں گالھ دا مطلب نہیں سمجھدی پئی !

رحمن :۔ مس ! پتہ نہیں تساں کیوں نہیں سمجھدے پے میڈی گالھ کوں ۔

مس :۔ افوہ

رحمن :۔ مس میں تہاڈی تصویر منگی ہم ۔ اپنی موںجھ لہاون کیتے !

مس :۔ بھئی ! ایہہ تیڈی موںجھ ہے ساری کلاس تاں میڈے کنوں میڈی تصویر نہیں منگدی پئی ، تے توں ۔

رحمن :۔ (ڈکھیارے لہجے وچ) مس ! میکوں ساری کلاس آلی کار سمجھدے وے ۔

مس :۔ نہ تاں ہیا تیڈا کوئی اینویں رشتہ تاں کونی ۔

رحمن :۔ تساں سمجھنڑ دی کوشش نہیں کریندے مس

مس :۔ افوہ ۔ میڈی تاں سمجھ اچ کجھ نہیں آندا ۔ آخر توں میکوں کیا سمجھاونڑ چاہندیں

رحمن :۔ مس تساں بہوں سوہنے وے تے میکوں اتنے چنگے لگدے وے جو .... میں کجھ ڈس نہیں سگدا مس ۔ تساں بہوں سوہنے وے ۔

مس :۔ (ہکی کھل کھلدے ہوئیں) نہیں ایہہ تاں میں وی سمجھدی آں جو میں سوہنی آں تے تیکوں چنگی وی لگدی آں ۔

رحمن :۔ ایہہ تاں ٹھیک ہے مس لیکن ......

مس :۔ لیکن توں آکھنڑ کیا چاہندیں رحمن ۔

رحمن :۔ (گھٹی ہوئی آواز) میکوں تہاڈے نال محبت ہے مس ۔!

مس :۔ (حیرت نال) رحمن ! (کجھ دیر سوچنڑ دے بعد کھلدے ہوئیں ہلکی کھل) ہا رحمن ! محبت تاں میکوں وی تیڈے نال ہے ۔

رحمن :۔ (خوشی نال) سچ مس !

مس :۔ ہا رحمن ۔ اتنی شدید محبت ۔ جتنی جو کوئی وڈی بھینڑ چھوٹے بھرا نال کریندی ہے

رحمن :۔ (ڈکھیارے لہجے اچ) لیکن مس .... میں تاں تہاڈے نال ... محبت ... مم .... میں .... تہاڈے نال شادی کرنڑ چاہنداں ... مس ... میں .. تہاڈے نال شادی .... !

مس :۔ (رو چیخ تے) رحمن ....

رحمن :۔ (روونڑ پے ویندے)

مس :۔ (تحمل نال) رحمن .... تیڈے دل اچ اے خیال آیا کیویں ہے ! توں تاں اتنا چنگاں بال ہاویں ۔ ذہین .... تے .... پتہ نہیں کیا کیا .. رحمن توں ایہہ کیا آکھی ؟

رحمان :۔ (روندڑ ہاکر لہجے اِچ) آکھیا تاں تساں ہئی .... پکنک آئے ڈینہہ .... جڈاں
آپے دریا تے بگئے ہا سے۔ تساں مس نجمہ کوں آہدے بیٹھے ہا سے، جو رحمان
میکوں ایڈا چنگاں لگدے جو اگر ایہہ وڈا ہووے ہا تاں میں ایندے نال
شادی کر گھناں ہا۔ تے مس میں ہُݨ وڈا نہیں تھی گیا ؟

مس :۔ میڈے اللہ ! توں اوہ گالہیں کتھوں سُݨ گھدیاں ہائیں ؟

رحمان :۔ مس ! میں تے ارشد اُتھائیں تہاڈے نال ای کھیڈݨ دے کھڑے ہاسے !

مس :۔ افوہ۔ میکوں پتہ کوئنی ہا جو تیڈا ذہن اتنا وِگڑ باہویا اے .... میں گالھ
ای تاں کیتی ہم تے توں ہُݨ وڈا ہیں۔ چوڈاں سال دا بال .... تے میڈی
عمر ڈیکھی۔ ۲۴ سال دی ہاں .... پورے ڈاہ سالاں دا فرق۔ کیہڑا ایں عمر
دے فرق نال شادی کر بگدے۔ "فول"

رحمان :۔ مس ! میں نہیں جاݨدا جو عمراں دا فرق کیا ہوندے۔

مس :۔ اُف میڈے خدا ! ذلالت دی انتہا .... رحمان میکوں تیڈے نال شدید نفرت ہے

رحمان :۔ (روندے ہوئے) مس تہاکوں میڈے نال نفرت ہے۔

——— (یادِ ماضی دا تاثر) ———

مس :۔ (خوشی نال) رحمان میں تیڈے نال محبت کریندی ہاں۔ توں اتنا چنگاں تے
اتنا ذہین لڑکا ہیں جیندے نال پیار کر تے ہر انسان فخر محسوس کریندے۔

——— (یادِ ماضی توں واپسی دا تاثر) ———

مس :۔ (غصے نال) افوہ

رحمان :۔ (ہچکیاں) تے مس تہاکوں او ڈینہہ یاد کائنی .... جڈاں تساں سٹاف روم
اِچ مسز حشمت نال گالہیں کریندے بیٹھے ہادے۔ (یاد دا تاثر)

مس :۔ (قہقہہ) "رحمان" ۔ مسز حشمت ! رحمان تاں اتنا چنگاں لڑکا ہے۔ جو میڈے

نزدیک اُوں توں پیارا بیا کوئی کائنی" (یاد توں واپسی)

رحمان :۔ (ہچکیاں) مس .... مس .... میڈی باجی جڈاں سکول آئے ہن تہاکوں یاد ہے
تساں انہاں کوں کیا آکھیا ہا۔ (یاد دا تاثر)

مس :۔ "شمسہ صاحبہ ! تہاڈا بھرا اتنا پیارا ہے، تے میں اوندے نال اتنی محبت کریندی
ہاں۔ جو اوندی خاطر .... اپݨے گھر آلیاں کوں وی چھوڑ سگدی آں۔ میکوں
اوندے نال شدید محبت ہے۔" (یاد توں واپسی)

مس :۔ شدید نفرت ہے میکوں تیڈے نال۔ میڈے خدا .... بالاں دی ذہنی
بے راہ روی دی انتہا تھی گئی اے .... جیڑھیاں گالہیں میں تیکوں چھوٹا بھرا
سمجھ تے اپݨاں عزیز شاگرد سمجھ تے کیتیاں ہن .... توں انہاں دا کتنا غلیظ
مطلب کڈھ گھدی

رحمان :۔ لیکن مس !

مس :۔ لیکن ویکن کجھ نہیں۔ اے پکڑ۔ اپݨی تصویر دے پرزے تے اپݨی شکل گم تے
میڈیاں اکھیں توں دور تھی ونج۔

رحمان :۔ (روندے ہوئیں) مس !

مس :۔ جیڑھے بالاں دے ذہناں اِچ .... ایں عمر اِچ ایہہ خیالات ہوون۔ او
وڈا تھی تے کیا خاک کریسی !
رحمان ! میں شرط لا کے آکھ سگدی آں، جو توں کڈاہیں وی آپݨی زندگی اِچ کامیاب
کوئنیاں تھی سگسیں .... توں ایں دنیا دا ناکام ترین انسان ہوسیں۔ ناکام ترین
انسان۔ بلکہ بدنصیب وی"

(پروفیسر رحمان دے خیالاں دا رُخ بدل ویندے، اوکوں او ویلا
یاد آندے جڈݨ او شاندار طریقے نال آپݨی تعلیم مکمل کر گھدی)

اخباری نمائندہ:۔ تساں کتنے خوش نصیب ہیوے رحمٰن صاحب دنیا دے کامیاب ترین انسان ..... تساں نہ صرف زولوجی دی ڈگری اچ پہلی پوزیشن گھدی ہے بلکہ کامیابی دے پہلے سارے ریکارڈ تروڑ ڈتن۔

پروفیسر:۔ (ہلکی کھل)۔

اخبار نمائندہ:۔ پروفیسر صاحب! کیا تساں اساڈے اخبار کیتے ایہہ ڈساوݨ پسند کریسو، جو تہاڈی ایں عظیم کامیابی پچھوں کیڑھا جذبہ کارفرما ہا۔

پروفیسر:۔ (ہلکی مسکراہٹ نال) صدیقی صاحب! جتھاں تائیں تعلق ہے جذبے دا۔ تاں میں ایہہ سمجھداں جو ہکو جذبہ ای ہوندے انسان اِچ جیڑھا اونکوں کامیابی دیاں منزلاں ڈو گھن ویندے۔ تے او لگن ہوندی اے اگوں تے ودھݨ دی

اخباری نمائندہ:۔ رحمٰن صاحب! تساں میڈی گالھ سمجھے نہیں میڈے آکھݨ دا مطلب ایہہ ہے جو بعض لوک اگوں تے ودھݨ کیتے، ذہنی طور تے مختلف جذبیاں مختلف کیفیات دا سہارا گھندن جیویں کجھ لوک غصے اچ آتے، کجھ لوکاں دے معاشی حالات خراب ہوندن او اپݨے انہاں بدترین حالات کنوں چھٹکارہ پاوݨ کیتے کجھ لوک ڈوجھیاں دی حسرت کنوں، تے کجھ لوک ایں گالھوں عملی زندگی اِچ کامیاب تھیندن۔ جو راہ وِچ کہیں دے پھٹے طعنیاں دا نشانہ بݨے ہوندن۔ تے صرف چِڑ اِچ آتے کامیابی دیاں پوڑیاں چڑھدن۔

پروفیسر:۔ نہیں صدیقی صاحب میں خاص طور تے انہاں حالات یا انہاں کیفیتاں دا شکار نہیں تھیا۔ نہ میکوں کہیں نال حسرت ہئی تے نہ کہیں نال ساڑ تے نہ میڈے معاشی حالات خراب ہن۔

اخباری نمائندہ:۔ ٹھیک۔

پروفیسر:۔ لیکن تساں ایہہ جیڑھیاں گالھیں ڈسائن۔ انہاں اِچ ہک بعد وِچ کریٹ

تھیوݨ آلی گالھ وی مشترک ہے..... او ہا..... لگن..... میڈے کول صرف تے صرف لگن ای ہائی۔ جیں میکوں اِج تہاڈے اگوں باہوݨ دے قابل کیتے

اخباری نمائندہ:۔ لیکن سئیں! گالھ ول اتھائیں آوندی اے۔ پڑھݨ کوں تاں ہزاراں طالب علم پڑھدن لیکن لگن کہیں کہیں اِچ ہوندی اے۔ تے او کجھ مخصوص حالات ہوندن۔ جیڑھے طالب علم دے ذہن اُتے جذبے کوں کریئیٹ کریندن۔

پروفیسر:۔ جتھاں تائیں میڈی ذات دا تعلق اے..... میں..... میں سمجھداں ایہو جیہیں مخصوص حالات ہوندن۔ جنہاں تے میکوں ایں فیلڈ تے پا سے مولڈ کیتا ہوئے ڈاہویں تک دی تعلیم میں اعلیٰ درجے دے سکول اِچ حاصل کیتے اوندے بعد ابا جی چاہندے ہن جو میں کوئی بی کام، ایم کام قسم دی ڈگری گھن کے انہاں دے لمبے چوڑے کاروبار اِچ انہاں دا بانہہ بیلی تھیواں

نمائندہ:۔ لیکن ول

پروفیسر:۔ ول سئیں! میں صاف انکار کر ڈتا کیوں جو کاروبار اِچ میکوں دلچسپی ای کوئینی ہائی۔ ہا اگر کوئی سبجیکٹ میڈی دلچسپی دا مرکز ہا تاں او زولوجی..... میں ارادہ کر گھدا جو ہیں فیلڈ اِچ ای مزید تعلیم حاصل کرنی اے..... لتے ول ابا جی ہوریں دی زبردست مخالفت دے باوجود وی ہیں سبجیکٹ اِچ ایم۔ ایس۔ سی کیتی، تے ول پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایہہ سب کجھ ایں خاطر جو میکوں شوق ہا زولوجی اِچ پی ایچ ڈی کرݨ دا..... ہک لگن ہئی..... محنت کرݨ دا جذبہ ہئی..... تے اگر محنت اِچ لگن تے خلوص شامل نہ ہووے..... تاں او محنت بالکل بیکار۔

نمائندہ:۔ میکوں تہاڈے خیالات نال بالکل اتفاق ہے رحمان صاحب۔

پروفیسر:۔ تے سئیں میں سمجھداں کہ جو کجھ ئیں کیتے۔ او میڈی سٹرگل ہئی۔ اوندے اِچ ہے

کہیں دا حصّہ کینی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نمائندہ :۔ بہر حال ۔ ۔ ۔ ۔ میں تہاکوں اپنْی طرفوں اپنْے اخبار دے قارئین دی طرفوں مبارک باد ڈیندا ں ۔ ۔ ۔ ۔ تہاڈی ایں کامیابی تے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تے خوش قسمتی ہے انہاں طالب علماں دی جنہاں کوں تہاڈے جیہاں پروفیسر تعلیم ڈیونْ کوں ملے (کھلدے ہوئیں) اوہ ۔ ۔ ۔ سواری ۔ ۔ ۔ ۔ ہنْ تاں تساں ڈاکٹر ہیوے ۔

پروفیسر :۔ (خوشگوار ہلکی ہنسی)

(پروفیسر رحمٰن دا ذہن اوکوں جھٹکا ڈیندے)

ذہن :۔ (ہلکا قہقہہ) ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈاکٹر رحمٰن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جناب نے پی ایچ ڈی وی گھدی تے پروفیسر رحمٰن توں ڈاکٹر رحمٰن وی بنْ گئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عمر پختہ تھی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ تے ہنْ تاں عورت کنوں نفرت دا او بوٹا دی درخت بنْ گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جیندا بیج مس شازیہ نے تیڈے دماغ اِچ لایا ہئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۵ سال تیڈی ساری جوانی طبعی عمر دا ۷۰ فیصد ۔ ایں عرصے اِچ کئی لڑکیاں تیڈی زندگی دِچ شامل تھیونْ دی کوشش کیتی کجھ نے نیکوں ڈیکھ تے اکجھ نے تیڈی دولت تے روشن مستقبل کوں ڈیکھ تے ۔ شاہانہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نعیمہ ۔ ۔ ۔ ۔ تسنیم ۔ ۔ ۔ ۔ رفعت ۔ ۔ ۔ ۔ یورپ اِچ ۔ لنڈا الزبتھ ۔ جولی وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن ۔ ۔ ۔ ۔ اوسبھ اوں نفرت دے زہر دا شکار تھی گیاں ۔ جیڑھی تیکوں شازیہ نے عورت نال کرنْ سکھائی ہئی ۔

لیکن پروفیسر من گھن جو عورت نال نفرت کرنْ دا توں جیڑھا قلعہ بنْایا ہیوی ۔ ۔ ۔ ۔ اندازے ڈاں ۔ ۔ ۔ ۳۵ سال بعد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ثمرین دے عکس کوں ڈیکھنْ توں قاصر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ثمرین نے براہِ راست تیڈے دل تے اثر کیتے ۔ کیوں پروفیسر! سنْ ایہہ ثمرین دی آواز ہے ناں ۔ یاد کر پروفیسر!

ثمرین :۔ (سُریلا قہقہہ تے گونج اِچ) سرا او نویں ناں تساں پرکشش بہوں ہیوے ۔ مچ بیوٹی فل اینڈ چارمنگ ۔ (ہنسی) اللہ دی قسم! تساں بہوں سوہنْے ہیوے ۔ (تیز گونج اِچ) اللہ دی قسم! تساں بہوں سوہنْے ہیوے ۔ مچ بیوٹی فل اینڈ چارمنگ ۔ !

پروفیسر :۔ (کھلدے ہوئیں) بے بی! بقول تہاڈے میڈے حسن دا راز ایہہ ہے جو میں شادی نہیں کیتی ۔

ثمرین :۔ (گونج اِچ) اللہ دی قسم! تساں بہوں سوہنْے ہیوے ۔

پروفیسر :۔ (گونج اِچ) میں شادی نہیں کیتی

ثمرین :۔ (گونج اِچ) تساں بہوں سوہنْے ہیوے

پروفیسر :۔ (گونج اِچ) میں شادی نہیں کیتی ۔

ثمرین :۔ (گونج اِچ) سوہنْے ۔

پروفیسر :۔ (گونج اِچ) شا ۔ ۔ ۔ شا ۔ ۔ ۔ ۔ دی ۔ ۔ ۔ ۔ دی ۔ ۔ ۔ ۔ دی نہیں کیتی ،

(پروفیسر دے خیالات ایں گونج وِچ کھنڈ کے رہ ویندن تے او تھکے ہوئے لہجے وِچ آہدے)

پروفیسر :۔ ہا دوست! میں اعتراف کریندا ں جو ثمرین جیں ویلے میڈے سامنْے آندی ہے ۔ میڈی شخصیت دے مضبوط خول اِچ ہک ڈریک جئی پئے ویندی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ او مضبوط خول ۔ ۔ ۔ ۔ جیکوں میں ۳۵ سالاں دی ضد تے نفرت نال پختہ کریندا رہیاں ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن ہنْ ایں خول کوں میں بیا مضبوط کر ڈیساں ۔ ۔ ۔ ۔ جیندے اِچ کہیں ہک دی ثمرین دا چہرہ ڈیکھاں کوئناں پا سگسی ، ناقابل شکست

ذہن :۔ تیڈی ہک بئی خوش فہمی پروفیسر (ہنسی)

جو ایہہ میڈی خوش فہمی نہیں

پروفیسر :- تیکوں من گھنڑاں چاہیدا اے ۔ جو ایہہ میڈی ۔
بلکہ عورت کنوں میڈی نفرت دا اظہار ہے ۔

ذہن :- بے معنی اظہار! ہنٹیں کجھ دیر پہلے تو اعتراف کر چکیں جو ثمرین دا سوہناں
چہرہ تیڈی ضد اِچ ڈیکھاں یا ڈینڈے ۔ تاں دل او ضد تے نفرت ای کیار
بیڑھی کچی ہو وے ۔ ریت دی بھُر دی کندھ آلی کار
(بس میکوں نفرت ہے ۔

پروفیسر :- (جان چھڑاون دے انداز وچ) بس میکوں نفرت ہے ۔

ذہن :- نفرت کوں بدنام نہ کر پروفیسر ۔ بقول تیڈے توں ہک سیلف سٹرگلڈ انسان
ہیں تیکوں ایہو جہاں گالہیں نہیں ٹھاندیاں ۔ کوشش تاں کر ڈیکھ حرج ای کیا ہے
ہک عورت تیکوں ٹھکرا ڈِتا ہا ۔ ساریاں عورتاں تاں ہکو جہیاں نہیں ۔

پروفیسر :- لیکن!

ذہن :- لیکن ویکن کجھ نہیں ۔ ڈاہویں دے لڑکے رحمٰن تے ہک پی ایچ ڈی پروفیسر رحمٰن
اِچ بہوں فرق ہے ۔ ہُن تاں عورتاں تیڈے نال منسوب تھیون اِچ وڈائی
محسوس کریندن ۔
وڈا عہدہ گھِن گھنن ۔۔۔۔ دولت کما گھنن کامیابی نہیں ۔۔۔ بلکہ ہک چنگی بیوی
دا شوہر ہووݨ دی ہوں کامیابی دی تکمیل ہے ۔۔۔۔ نا تاں زندگی ادھوری!
کیا توں چاہسیں جو ۔۔۔۔ مس شازیہ دے اکھاݨ دے مطابق ۔۔۔ بڈھا تھی تے
دی ۔۔۔ ہک ایجھاں ناکام انسان سڈیجیں ۔۔۔ جیڑھا ہک عورت کوں اپناں
نہ بنا سگیا ۔

پروفیسر :- کو ٹیناں ۔۔۔ ہرگز کو ٹیناں ۔۔۔ میں کہیں وی صورت ناکام انسان سڈیجݨ
گوارہ نہیں کر سگدا ۔

ذہن :- (ہنسی) ایہہ گالہہ تھئی تاں ۔۔۔ وَل ثمرین تہاڈی محبت دی منتظر ہے پروفیسر!
(پروفیسر دے ذہن وچ وَل ثمرین دیاں گالہیں قیامت مچا ڈیندن)

ثمرین :- (گونج اِچ) ترائے گھنٹے تھی گیئن ۔ میں تہاڈی منتظر ہاں ۔۔۔۔ تساں ناں کلاس
اِچ آئے ۔۔۔ نہ اپنے کمرے اِچ ۔۔۔ بئی گاڈ ۔۔۔ میڈا اِہاں اتنا اوکھا ،
اتنی پریشان ہِو اَج تساں خدا جانڑے آئے کیوں نہیں ۔"

پروفیسر :- (خود کلامی) توں سچ آہدیں ۔

ثمرین :- "سچ" میں تاں بالکل بُلیندی نہیں پئی یاسمین نال ۔۔۔ حالانکہ اوہ میڈی
بہوں کلوز فرینڈ ہائی ۔ لیکن اونکوں اے آکھݨ دی جرأت کیویں تھئی ۔ جو
رحمٰن صاحب تاں بہوں نک چڑھے تے اکڑ دِل ہِن ۔

پروفیسر :- (خود کلامی) کیا ثمرین واقعی میڈے نال محبت کریندی ہے ؟

ثمرین :- "صرف کلہی محبت ای کو ٹیناں ۔۔۔۔ بلکہ عقیدت دی حد تک محبت ۔۔۔۔
لیکن دل دی ایہہ محبت بہوں تھوڑی ہے ۔ اگر میڈے وس اِچ ہووے تاں
میں دنیا دے ذرّے ذرّے اِچوں پیار دی ہاکھی نچوڑ تے تہاڈے قدماں
اِچ گھنڈا ڈے ڈیواں"

پروفیسر :- (آپنے آپ نال) کاش جو اے سب کجھ میں آپنی بی بی ہوریں کوں ڈسا سگاں ہا
پر کیویں ڈساواں ۔۔۔ کیا خیال کریسن او ۔۔۔۔ کیا سوچیسن میڈی تے ثمرین دی
محبت بارے!

تریجھا منظر

پروفیسر:۔ میڈی محبت صرف میڈے پروفیشن کیتے ہے بی بی۔۔۔ تے اوندے بعد اگر میڈی محبت دا کوئی حصہ دار ہے تاں او صرف تے صرف تساں ہیوے

شمسہ:۔ انساناں وچوں صرف میکوں آپݨی محبت دا مستحق آکھ تے توں ناانصافی کریندا پئیں رحمٰن۔

پروفیسر:۔ (خوشگوار موڈ) لیکن بی بی۔ ایہہ میڈے نزدیک کوئی ناانصافی نہیں۔

شمسہ:۔ کجھ لوک بئے دی تیڈی محبت دے وارث ہن۔

"ایں گھر وچ :۔ ہک تیڈی بیوی ہووے
تیڈی محبت دا دم بھرݨ آلی۔
نکے نکے بال ہوون
بیوی نال تیڈی محبت دے۔۔۔ شناختی کارڈ
انہاں دیاں مٹھیاں مٹھیاں۔۔۔ پیار بھریاں گالھیں
کیا تیکوں انہاں دی محبت نہیں چاہیدی ؟

یا توں اُنہاں کوں محبت نہیں ڈے سگدا"

پروفیسر:۔ "ایجھی محبت۔۔۔۔ میکوں وی چاہیدی اے۔ تے میں ڈیوݨ کوں تیار ہاں"

شمسہ:۔ (خوشی دے شدید جھٹکے نال) رحمٰن۔۔۔۔ رحمٰن۔۔۔ کیا ایہہ توں آہدا پئیں۔
رحمٰن۔۔۔ توں۔۔۔۔ کیا توں شادی کریسیں ؟

پروفیسر:۔ ہا بی بی! ارادہ تاں ہے۔

شمسہ:۔ اللہ سئیں آں۔۔۔۔ میں ایہہ کیا سُنݨ ڈی پئی آں۔۔۔۔ کیا میڈی سماعت اُلٹی تاں نہیں تھی گئی۔۔۔۔ میڈے کن ٹھیک ہن تاں

پروفیسر:۔ تہاڈی سماعت دی سدھی ہے۔۔۔۔ کن وی درست ہن۔۔۔۔۔ بی بی!

شمسہ:۔ تے ول رحمٰن۔۔۔ خدا نہ کرے۔ تیڈی طبیعت تاں ٹھیک ہے ناں۔

پروفیسر:۔ تساں بی بی خواہ مخواہ حیرت کریندے پیوے۔۔۔ میں سب کجھ ہوش و حواس نال آہدا پیاں

شمسہ:۔ لیکن ایہہ تیکوں اَج خیال کیویں آ گئے۔۔۔۔ میکوں آہدیں آہدیں تریہہ سال تھی گئے۔ ڈُندمنڈھیاں تھی گئے۔ تے تیکوں خیال تک ای نہ آیا۔ توں تاں آہداہائیں جو میکوں عورت نال نفرت ہے۔۔۔۔ شدید نفرت۔

پروفیسر:۔ عورت نال نفرت ہے کوئینان بلکہ ہئی۔

شمسہ:۔ میڈے خدا ایڈی وڈی تبدیلی!

پروفیسر:۔ او ایں خاطر بی بی کہ میں سمجھدا ہم جو عورت مرد کوں ہمیشہ دھوکہ ڈیندی ہے، اپݨاں مطلب کڈھݨ آلی۔۔۔۔ ہے کہیں دے جذبات دی قدر کرݨ آلی۔۔ عیار۔۔۔ مکار۔۔۔۔ پتھر دل۔۔۔۔ ظالم۔۔۔۔ قابلِ نفرت۔۔۔۔ لیکن صرف لے سوچ کے میں آپݨے فیصلے کوں بدلدا پیاں جو ہک نواں تجربہ ای سہی۔

شمسہ:۔ ایہہ گالہہ تاں تیکوں پہلے میں آہدی ہم۔۔۔۔ جو شاید رب سئیں تاں کوں جیہاں نہ ہوون

پروفیسر:۔ بی بی او لڑکی ہے ۲۲ سالاں دی او میکوں آہدی ہے جو میں بہوں پُرکشش

ہاں.... سوہݨا تے وجیہہ۔

لیکن بی بی.... میں سمجھداں جو اوہ میڈے نال محبّت کریندی ہے۔ واقعی شدید محبّت!

شمسہ:۔ پر او ہے کون!؟

پروفیسر:۔ ہے کوئی!

شمسہ:۔ توں ہݨ دی میکوں تنگ کرݨ توں باز نہیں آندا رحمٰن! ڈسیندا نہیں جو او کون ہے؟

پروفیسر:۔ بی بی۔ تساں میڈی شادی کرنی ہے تاں۔ تہاکوں لڑکی دے ناں نال کیا!
بس سمجھ گھنو..... جو ہک لڑکی ہے جیندی جاگدی..... صحیح سلامت۔

شمسہ:۔ اللہ سئیں۔ تیڈا شکر ہے۔ اچھا۔ میں ویندی ہاں توں آرام کر۔

(پروفیسر دا ذہن آتے پروفیسر کو جگا ڈیندے)

ذہن:۔ آرام کریندے پئے وے رحمٰن صاحب! اَج تاں بہوں خوش نظر آندے پئے ہیوے

پروفیسر:۔ شکریہ دوست۔ توں میکوں وڈے بوجھ کنوں نجات ڈیوائی..... میکوں اَج پتہ لگے جو نفرت او بار اپہاڑ ہے..... جیڑھا ذہن تے روح کوں آپݨے بوجھ تلے جکڑ گھندے، تے محبّت..... محبّت تاں ہک لطیف سُرور دی لہر ہے۔ خوشی تے کیف و مستی دی جھنکار..... جیڑھی کناں اِچ ہلکی ہلکی مٹھاس گھولیندی راہندی ہے۔

دوست، میں اَج آپݨے آپ کوں بہوں ہلکا پھلکا محسوس کریندا پیاں۔

ذہن:۔ رحمٰن! کیا تیکوں ثمرین اتنی بھاوݨ پئی گئی ہے

پروفیسر:۔ اتنی جو توں تصوّر نہیں کر سگدا۔

ذہن:۔ لیکن رحمٰن تیکوں یقین ہے جو ثمرین دی تیکوں قبول کر گھنسی۔

پروفیسر:۔ کر گھنسی..... او وڈی شدت نال میڈے اِچ دلچسپی گھندی ہے۔

ذہن:۔ لیکن پروفیسر صاحب دلچسپی تے محبّت اِچ بہوں فرق ہوندے۔

پروفیسر:۔ توں ول کیا آکھݨ چاہندیں؟

ذہن:۔ میں جناب ایہہ آکھݨ چاہنداں جو احتیاط..... کتھائیں تہاڈی ڈوجھی محبّت دی توڑ چڑھݨ توں پہلے ناکام نہ تھی ونجے۔

پروفیسر:۔ "ناکام (کھلدے) ناکامی دا لفظ میں آپݨی زندگی اِچوں گدھ ڈِتے۔

جناب۔ ایہہ او پہلے والا رحمٰن کوئینی۔ جیڑھا محبت دی بھیک منگدا ہا میکوں یاد ہے او ڈینہہ۔

(پروفیسر دے ذہن وِچ ساریاں یاداں گڈمڈ تھی ویندین)

رحمٰن:۔ (ڈکھارے لہجے وِچ) مِس تاں تہاڈے نال محبّت..... تم..... میں..... میں تہاڈے نال شادی کرݨ چاہندا ہاں..... میں تہاڈے نال شادی.....

مِس:۔ (چیخ تے) رحمٰن!

"افوہ! میکوں پتہ کوئینا ہا جو تیڈا ذہن اتنا بگڑیا ہوئے..... میں گالہہ ای تاں کیتی ہم، تے توں ہݨ وڈا ہیں؟ — چوڈاں سالاں دا بال — تے میڈی عمر ڈٹھی — ٢٨ سالاں دی ہاں — پورے ڈاہ سالاں دا فرق کیہڑا احمق اِس عمر دے فرق نال شادی کر سگدے۔" فول"

ثمرین:۔ (شرمیلا قہقہہ) سر! ذہن اِچ نقش تھی تے رہ ویندی ہے تہاڈی صورت کوئی ہک دفعہ ڈیکھ گھنے تہاکوں..... دل بھاویں حافظے توں پیدل ہووے تہاکوں بھل نہیں سگدا۔

مِس:۔ اُف میڈے خدا — ذلالت دی انتہا — رحمٰن — میکوں تیڈے نال شدید نفرت ہے۔

ثمرین:۔ اللہ دی قسم۔ تساں بہوں سوہݨے ہیوے۔

مِس:۔ (چیخ تے) بے حیا۔ بدتمیز۔

پروفیسر:۔ میکوں عورت کنوں شدید نفرت ہے۔

ثمرین:۔ اللہ دی قسم۔ تساں بہوں سوہݨے ہیوے۔

(پروفیسر دا ذہن سارے خیالات صاف کر ڈیندے تے آہدے)

ذہن:۔ (قہقہہ) ہݨ ڈی ایہہ سب کجھ تہاڈی خوش فہمی دی تھئی بگدے، پروفیسر صاحب!

پروفیسر:۔ یار توں ول میکوں بہکاوݨ آ گئیں۔

ذہن:۔ میں بہکاوݨ نہیں آیا..... صرف ایہہ آکھݨ آیاں جو ثمرین تے تیڈیاں عمراں اچ ۲۷ سالاں دا فرق ہے، کیا ثمرین ایہہ فرق عبور کر سگسی۔

پروفیسر:۔ کیوں نہ کر سگسی۔ او میڈے نال محبت کریندی ہے

ذہن:۔ "محبت" اپݨے ہم عمر نال سوہݨی لگدی ہے..... بھلا کھلدی کلی تے کملاندے پھل دا کیا جوڑ۔ دنیا کیا آکھسی..... جیہڑوں وی لنگھسو..... تہاڈا مذاق اڈایا ویسی۔

پروفیسر:۔ میں نہیں جاݨدا دنیا کوں نہ ایہو جئیں پڈھاہاں..... جاݨدا صرف اتنا ہاں جو ثمرین کوں میڈے نال محبت ہے۔ تے میکوں ثمرین نال۔

ذہن:۔ خواباں دی دنیا اچ رہوݨ چھوڑ ڈیو رحمن صاحب، ایہہ دنیا ہے دنیا..... زندگی دی سب کنوں وڈی تلخ حقیقت۔

پروفیسر:۔ توں دور تھی ونج میڈی نظراں توں..... مصیبت ہر ویلے بھشکیندا راہ ویندے..... نہ کہیں نال نفرت کرݨ ڈیندے، تے نہ کہیں نال محبت

ذہن:۔ (تردی ہوئی گونجدار آواز، جیہڑی آہستہ آہستہ معدوم تھی ویندی ہے)

"خواباں دی دنیا اچ راہوݨ چھوڑ ڈیو رحمن صاحب!"

"خواباں دی دنیا اچ راہوݨ چھوڑ ڈیو رحمن صاحب!"

خواباں دی دنیا اچ راہوݨ چھوڑ ڈیو رحمن صاحب!"

چوتھا منظر

(خوابناک رومانی ماحول)

ثمرین:۔ رحمن صاحب! میکوں ہالی تائیں یقین نہیں آندا جو ایہہ تساں ہیوے میڈے اتنے نیڑے۔

پروفیسر:۔ ایہہ کوئی خواب تاں نہیں ثمرین بلکہ حقیقت ہے۔

ثمرین:۔ حقیقت دی اتنی سوہݨی تھی بگدی ہے! میں تاں کڈاہیں سوچیا وی کو نئیں ہا۔

پروفیسر:۔ نازک سوچاں نال ای سوچو تاں بہتر ہے..

ثمرین:۔ کتنی خوش قسمت ہاں میں..... اتنی عمر اچ..... تہاڈی ایڈی وڈی محبت پا گھدی ہم۔

پروفیسر:۔ تے ثمرین، میکوں ڈکھ تھیندا پے جو آپݨی عمر دا اک طویل حصہ..... میں تیڈے توں بغیر گذار ڈتم۔ حیرت ہے جو میکوں موت کیوں نہ آ گئی۔

ثمرین:۔ اوں۔ ہوں۔ ایہو جیہاں گالھیں ناں!

پروفیسر:۔ میں اِس خاطر آہدا پیاں جو ہݨ تاں میکوں اینویں لگدے جو تہاڈے بغیر

جیڑھا دی لمحہ گذر یا او میڈی زندگی دا آخری لمحہ ہوسی۔

ثمرین:۔ خُدا نہ کرے۔

پروفیسر:۔ ثمرین۔

ثمرین:۔ ہوں۔

پروفیسر:۔ تہاڈے ماپیو، میڈے نال تہاڈی شادی تے رضامند تھی ویسن؟

ثمرین:۔ وہائی ناٹ..... میں کلہی دھی ہاں انہاں دی... میڈی مرضی دے خلاف او کجھ وی نہیں کر سگدے۔ بہوں پیارے ہن میڈے امّی ابوؐ

پروفیسر:۔ (چپ راہندے)

ثمرین:۔ (انتہائی پیار بھرے لہجے اِچ) رحمٰن! تساں چُپ کیوں ہیوے۔

پروفیسر:۔ (چونک تے) اوہ۔ کوئیناں۔

ثمرین:۔ تہاکوں کوئی مشکل درپیش ہے، میڈے نال شادی کرن اِچ۔

پروفیسر:۔ نہیں مشکل تاں کوئی کینی۔

ثمرین:۔ (لاڈ کرن دے انداز اِچ) تے ول تساں یکدم پریشان کیوں تھی گئے وے

پروفیسر:۔ آئی ایم ناٹ وری ثمو۔ بس اینویں ہک خیال آ گیا ہا۔

ثمرین:۔ کیا خیال۔ ڈسیندے تاں ہیوے کوئیناں

پروفیسر:۔ ثمرین۔ آپنیاں عمراں اِچ بہوں فرق ہے، ناقابل عبور۔ ایہہ تہاڈی ہمت ہے جو تساں ایں فرق کوں بھلا کے میکوں اپناون تے تیار تھی گئے وے

ثمرین:۔ دکھلدی ہے)

پروفیسر:۔ پر ثمرین ایں دُنیا توں ڈر لگدے، ایہہ دنیا وڈی ظالم ہے.... کیتھائیں اپناں جیون حرام نہ کر ڈیوے۔

ثمرین:۔ بھئی! آپاں آپنے فیصلے کرن دے خود مجاز ہیں تے ول دُنیا کوں کیا تکلیف ہوسی

پروفیسر:۔ لوکاں دیاں زباناں کون بند کر سگدے۔

ثمرین:۔ اوہ نو پرابلم جان۔ آپاں ایں دنیا کنوں اتنے پرے چلے ویسوں جو اُتھاں آسی دسی کوئی ناں۔

(ثمرین دی آواز سن تے پروفیسر دی چھِرکی نکل ویندی ہے تے خیالاں دچوں واپس آ ویندے)۔

ثمرین:۔ آ سگدی آں اندر؟

رحمٰن:۔ ہوں۔ ثمرین۔ ہا ہا آ۔ ونج ـــ ثمرین۔ تیڈے آون توں پہلے میں ہک بہوں وڈی کشمکش دے بعد فیصلے تے پہنچیاں۔ بس ہُݨ تیڈی اپرووَل دی لوڑ اے

ثمرین:۔ میڈی اپرووَل۔ تہاڈے جئے ذہین آدمی دا فیصلہ یقیناً ٹھیک ہوسی۔ میڈی طرفوں ایڈوانس اپرووَل سمجھو!

رحمٰن:۔ نہیں ثمرین۔ کوئی ضروری تاں نہیں جو بندے دا ہر فیصلہ ٹھیک ای ہووے

ثمرین:۔ بندے بندے اِچ فرق ہوندے رحمٰن صاحب! تے میکوں یقین اے جو تساں جیڑھا ای فیصلہ کیتا ہوسی او کافی سوچ سمجھ تے کیتا ہوسی۔

رحمٰن:۔ ثمرین انسان کجھ فیصلے کریندے.. عجیب فیصلے..... لیکن اوندے وِچ صرف تے صرف اوندی رضا ای شامل نہیں ہوندی۔ بلکہ ماحول، حالات، وقت جذبات، عمر: پتہ نہیں کیا کیا عوامل اوں کنوں کجھ غلط فیصلے کروا ڈیندن.... اتے ول افسوس اے ہے جو بندہ محض اپنی انسانیت دے چکر اِچ بندا راہندے حالانکہ او جانڑدے جو اے غلط فیصلے ہن.... اوندی زندگی کوں سِتوی کھادی لکڑ بنا ڈیندن تے وَل وی او بندہ انہاں تے قائم رہوݨ دی کوشش کریندے آخر کیوں!

ثمرین:۔ رحمٰن صاحب بغیر کوئی بیگ گراؤنڈ جانڑدے ہوئے میں تہاڈی ایں گالھ دا کوئی وی جواب نہیں ڈے سگدی۔ میں کجھی نہیں جو تساں کیا آکھن چاہندے وے.... اج تساں ضرور کہیں نہ کہیں فیصلے تے پشیمان نظر آندے پے وے۔ تہاڈی گفتگو دا اے انداز بالکل انوکھا ہے .... جیڑھا تہاڈی ذات دا حصہ نظر نہیں آندا۔ تہاڈی گفتگو ہمیشہ صاف' میڈا مطلب بالکل کلیئر ہوندی اے۔ پر اج.... اج تساں لفظ تلاش کرن دی کوشش کریندے پئے وے۔ ہنڑ ایجھا وڈا مسئلہ ہے کیڑھا جینے تہاکوں الجھا تے رکھ ڈتے.... رحمٰن صاحب! میکوں تہاڈے نال بہوں محبت اے.... میڈے کنوں تہاڈی اج دی پریشانی ڈٹھی نہیں ویندی پئی۔ رحمٰن صاحب! تساں جانڑدے جو میڈے دل اچ تہاڈی کتنی قدر و منزلت اے.... سچ رحمٰن صاحب! بعض اوقات تاں میں اے سوچیندی راہندی آں جو میڈی حقیر جان وی اگر تہاڈے کم آ ونجے، تاں میں ڈیون توں گریز ناں کریساں.... سچ رحمٰن صاحب! تساں بہوں سوہنے انسان ہیوے۔

رحمٰن:۔ اے توں سچ آہدی پئی ایں ثمرین!

ثمرین:۔ رحمٰن صاحب۔ بھلا میکوں تہاڈے نال جھوٹ بولن دی کیا لوڑ اے۔!

رحمٰن:۔ تئیں میڈی بہوں وڈی مشکل آسان کر ڈتی اے ثمرین.... میکوں پہلے تاں پہلے وی یقین ہائی جو تیڈا جواب ایہو ہوسی۔

ثمرین:۔ شکریہ رحمٰن صاحب! میکوں خوشی اے جو میں معیار تے پوری اتری آں

رحمٰن:۔ اے میڈی دی تاں خوش نصیبی اے۔

ثمرین:۔ خوش نصیبی تہاڈی نہیں میڈی اے رحمٰن صاحب! جو ہک ذہین پروفیسر اپنی شاگرد بارے ایڈے اچھے جذبات رکھیندے۔

رحمٰن:۔ ول ثمرین میں اپنے بھینڑے کوں کہڑن تیڈے گھر بھیجاں!

ثمرین:۔ جی۔

رحمٰن:۔ میڈا مطلب اے جو تیڈے والدین نال گالھ کرن دی تاں ضروری اے نا

ثمرین:۔ رحمٰن صاحب! اے تساں کیا آکھ ڈتے (حیرت نال گنگ تھی ویندی ہے)

رحمٰن:۔ ثمرین! کیا تیکوں خوشی نہیں تھئی۔ کیا توں میڈے نال.....

ثمرین:۔ محبت کریندی ہم رحمٰن صاحب! ہا میں تہاڈے نال محبت کریندی ہم پر اے پیار اے محبت ہک دھی دی پیو نال ہائی! افسوس رحمٰن صاحب! تساں میڈے آئیڈیل کوں تباہ و برباد کرن اچ دیر ای نہیں لائی ـــــ رحمٰن صاحب! میں سوچ وی نہ سگدی ہم جو تساں آپنی سوچ کوں ایڈا پست وی گھن ویسو۔ تاں میں تہاڈے نال پہلے ڈینہہ توں ای نفرت کریندی (پروفیسر دا ذہن ول ماضی وچ لوڈے کھاون لگ پوندے)

مس:۔ نفرت ہے میکوں تیڈے نال.... میں تیکوں اپنا چھوٹا بھرا تے اپنڑاں عزیز شاگرد سمجھ گھدا ہائی توں انہاں دا کیڈا غلیظ مطلب کڈھ گھدی.... توں ایں دنیا دا ناکام ترین انسان ہوسیں.... ناں صرف ناکام ترین بلکہ بدنصیب وی۔ (ماضی توں واپسی)

رحمٰن:۔ ثمرین! توں وی عورت نکلی۔!

ثمرین:۔ ہاں۔ رحمٰن صاحب! میکوں فخر اے جو میں عورت ہاں، پر افسوس' تساں انسان نیوے نکلے

رحمٰن:۔ ثمرین! ــــــ

ثمرین:۔ سوری پروفیسر!!

جون ۱۹۷۸ء

ـــــــــــــــــ

پیلے پتراں دی بہار

پیلے پتراں دی بہار

- عمران
- شہلا
- ماں (امی)
- پیو (والد)
- قیصر

پہلا منظر

(کنڈی کھڑکاون دی آواز، ترکھی دفعہ کھڑکاون تے دروازہ کُھلدے)

عمران :- (حیرت دے شدید جھٹکے نال) او- ہو- ہو- ہو- او- تُت . . . تُس . . . تساں - اتھاں - ؟

شہلا :- (سمجھدے ہوئے) ہونہہ —— تاں جناب —— میڈے تعاقب وچ ایتھ وی آپہنچین -

عمران :- مم — مم — میڈا —— (گالہہ ادھوری رہ ویندی اے) —

شہلا (گالہہ کپ تے) آئی سے — گیٹ آؤٹ (

عمران :- تساں غلپ — میڈا مطلب ہے تساں غلط سمجھے وے — میں ، میں تاں بھاجاجی دا گھر گولیندا وداں !

شہلا :- گھر گُلیندا وداں — ہوں - جیڑھا تُوں میکوں ٹرین وچ —

عمران :- تساں غلط سمجھدے پے وے - (لیسی نال)

شہلا :- میں جو سمجھدی پئی آں - ٹھیک ہے (سخت غصے نال) اُچکا - لوفر - بد تمیز - !!

Scanned with CamScanner

عمران :۔ (بے وسی نال) محترمہ !

شہلا :۔ (سخت غصے اچ) آئی سے گٹ آؤٹ ۔ گیٹ آؤٹ ۔

عمران :۔ یااللہ ! مَیں کیہڑی مصیبت اچ پھس گیاں ۔۔ ایں مکان تے تاں ۔ چاچا جی ۔۔ ہوریں دا ناں لکھیا ہویا ہے ۔۔ تے وَل ۔ ایہہ ۔ ایہہ ۔ محترمہ ! ۔۔

شہلا :۔ توں انتہائی بدتمیز ہوونڑ دے نال نال انتہائی ذلیل وی ہیں ۔

عمران :۔ محترمہ ! میڈی گالہیں تاں سُنڑ گھنو ۔

شہلا :۔ میں تیکوں ہنڑیں سُنیندی آں گالہہ ۔ تیڈے جیہیں آوارے جُتیاں کھادے بغیر سدّھے نہیں تھیندے

(آواز ڈیندے تے) امی ۔۔ امی ۔۔ امی ۔۔ ذرا باہر آؤ ۔۔ !

امی :۔ (اندروں) آئی پُتر !

عمران :۔ (پڑھدے ہوئے) ۔ عاشق علی خاں ۔۔ الیف ۔۔ آر ۔۔ ۳۲۴ ۔۔ اللہ میں آں ۔۔ ناں وی ایہو اے ۔۔ تے مکان نمبر وی ۔۔ تے ول ایہہ ۔۔ مصیبت ۔۔ میڈی تاں کجھ سمجھ نہیں آندی ۔ !

شہلا :۔ (نفرت نال) جُتی لگسی تے ساری سمجھ آ ویسی ۔ !

ماں :۔ (آندے) کیا گالہہ ہے پُتر شہلا ۔ ! کون ہے باہروں ۔ ؟

شہلا :۔ امی ۔۔ ایہہ ۔۔ لوفر ۔۔ ٹرین دا میڈے پچھوں لگے ۔۔ تے

امی :۔ کیہڑا ۔ ؟ ۔۔

عمران :۔ سلام علیکم ۔ خالہ جی ۔۔ !

امی :۔ وعلیکم سلام ۔۔ کون ہیں پُتر توں ۔ !!

عمران :۔ ۔۔ خالہ جی ۔۔ عاشق علی خان ہوریں دا مکان ایہو ہے ۔

۔۔ جیہڑے محکمہ زراعت دے انسپکٹر ہن ۔ ؟

امی :۔ ہا ۔ ہا ۔ اہنیں دا مکان ہے ۔ پر توں کون ہیں ۔ ؟

عمران :۔ تے خالہ جی تہاڈا ناں ۔۔ شمیم اختر ہے تاں ۔ ؟!

امی :۔ ہا ۔ ہا ۔ پُتر ۔ پر توں ہیں کون ۔ ؟

عمران :۔ شکر الحمدللہ ۔

امی :۔ پُتر ! کیا گالہہ ہے ۔ تے توں ہیں

عمران :۔ (گالہہ کپ تے) خالہ جی ۔ میڈا ناں عمران ہے ۔ تے مَیں تہاڈی چھوٹی بھینڑ نسیم دا پُتر ہاں ۔

امی :۔ (خوش تھی تے) عمران پُتر ! نسیم دا بال ہیں ۔ لودھراں اچوں آئیں ناں ۔۔ ؟!

عمران :۔ جیا خالہ ۔۔ !

امی :۔ تاں وَل اندر لنگھ آ ۔ غیراں وانگوں دَر اچ کیوں کھڑیں ۔۔ مَیں صبح توں تھیواں ۔۔ ایڈا بارا اٹیچی کیس چائی کھڑیں ۔۔ بانہہ اچ درد پئے گیا ہوسی آ ۔۔ آ ۔۔ اندر لنگھ آ ۔۔ تیڈی ماں دا خط میکوں کل ای مل گیا ہا ۔

شہلا :۔ پر ۔۔ امی جی ۔۔ !! ۔۔

امی :۔ اڑی ۔۔ توں نوں تی ملدی ماسات کوں ۔۔ کیڈی مدت دے بعد میڈا پُتر ساڈے گھر آئے ۔

شہلا :۔ امی جی ۔۔ امی جی ۔۔ او ۔۔ !

امی :۔ تساں ہکے نکّے ہاوے ۔ تے ساڈی لڑائی تھئی ہئی آپس اچ ۔ بس ایویں ۔۔ اڑی مل دھی آ ۔

عمران :۔ راہوݨ ڈیو خالہ جی ـــ کئی رشتے دار بدمزاج وی تاں ہوندن ۔

امّی :۔ کائنیاں پتر ـــ شہلا ـــ بدمزاج کائینی ـــ میڈی دھی تاں بہوں چنگی ہے ـــ بس اونویں شرم کریندی ہے ـــ کڈاہیں ڈٖ ہٹّس ناں تاں ـــ !!

عمران :۔ تاں وَل میں ـــ مِل گھنداں ـــ (شرارتی لہجے وچ) "سلام علیکم" !

ڈٖوجھا منظر

[شہلا تے عمران ڈٖوہیں کھلدے بیٹھن]

شہلا :۔ (کھلدے ہوئیں) وڈے شرارتی ہاوے !

عمران :۔ کیتھاں جناب ۔ صرف شرارتی ہوواں ہا تاں وَل کیا گالھ ہے ۔ میں تاں ۔ بقول تہاڈے ـــ بدتمیز ، تے ـــ !

شہلا :۔ (گالھ کپ تے ، پیار تے غصّے دے رلے ملے لہجے اِچ) عمران ! لیو اِٹ ۔ ! ـــ

عمران :۔ حاضر جناب ۔ تہاڈیاں مہربانیاں تہاکوں یاد نہیں ڈیویندا ۔

شہلا :۔ عمران ! تہاکوں کوئی ہئی گالھ نہیں آندی ۔ !!

عمران :۔ ہئی گالھ ۔ (سوچیندے ہوئے) آندی ہے ڈٖسّوں ۔ !

شہلا :۔ کیڑھی ۔ ؟ ـــ

عمران :۔ (شرارتی لہجہ) منڈیاں دے بھاء نشانواں ۔ !

شہلا :۔ (تنگ تھی تے) اوہو ـــ عمران ـــ میں رووݨ پے ویساں ۔ ـــ

عمران :- ہوں اچھی گالھ ہے۔ ڈاکٹر آہدن روزانہ ایکسرسائز دی ورزش ہے روزانہ نال ایکسرسائز دھو تیج ویندن۔ صاف تھی ویندن۔ تے کجھ بیاں دی (زور ڈیسے سنتے) سو ہنیاں تھی ویندن کیوں شہلا ٹھیک ہے ناں۔!

شہلا :- (کاوڑی بیٹھی ہے) میں نی بلیندی تہاڈے نال۔

عمران :- اوہو۔ تاں جناب کاوڑے بیٹھن۔ بھئی میں تاں اینویں مذاق۔

شہلا :- میکوں نیں بھاندا۔ ایہو جیہاں مذاق!

عمران :- ہونہہ! تاں اینڈا مطلب ایہہ ہے جو فل کاوڑ ہے ایں ویلے۔ (مخاطب کردے) شلو!

شہلا :- (کوئی جواب نئیں ڈیندی۔)

عمران :- (مذاق اچ دوبارہ مخاطب کردے) شیلی!

شہلا :- (ول وی کوئی جواب نہیں ڈیندی)

عمران :- کجھ ناں —— (سوچ تے) —— اچھا —— شیلو —— ایں ویلے آپاں کتھ بیٹھے ہیں۔؟

شہلا :- (نراض) احمق دی جانڈن جو ایہہ فیملی پارک ہے۔

عمران :- اد سامنے فوارہ ڈیکھے دے۔!

شہلا :- کیا ہے ایں فوارے کوں۔؟

عمران :- ایہہ سوہنا —— فوارہ۔ میکوں بالکل تیڈے آلی کار لگدے —— جیویں توں آپنے وال کھول تے کھڑی ہوویں۔ تے ایں فوارے وچوں نکلدیاں شفاف پانی دیاں دھاراں —— اینویں لگدن، جیویں ایہہ تیڈے سِنے والاں اچوں قطرہ قطرہ تھی تے، دھرتی تے ڈھاندے پئے ہودن۔

شہلا :- میں اتنی بیوقوف کائینی۔ جو ہک چنگی بھلی لڑکی کوں فوارے نال ملا ڈیواں۔!

عمران :- تاں ول "چنگی بھلی لڑکی" صاحبہ —— ایہہ فوارہ آپنی محبت دی علامت ہے۔ شادی دے بعد، کہیں ویلے توں میڈے نال نراض تھی ہیں تاں میں تیکوں ایہہ فوارہ یاد ڈیواں تے اوویں منا گھناں جیویں (آہستہ نال) توں میڈے نال ہن منیج گئی ہیں (ڈوہیں کھلدن)

عمران :- شلو۔

شہلا :- ہُم

عمران :- تیڈی ایہہ سوہنی کھل ڈیکھ تے میکوں یقین نئیں آندا کہ ہوں ڈینہ ٹرین اچ دی جناب ای ہن۔ اُف پوری ڈریکولا۔ صرف خون پیوݨ دی کمی رہ گئی ہئی۔

شہلا :- (کھلدے ہوئے) میکوں بیتہ ہا تُساں میڈے رشتے ولد ہیوے ہک تاں کمپارٹمنٹ دیچ کلھی بیٹھی ہم تنہائی دا خوف۔ تے اُتوں ول جناب تشریف گھن آئے۔

(ماضی دی یاد دا تاثر)

—— "ٹرین ملن تے پہلی ٹرین دا تاثر" ——

عمران :- (خود نال مخاطب تھی تے) ایہہ پسنجر ٹرینیاں دی فسٹ کلاس ہلوی کتنی غنیمت ہے —— نہ بندہ —— نہ بندے دی ذات —— تے نرش دا عذاب —— میڈے خیال اِچ ایں اُدھ آلے کمپارٹمنٹ اِچ باہوٹاں چاہیدا ہے۔

(کمپارٹمنٹ دا سلائیڈنگ دروازہ کھلیندے)

عمران :- (چونک تے آہستہ نال) اوہ —— اتھاں تاں ہک محترمہ —— خیر (اُچے لہجے وِچ) سلام وعلیکم —— کیا میں اِتھاں بہہ سگداں ——!

شہلا :- جی نہیں۔ میڈے خیال اِچ نال آلا کمپارٹمنٹ وی خالی ہے۔

عمران :۔ خالی تاں ہے۔ لیکن کلھے بیٹھے ہویاں میکوں ڈر لگسی۔ غالباً تساں وی
ڈر دے بیٹھے ہوسو۔

شہلا :۔ جی شکریہ! تساں تشریف گھن ونج سگدے وے!

عمران :۔ لیکن ـــ او ـــ میڈے اتھاں باہوݨ اِچ کوئی حرج کائینی۔

شہلا :۔ چلدی ٹرین وِچ کلھی لڑکی نال باہوݨ وِچ کوئی حرج کائینی؟ سیدھی ریت جناب اِتھوں چلے ونجو،
ایہہ سمجھ تے جو ایہہ لیڈیز کمپارٹمنٹ ہے۔

عمران :۔ باہروں تاں ایہو جیہیں کوئی عبارت نہیں نظردی پئی۔ ول وی اطلاعاً
عرض ہے جو فسٹ کلاس اِچ زنانہ، مردانہ آکھݨ دی کوئی گنجائش کائینی
ہوندی!

شہلا :۔ (غصے نال بہوں آہستہ) بے شرم۔ (منہ موڑ گھندی ہے۔)

عمران :۔ نہیں جناب۔ میڈا ناں عمران ہے تے میں آپݨی ماسی دے گھر ملتان ویندا
پیاں۔ میں اِتھاں بی۔ ایس۔ سی۔ اِچ داخلہ گھنݨ تے ـــ۔۔

شہلا :۔ محترم! اپݨاں شناختی کارڈ اپݨے کول ای رکھو!

(تھوڑی دیر گذر دی ہے۔)

عمران :۔ میڈے خیال اِچ تساں وی ملتان ویندے پیوے۔ کیوں جو ایہہ پسنجر
صرف ملتان تک ویندی ہے۔

شہلا :۔ (چپ)

(تھوڑی دیر گذر دی ہے۔)

عمران :۔ بھئی! ایہہ پسنجر ٹریناں وی عجیب ہوندن۔ فسٹ کلاس اِچ تاں ذرا
وی رش نہیں ہوندا، پرادے ہوئے ہوئے۔ ایکسپریس ٹریناں دی تاں
حالت بُری ہے۔ اتنا رش ـــ اتنا رش ـــ جو مسافر پائیداناں نال

لٹکے پئے ہوندن۔ ـــ میں تاں ایں خاطر پسنجر ٹرین اِچ سفر کریندا ں۔
تھوڑی دیر ای تاں بھی ویندی ہے۔ پر بندہ پُجدا تاں آرام نال ہے۔

شہلا :۔ معلومات دا شکریہ!

عمران :۔ کیا تہاکوں میڈی گالہہ نال اتفاق کائینی۔

شہلا :۔ "جی کائیناں۔"!

عمران :۔ او کیوں۔؟

شہلا :۔ ایں خاطر جو پسنجر ٹریناں اِچ ـــ تساں جیہیں شریف آدمی وی آوڑدِن
جیڑھے مسافراں دی بے آرامی دا سبب بݨدن۔

عمران :۔ حد تھی گئی اے محترمہ! تساں ہک شریف آدمی دی توہین کریندے پیوے۔

شہلا :۔ توہین تاں ہݨ ریلوے دا گارڈ آکریسی۔ جیکوں ہݨیں میں زنجیر چھک تے
تہاڈی مداخلت دی اطلاع ڈیوݨ آلی آں۔

عمران :۔ کیا۔ کیا۔ ؟ ـــ

شہلا :۔ جیا ـــ میں ترائے تک گنتی کر لیساں۔ تساں اِتھوں تشریف تے اپݨاں سامان
وی گھن ونجو۔ ـــ!

عمران :۔ (اُٹھدے ہوئیں) او گاڈ! میں اِتھوں ویندا پیاں۔!

ـــ ہونہہ (باہر نکلدے ہوئیں) عجیب آدم بیزار لڑکی ہے۔ خلوص تے ہمدردی دا تاں
اجکل زمانہ ای کائینی۔ میں تاں ایہہ سوچیا ہا جو کلھی ڈردی ہیٹھی ہوسی۔ لاحول ولا۔
[یادِ ماضی توں واپسی دا تاثر۔]
(عمران تے شہلا دے کھلکھلاوݨ دیاں آوازاں)

عمران :۔ بہوں ذلیل کیتا ہا توں شکر دی ہکی ـــ ہوں ڈیہاڑے میکوں ـــ

شہلا :- میں کیا کراں ہا ـــــ حالات ایہو جیہیں تھیندے گئے ـــــ ٹرین وچ ادگاہیں تھیاں ـــــ گھر آتے ہیٹھم تاں ـــــ تساں وَل کُنڈے اُتے ـــــ

عمران :- میں گلّنیدا ودّا ہم ـــــ اپنی ماسی یعنی تیڈی امّی دا گھر ـ تے جناب ایہہ سمجھے جو میں انہاں دے تعاقب اِچ آیاں ـــــ ـــــ گیٹ آؤٹ ـ گیٹ آؤٹ ـــــ ہونہہ ـــــ

شہلا :- ہونہہ ـــــ میں تاں اینویں سمجھی ہم ـ

عمران :- (نقل کریندے ہوئیں) میں تاں ایویں سمجھی ہم ـ شکل ڈٹھی ہے اپنی میں ایں شکل دے تعاقب اِچ آداں ہا ـ

شہلا :- تے کیا ہے میڈی شکل کوں ـ !

عمران :- نہ سئیں تہاکوں تاں اللہ سئیں نے بقول شاعر فرصت اِچ بہہ تے بنایا ہا ـ

شہلا :- جناب ! میں اِتنی کوجھی وی کائینی ـ

عمران :- تے اتنے سوہنے وی کائینی ـ

شہلا :- (بے چارگی نال) عمران ! کیا میں سچ مچ کوجھی ہاں ـ

عمران :- (طعنے نال) خیر اتنی کوجھی وی کائینی ـــــ بس ـــــ او کیا ـــــ آہدن اونکوں ـــــ ہاں، قبول صورت ہیں ـ

شہلا :- (چُپ رہ ویندی اے)

عمران :- (کھلدے ہوئے) بس ناراض تھی گئی ایں ـــــ بھئی ! سیانے وی سچ آہدن ـــــ عورت دی تعریف کرو تاں او خوش ـــــ نا تاں ہوں ویلے منہ بݨ ویندے ـ (پیار نال) شلّو !

(شہلا) :- (مصنوعی غصے نال) میں تاں صرف شہلا ہاں ـ کوجھی ـ قبول صورت ـ کہیں سوہݨی حُور پری کوں ـــــ اپنی شلّو بنا گھنو تاں !

(عمران) :- نراض تھی گئی ایں ـــــ میڈی شلّو صرف تے صرف اوہو ہے ـ جیڑھی ایں ویلے میڈے سامݨے بیٹھی ہے ـ

شہلا :- میں تکھے تیج نیں سنڑوی ہوندی

عمران :- میکوں تیڈی قسم ـ !

شہلا :- ہوں ـ ایویں !

عمران :- شلّو ـــــ !

شہلا :- جی ـــــ !

عمران :- توں میکوں کیڈی سوہݨی لگدی ایں ـــــ ایہہ تاں کوئی میڈیاں اکھیں کنوں پچھ ڈیکھے ـ جیڑھیاں تیڈے حُسن دے سبھے رنگ جذب کرݨ توں قاصر ہن ـــــ او لمحہ ـــــ کیڈا سوہݨا ہوسی ـــــ میں تصور وی نہیں کر سگدا ـــــ جڈݨ توں سُرخ کناری لگیا جوڑا پا تے وݙے لوچھݨ دا لمبا سارا گھُنڈ کڈھ تے ـــــ پھلوں دی خوشبو ریچا تے ـــــ میڈے گھر ویہڑے اِچ آیا ہسیں ـــــ شرم کنوں سنگڑی ہوئی ـ کیویں لگسیں ـ !

ـــــ تے وَل میں کناری آلے لوچھݨ دا گھُنڈ ہٹا تے ـــــ سونے دی مُندری تیڈی ایں انگل اِچ پوا ڈیسیاں ـــــ میڈی محبت دی نشانی ہوسی ـــــ شلّو ـــــ میکوں تاں اے سب کجھ ہک خواب وانگوں محسوس تھیندے ـــــ پتہ نہیں ایہہ خواب اتنے سوہݨے کیوں ہوندن ـ !

ـ کیوں شلّو ـــــ توں کڈاہیں انہاں خواباں بارے وی کجھ سوچیے ـ

شلو :- (چُپ رہندی ہے)

عمران :- شلو ــــ !

شہلا :- ــ (چُپ !)

عمران :- اے محترمہ! کتھ گئے بیٹھے وے - ایہہ عمران دی سیجھ کائینی ــــ بلکہ نیلی پارک دا ہک خوبصورت کونا ہے -

شہلا :- (چونک تے) اوہ - (ٹھڈا ساہ بھر تے) عمران ! تساں میکوں کتنے سوہنے خواب ڈکھیندے وے - پتہ نیں انہاں دی تعبیر کیویں ہوسی ــ بظاہر تاں اپنے درمیان کوئی ظالم سماج کائینی -

عمران :- لیکن ہک پاسوں میکوں ڈر ہے -

شہلا :- کیندے کنوں - !؟

عمران :- تیڈے اباجی کنوں - او شاید میکوں پسند نیں کریندے - ایں خاطر میں ٹھیک وقت تے تیڈے گھروں ہوسٹل اِچ منتقل تھی گیا ہم ــــ ناں تاں او میکوں گھروں کڈھݨ دے موڈ وِچ ہن -

شہلا :- ہا - میکوں یاد ہے ــ اوں ڈیہاڑے آیاں کٹھے گھر آئے ہاسے تے وَل ڈیہاڑی اِچ لُک تے انہاں دیاں گالھیں سُݨیاں ہاسے - او امی نال لڑدے پئے ہن -

ــــ [ماضی دی یاد دا تاثر] ــــ

پیو :- (غصّے اِچ) میکوں سمجھ نہیں آندی جو عمران دی ایں گھر اِچ راہوݨ دی تُک کیا ہے - اگر پڑھݨ واسطے آئے تاں کیا کالج دے ہوسٹل اِچ جائیں گھٹ ہِن - جو ساڈے گھر وِچ وَڑ تے نویں جھیڑے تے نویں مسئلے کھڑے کرݨ چاہندے -

ما :- شہلا دا پیو ــ کجھ تاں آہستہ بولو ــ کیتھائیں او سُݨ نہ گھنن - کیا آکھیسی عمران ــــ

پیو :- میکوں عمران دے آکھݨ یا نہ آکھݨ دی پرواہ کائینی ــــ میڈے گھر جوان دھی ہے ــ تے میں ڈردا ہاں جو کل کوں دنیا نہ میکوں کجھ آکھے ــ میڈی عزت ہے - میڈے ناں دی عزت ہے - ایندے اُتے حرف آوے ــ میں کڈاہیں برداشت نیں کر سگدا ــــ

ما :- تہاڈی عزت تے حرف نہیں اسگدا - شہلا تے عمران ــــ ڈوہیں ــ جیویں کیویں میڈا خون ہن تے میکوں آپݨے خون تے اعتبار ہے

پیو :- ناگ کوں ڈیکھ تے ہیں اے کیویں بھُل ونجاں جو او میکوں ڈنگ کونیناں مریسی !

ما :- (بے چارگی نال) کجھ تاں سوچیا کرو - آخر عمران میڈا بھݨنڑیجا ہے - میڈی چھوٹی بھیݨ دا پُتر ہے - اتے تساں اونکوں ــــ پتہ نہیں او تہاکوں کیوں نہیں بھاندا - !

پیو :- ہونہہ ــ بھاندا کیوں نیں ــ ئیں خوش فہمی اِچ راہوݨ آلا جو ان کینی - تے شہلا دی ما ــ نہ توں کہیں خوش فہمی اِچ رہ ــ میں چاہنداں جو توں اونکوں اَجے اَج اِتھوں وَنجݨ دا آکھ ڈے ــ ہوسٹل دا اِنتظام کریندے ڈوں ترائے ڈینہہ تاں لگ ای ویسن -

ما :- (ڈکھرے لہجے اِچ) ہوسٹل دا انتظام تاں او پہلے کیتی کھڑے - سیانا بال ہے ــ سویرے میکوں آہدا پیا ہا جو خالہ ــ میکوں اِتھوں وَنجݨ دی اجازت ڈیو - !

پیو :- بس وَل کیا ہے ــ سارے مسئلے ای حل تھی گئے -

ماں :- پر میں اونکوں کیویں آکھاں جو توں ماسی دا گھر چھوڑ تے ہوسٹل پہلیا ونج.
نیسم کیا سوچیسی -؟

پیو :- نیسم جو وی سوچے — پر عمران اِتھ — میڈے گھر اِچ — رہائش نہیں رکھ سگدا -

ماں :- (روندے ہوئیں) ٹھیک ہے — میں اونکوں آکھ ڈیسیاں —
— (ڈسکیاں) — ڈسکیاں دے دوران — میکوں — آپنْی ماسی کوں ملنْ کیتے تاں اوایں گھر آ سگدے - !

پیو :- ٹھیک ہے — کڈاہیں — کڈاہیں —

[یادِ ماضی توں واپسی دا تاثر]

عمران :- شلو ! میکوں انہیں گالھیں توں ڈر آندے - جو جیرھے میکوں آپنْے — گھر رکھنْ گوارا نہیں کر سگدے - او میکوں وی کیویں ٹھے ڈیسن - !

شہلا :- جیویں اباجی دی طبیعت سخت ہے - اونویں گالھیں وی سخت کریندن

عمران :- شاید — خالہ — ہوریں میڈی وجہ توں زیرِ عتاب راہندن . —

شہلا :- کوئیناں — او شروع دے ای اینویں ہن — میکوں تاں جڈنْ دی — سمجھ آئی ہے — او — امی نال — اینویں ای لڑدے آئن — !

عمران :- ہونہہ - ! —

شہلا :- میکوں او مرد ذرا وی نہیں بھاندے — جیرھے — عورت نال لڑنْ اینویں لگدن — جیویں پتھر دے زمانے دے جنگلی انسان نے —

ایٹمی دَور دے انسان دا لباس پا گھِدا ہووے — !

عمران :- (ہلکا جیہاں قہقہہ مار تنے) میں سمجھ گیاں !

شہلا :- (گھبرلتے) کیا سمجھ گیو — کوئی غلط مطلب نہ کڈھ گھنْائے - میڈی گالھ دا - —

عمران :- نہیں جناب ! میں بالکل صحیح مطلب کڈھے - !

شہلا :- بھلا کیا - ؟

عمران :- میں ہوریں میکوں وارننگ ڈیندے پن جو میں شادی دے بعد تہاڈے نال لڑنْ دی جرأت ان کراں - کیوں ٹھیک سمجھیم - —

شہلا :- (شوخی نال) ہوں — چالاک — !! —

عمران :- (شوخی نال) لیکن میں تاں تیڈے نال لڑساں - خوب بھنْیں لیساں -

شہلا :- واہ — بھینْی — جیرھے ویلے میں کوئی غلطی کر لیساں ای کوئینا دل پیویں لڑسو - !

عمران :- اچھا — سنْ سنْ — اینویں سمجھو جو آپنْی شادی تھی چکی اے —

شہلا :- (شرمگیں لہجے اِچ) میں نہیں سنْڑدی - ! جنگلی کہیں جا دے -!!

عمران :- بھئی سنْڑ وی گھن !

شہلا :- (چُپ) —

عمران :- ہوں — اینویں سمجھ جو میں ڈاکٹر بنْ چکیاں — آپنْی شادی تھی چکی — اے — تے آپاں رات کوں فلم دا آخری شو ڈیکھ تے سُتے ہے - سویرے ہسپتال میں ڈیوٹی تے ونجنْیں تے جناب کوں نیندر ہے نہ میڈے کپڑے کڈھے نی تے نہ ناشتہ تیار ہے - وَل میں تیکوں پکڑ تے اٹھا کھڑیساں - !! —

شہلا :۔ تے وَل میکوں پھینٹی لیسو۔!

عمران :۔ اوں ہونہہ ـــ چُپ کر تے ـــ ہتھ جوڑ تے ہسپتال لگیا ولیساں تے ـــ آکھساں ـــ " بادشاہو ـــ مزے نال نیندراں کرو ـــ ناشتہ' ئیں ـــ ہوٹل توں کر گھِنساں۔ !" ـــ

شہلا :۔ (خوابناک لہجے اِچ) کتنی سوہݨی زندگی ہوسی او۔ عمران۔!

عمران :۔ ہوں ! ـــ

شہلا :۔ تساں جلدی نال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کیوں نیں کر گھِندے۔ ؟

عمران :۔ بخشو سئیں ! ـــ پہلے میکوں بی۔ ایس۔ سی تاں کرݨ ڈیوو۔ !

شہلا :۔ (عجیب جیہے لہجے اِچ) عمران۔ !

عمران :۔ نہیں عمران کوں اوندے حال تے چھوڑو تے گھر وݨݨ دی تیاری کرو۔ سہیلی دے گھر اتنی دیر نئیں لگ ہیندا ہوندا۔ ابا جی کوڑ تپ ولیسن۔

تریجھا منظر

پیو :۔ میں عمران دا روز روز اتھ آوݨ برداشت نی کر سگدا۔

ما :۔ شہلا دے ابو تساں ـــ !

پیو :۔ جیڑھی گالھ کنوں ڈردیاں، میں اونکوں گھر اِچ نہ رہوݨ ڈیتا۔ اَج ڈوں سال تھی گئین۔ او اونویں سویرے شام اِتھائیں لبھدا کھڑے۔

ما :۔ شہلا دے ابو۔ !

پیو :۔ میں ایں نانگ کنوں بچݨ دی پوری کوشش کیتی ہے۔ پر ہݨ ڈیہدا پیاں جو او ندا زہر میڈے گھر اِچ کھنڈدا ویندے !

ما :۔ ایندے وِچ کلھا عمران دا تاں قصور کینی۔ شہلا وی تاں اوندے نال دلچسپی گھِندی ہے۔

پیو :۔ تے توں اونکوں عمران نال دلچسپی گھِنݨ ڈیتی، انہاں کوں آپس وِچ دلچسپی گھِنݨ دا موقع ڈیندی رہی ایں

ما :۔ (روندے ہوئیں) کو ئینا۔ کو ئینا۔ !

پیو :۔ ایں واسطے جو او تیڈا بھنتریجا ہے۔ تو چاہندیں جو اوندا رشتہ میڈی دھی نال تھیوے !

ما:۔ (روندے ہوئیں) ایہہ کوڑ ہے۔ (ڈسکیاں)

پیو:۔ عورت! توں میڈے کنوں آپݨی اول شکست دا بدلہ گھنݨ چاہندی ایں۔ جیڑھی ہیں شہلا دا رشتہ عمران دی بجائے آپݨے بھتریجے قیصر نال کرتے ڈتی ہئی ——
توں ایہہ نہ سوچیا جو شہلا ہݨ آپݨے کول قیصر دی امانت ہے۔ جیہاندا نکاح شہلا دی چھوٹی آلے ڈینہہ ای کر ڈتا گیا ہائی۔ ہݨ تاں رخصتی باقی ہے۔ شہلا دی ما! توں امانت اِچ خیانت کریندی پئی ایں!

ما:۔ (روندی ہوئی) تساں بھول الزام لاگھدے وے۔ تے میں چپ رہی آں۔ ہݨ میکوں وی کجھ بولݨا پوسی۔

پیو:۔ بول —— بول —— توں کیا بلیسیں۔؟

ما:۔ آخر عمران اِچ گھٹکی کیا ہے۔ او قیصر کنوں زیادہ سوہݨاں۔ تے اوندا مستقبل قیصر کنوں زیادہ چنگاں ہے۔ او ڈاکٹر بݨدا پیے۔ تے قیصر صرف بینک دا کیشیئر ہے۔ عمران تہاکوں ایں خاطر نی بھاندا جو او میڈا بھنڑیجا ہے۔ تہاڈا بھتریجا کائینی۔

پیو:۔ (آرام نال) گھٹکی —— سوہݨاں —— چنگاں مستقبل —— ڈاکٹر بݨسی —— جڈݨ تاں بݨسی —— حالی تاں بی۔ ایس۔ سی۔ کریندا پے تے بی۔ ایس۔ سی۔ لکھاں چھوکرے کریندن، تے ڈاکٹر ہک ادھ بݨدے! ایہو ہے تاں اوندا مستقبل —— مشکوک ——

ما:۔ (ڈسکیاں) ——

پیو:۔ تے جنیں ویلھے قیصر بے سرِ روزگار ہے۔ بینک دا کیشیئر سہی۔ ڈوں مربعے زمین تاں ہے۔ تے سب کنوں وڈی گالھ اے جو او شہلا دا قانونی خاوند ہے!

اوندا نکاح پیا ہوسے!

ما:۔ نکاح ترٹ وی تاں سگدن۔!

پیو:۔ (سخت لہجے اِچ) تو ایہہ چاہندی ایں جو میڈی دھی کوں مہندی لگݨ توں پہلے ای طلاق تھی وَنجے۔ میں بے عزتاں وانگوں اپݨی زبان توں پھر وَنجاں۔ عدالت اِچ تنسیخ نکاح دے دعوے کراں۔ دھی دی طلاق منگاں کیڑھے منہ نال۔ بول شہلا دی ما۔

ما:۔ (ڈسکیاں) ——

پیو:۔ کوئیناں، ایہہ کڈاہیں نی تھی سگدا۔ شہلا دی رخصتی قیصر دے گھر تھیسی میں اَج ای خط لکھ ڈیندا بھرا کوں جو رخصتی دی تیاری کرن تے شہلا دی ما —— توں عمران کوں روک ڈے جو او ادھاں نہ آیا کرے۔

ما:۔ (روندے ہوئیں) ایہہ میں، نیں آکھ سگدی۔

پیو:۔ میں خود ای آکھ ڈیساں۔

ما:۔ (ڈسکیاں) ——

چوتھا منظر

شہلا:۔ (غمناک لہجے اِچ) امی (ڈسکیاں) میں ایہہ کیا سُنڑیم — میں ایہہ کیا سُنڑیم امی۔ !! ——

ما:۔ (روندے ہوئیں) شہلا۔ ! (شہلا لپٹا گھِندی اے) میڈی دھی چُپ کر۔ ساڈیاں دھیاں دی قسمت ایہا ہے۔ ——

شہلا:۔ (روندے ہوئے) امی! میں زندہ ہاں تاں۔ مری تاں کائنی!

امی:۔ اللہ نہ کرے جو تیکوں کجھ تھیوے!

شہلا:۔ تے وَل آجی میڈے نال مُردیاں آلا سلوک کیوں کریندے ہن۔! جیویں جو بے جان لاش کوں اوندے لواحقین — جیندے جی — زمین اِچ قبر کھٹ تے پُور ڈیون — بھانویں اوہ ریتلی ہووے — یا پتھریلی — چکی ہووے — ما سیم تھور دی ماری۔ (ڈسکیاں) ——

ما:۔ ڈس ذل۔ میں کیا کراں۔!!

شہلا:۔ امی، تساں اِتنا وی نہ سوچیوے جو میں صرف چھی ڈینہاں دی ہاں۔ پوری طرح اکھیں کھول تے دُنیا کوں نیں ڈیکھ سگھدی۔ خود کھیر پیونڑ دے قابل کائینی۔ تے تساں میڈی نکی جیہی — زندگی — پرائے ناں لکھ ڈتو وے — امی — ڈساؤ — ایہہ کیا رسماں ہن — کیا۔ ریتاں ہن — جیڑھیاں بندے کوں جیونڑ توں پہلے ای مار ڈیندن۔

ما:۔ میں کیا ڈساں دھی آ — میں تاں خود انہاں رسماں دی ماری ہوئی آں — توں جمیوں تاں ڈر گیم جو کیتھائیں تیڈے اُتے انہاں کالیاں رسماں دا پچھاواں نہ پئے وَ بجے۔ لیکن او سب کجھ تھی گیا۔ اتے تیڈے جمنڑ دے تریجھے ڈینہہ رشتے دی گالہہ تھیونڑ لگی میں بہوں دیواراں اُساریاں — جو ایہو جیڈی دھی دا نکاح عجیب جیہاں ہے — پر تیڈے پیو نے سب دیواراں ڈھا ڈتیاں۔

شہلا:۔ (ڈسکیاں) ——

ما:۔ وَل میں کوشش کیتی جو تیڈا نکاح عمران نال تھی وَنجے۔ جیڑھا اوں ویلے سال ڈیڈھ سال دا ہا۔ پر انھاں وی تیڈے پیو نے میکوں شکست ڈتی۔ تے تیڈا نکاح قیصر نال تھی گیا — میڈی بھینڑ — عمران دی ما۔ میڈے کنوں رُس گئی۔ تے وَل اَج تائیں اوندی شکل نئیں ڈٹھی۔

شہلا:۔ (ڈسکیاں) ——

ما:۔ نسیم نے ایہہ زیادتی وی برداشت کر گھدی۔ تے ہُن عمران کوں ساڈے گھر بھیج ڈتا۔ تے اساں اوندے نال کیا سلوک کیتے۔ تے ہُنڑ کیا سلوک کریندے پئے ہیں (ڈسکیاں)

شہلا:۔ (روندے ہوئے) عمران! میں تیکوں کیا منہ ڈکھیساں؟ میں تیکوں کیا

مُنہ ڈِکھیساں ۔ (روندی ہے)

پنجواں منظر

عمران :۔ (خوشگوار لہجے اِچ) سلام وعلیکم ۔ ماسی جی !

ما :۔ (بجھے بجھے لہجے اِچ) آئیں پُتر !

عمران :۔ (ہولے جیہاں اَپنْے آپ نال) اوہ ! اَج تاں چاچا جی وی گھر بیٹھن ۔ (مخاطب کرتے) سلام وعلیکم ۔ سیئں !

شہلا دا پیو :۔ آ — عمران — بہوں چنگے ویلے آ گِئیں — مَیں وی تیڈے نال ضروری گالھ کرنْ چاہندا ہم ۔

عمران :۔ (حیرانگی نال) ضروری گالھ — میڈے نال — ؟!

پیو :۔ "ہوں" ! —

عمران :۔ ڈسو سیئں ! میں حاضر ہاں ۔ ! —

پیو :۔ (حقہ گڑ گڑیندے ہوئیں) گالھ اے ہے عمران ! تیکوں پتہ ہوسی جو شہلا دا نِکاح اوندی چھوٹی اُمرے ڈِنہہ قیصر نال تھی گیا ہئی ۔

عمران :۔ (زبردست حیرانگی نال) شہلا دا نکاح قیصر نال ۔

پیو :۔ تیکوں پتہ کائینی — قیصر — میڈا بھتریجا — !! —

عمران :۔ (ڈِسے ہوئے لہجے اِچ) اوندا تاں پتہ ہے ۔ لیکن — !

پیو :۔ نِکاح آلی گالھ دا پتہ کائیناں ہا ۔

عمران :۔ جیا سائیں — !

پیو :۔ چلو — وَل ہک بئی اِطلاع وی سُنْ گھنو جو اگلے مہینے شہلا دی رخصتی ہے تے — !

عمران :۔ لیکن اگلے مہینے تاں اوندا بی ۔ اے دا اِمتحان ہے ۔ !

پیو :۔ دِھیاں دا وڈا اِمتحان انہاں دا ساورا گھر ہوندے ۔ باقی ایہہ الف اے ، بی اے فضول گالھیں ہوندِن ۔

عمران :۔ ٹھیک ہے سیئں !

پیو :۔ لیکن جیڑھی گالھ مَیں تیکوں کرنْی اے ۔ او ایہہ جو توں اساڈا بال ہیں ۔ ڈوں سال اتھ آندا ویندا رہ گئیں ۔ اساں اعتراض نہیں کیتا ۔ لیکن ہُنْ جیں ویلے شہلا دی رخصتی نزدیک ہے ۔ اوندے سوہرے تیڈے اِتھ آونْ تے اعتراض کیتے ۔ میڈا خیال ہے ۔ توں ساری گالھ سمجھ گیا ہوسیں ۔ !

عمران :۔ جیا سیئں ۔ ! —

پیو :۔ تے وَل کیا میں ایہہ سمجھ گِھناں جو ایہہ تیڈا آخری پھیرا ہوسی ۔

عمران :۔ (ڈُکھیارے لہجے اِچ) جیا ایہہ میڈا آخری پھیرا ہے ۔ تیکوں ہُنْ اجازت ! —

پمیر :- نہیں بھاتی! — ایڈی جلدی کرن دی لوڑ کائینی۔ ئیں ذرا کم — ویندا
پیاں۔ توں ماسی کوں تاں بل گھن ۔!

— (ویندیاں قدماں دیاں آوازاں) —

شہلا :- (ڈکھیارے لہجے اِچ) عمران!

عمران :- (طنزیہ) عمران ۔ اوہ۔ تہاکوں ایہہ ناں ہمالی تک دی یاد ہے ہیں تاں
سمجھیم بُھل گئے ہوسو۔

شہلا :- (روندے ہوئے) عمران! میکوں پتہ کوئیناں ہا — میکوں پتہ
کوئیناں ہا عمران! —

عمران :- بہوں معقول بہانہ ہے — کہیں دی زندگی تباہ کرتے — ارماناں دا
زہر پلاتے — تڑ پدا چھوڑ تے — آکھ ڈِتا — "میکوں پتہ
کوئیناں ہئی ۔

شہلا :- (روندے ہوئے) یقین کر عمران — یقین کر۔ —

عمران :- کیویں کر گھناں یقین — جیڑھے ویلھے حقیقت سامنڑے ہووے
نہ تاں — ڈکھاوے — تے یقین نہیں آسگدا۔

شہلا :- کل شام تک تاں — میکوں وی پتہ کوئیناں ہا — جو بابا نے
میڈی قسمت دی واگ کیندے ہتھ اِچ پکڑائی ہوئی اے —
میکوں دی پتہ کوئیناں ہا۔

عمران :- ایہہ لڑکیاں وی عجیب ہوندن — محبت واچکر ہک کوں ڈیندن
مستقبل دے سہانے خواباں دی ڑل تے اُساری کریندن ۔
تے وَل شادی کہیں ہئے نال کر گھِندن ۔

— ئیں پچھداں — تنلو — کیا بیوقوف بناوَنڑ کیتے تیکوں میں
ای لبھیا ہم — میکوں ای فلرٹ کرنا ہا۔ —

شہلا :- (ڈسکیاں دے دَوران) ئیں فلرٹ نہیں کیتا عمران — یقین کر۔
میں تیڈے نال ای محبت کیتی ہم — تیڈے نال ای محبت
کریندی آں — تے تیڈے نال ای محبت کریندی راہساں ۔!

عمران :- ئیں ہک وار وَل تیڈا یقین کریندا — دل دھوکہ کھاوَنڑ کیتے
تنلو! ئیں زندگی دے آخری ساہ تک تیڈا انتظار کرلیساں!

— (چلیا ویندے) —

شہلا :- (روندی ہے) عمران ۔ عمران ۔ (ڈسکیاں) —

چھیواں منظر

شادی تھیوݨ دا تاثر
تے وَل قیصر دے حجلہ عروسی دا منظر

قیصر :۔ (بجھے بجھے لہجے اِچ) لوگ آہدن جو شادی دی پہلی رات خوشیاں گھن تے آندی ہے — یادگار خوشیاں دی خوشبو گھن تے — پر میکوں تاں اے رات — بالکل ہِک عام رات لگدی پئی اے — خوشیاں ۔ تے سوجھلے کنوں خالی — بالکل خالی — جیندے بوچھݨ تے لگے ہوئے ستارے کہیں ویلے جھم جھم کرݨ لگ پوندن ۔

شہلا ! میں ہالی تک تہاڈا منہ کوئینی ڈٹھا — تساں کیہو جیہیں ہیوے میکوں کوئی پتہ کینی — میں کیہو جیہاں ہاں — تہاکوں کوئی پتہ کائینی — حالانکہ تساں آپݨی زندگی دے چھیویں ڈینہہ کنوں — شہلا دی بجائے — شہلا قیصر ہا دے — نکاح دے فوراً بعد آپݨاں پردہ کرا

ڈتا گیا ۔ — میکوں یاد ہے میں ہِک دفعہ — تہاڈے گھر آیا ہم — ایں خاطر جو تہاڈی شکل تاں ڈیکھ آواں — پر نہ ڈیکھ سگیم — میکوں ایہہ دی پتہ کینی جو ایہہ شادی، تہاڈی مرضی نال تھئی اے یا — تساں اوں صدقے دے گوشت آلی کار مجبوراً ہتھ آئے — جیکوں رَتے کپڑے اِچ ولھیٹ تے رکھیا ویندے — ۔ اگر اجازت ہووے تاں میں تہاڈا چہرہ ڈیکھ گھناں — !! —

شہلا :۔ (ہلکی جیہیں ڈسکی بھر یندی ہے) —

[ماضی دی یاد دا تاثر]

(فیملی پارک دیاں گالھیں یاد آندن شہلا کوں)

عمران :۔ "توں میکوں کیڈی سوہݨی لگدی ایں — ایہہ تاں کوئی میڈھیاں اکھیں کنوں پچھ ڈیکھے — جیڑھیاں تیڈے حسن دے سبھے رنگ جذب کرݨ توں قاصر ہن — او لحہ کتنا سوہݨاں ہوسی — میں ، تصور نہیں کرسگدا ۔ جڈݨ توں سُرخ کناری لگیا جوڑا پاتے ، وڈے بوچھݨ وا لمبا سارا گھنڈ کڈھ تے — جیکوں دی خوشبو رچا تے — میڈے گھر — سیجھ اِچ آیا ہیں — شرم کنوں سنگڑی ہوئی — کیویں لگسیں — !

[یادِ ماضی توں واپسی دا تاثر]

قیصر :۔ شہلا — ایہہ گھنو — مندری ہے — ہِک رسم ہے — جو شادی دی پہلی رات گھوٹ آپݨی کنوار کوں مندری پوندے — جِتھ بیاں رسماں

پوریاں کیتے ونے۔ ایہہ وی کر گھنو — ایہہ مُندری آپڑے ہتھ نال پا گھنو۔! ——

(ماضی دی یاد دا تاثر)

عمران :۔ تے وَل یئں کناری آلے بوچھݨ دا گھنڈ ہٹاتے — سونے دی مُندری تیڈی ایں انگل اِچ پوا ڈِتیاں — میڈی محبت دی نشانی ہوسی۔ او مُندری ! ——

[یادِ ماضی توں واپسی دا تاثر]

شہلا :۔ (اُڈسکیاں بھر تے رووݨ پئے ویندی ہے)

قیصر :۔ تساں روندے پیئے — شاید تہاکوں میڈیاں گالہیں بُریاں لگن — خیر — میں کوشش کریساں جو تہاکوں خوش رکھ سگاں !

انڈرسٹینڈنگ نال — یا سیر و تفریح نال ——

ستواں منظر

شہلا :۔ بس کرو قیصر — میں تھک پئی آں ٹُر ٹُر تے — ہُݨ گھر چلوں۔

قیصر :۔ (نارمل لہجے اچ) بس — باقی ہک شے رہ گئی — ڈیکھݨ دے قابل — !

شہلا :۔ او کیڑھی — ؟!

قیصر :۔ ایہہ سامݨے وڈا فوارہ — رنگ سُرخ دا بݨیا ہویا — سوہݨا نیں۔

شہلا :۔ فوارہ — !

[ماضی دی یاد دا تاثر]

— [شہلا کوں فیملی پارک آلا فوارہ تے گالہیں یاد آندن] —

عمران :۔ شلو — ایہہ سوہݨا فوارہ — میکوں بالکل تیڈے آلی کار لگدے — جیویں توں آپݨے وال کھول تے کھڑی ہوویں — تے ایں فوارے اچوں نکلدیاں — شفاف پاݨی دیاں دھاراں ؛ ایویں لگدن جیویں

ایہہ ــــ تیڈے سینے والاں اچوں قطرہ قطرہ تھی تے ڈھاندے پئے ہوون ــــ دھرتی

عمران :- ایہہ فوارہ آپڑیں محبت دی علامت ہے ــــ شادی دے بعد کہیں ویلے توں میڈے نال نرامن تھی ہاسیں ــــ تاں میں تہاکوں ایہہ فوارہ یاد ڈوا تے ایویں مناگھناں جیویں ــــ

(آہستہ نال، توں ہݨ میڈے نال مینج گئی ایں۔ !

(ڈوہیں کھلݨ لگ پوندن) ــــ

[یادِ ماضی توں واپسی دا تاثر]

شہلا :- (ڈسکیاں بھر تے رووݨ پئے ویندی اے)

قیصر :- شہلا ــ کیا تھئے شہلا ــــ بھئی کوئی شے لگ پئی اے ۔ ــــ

شہلا :- (روندے ہوئے) ــ کوئی ناں ــ چلو ــ گھر چلو ــــ میڈی طبیعت خراب تھی گئی اے۔ ! ــــ

قیصر :- پتہ نیں کیا ہے ــــ میکوں تاں تہاڈا رووݨ ای سمجھ نیں آندا۔ ــــ

اٹھواں منظر

"گھڑیال دے اٹھ وجاوݨ دی آواز"

قیصر :- (نیندر اچوں اُٹھی تے) اوہ ! اٹھ وج گئین ــــ دفتر وی ونجݨیں ــــ شہلا وی سُتی پئی اے ــ (اُٹھیندے ہوئے) شہلا۔ شہلا (زور دا) شہلا

شہلا :- (ہڑ بڑا تے اُٹھ باہندی ہے) "جی !" ــــ

قیصر :- (طنزیہ) اُٹھو جناب ! سویر دے اٹھ وج گئین۔ نہ کپڑے لکن تے نہ ناشتہ تیار ہے ــــ رات فلم دا آخری شو کیا ڈیکھے۔ مصیبت آگئی اے ــــ میں وی لوکاں دیاں نرالیں ڈیکھن ــ پر تیں جہیں کوئی نیں ڈیٹھی ــــ جیکوں خاوند دا ذرا برابر وی احساس نہ ہووے ــــ

شہلا :- نیندر اچ وقت دا پتہ ای نیں لگیا۔

قیصر :- اچھالاٹ صاحب ! زیادہ گالہیں بند کرو تے ونج تے ناشتہ بݨاؤ۔ میں کپڑے کڈھیندا ں، تکھا دفتر نہیں گیا و نجیندا ں میڈے کنوں۔

شہلا :- جی ! میں ہݨیں بݨیندی آں ناشتہ

[ماضی دی یاد دا تاثر]

عمران :- ایویں سمجھو جو میں ڈاکٹر بݨ چکیا ں ــــ آپڑیں شادی تھی چکی اے تے آپاں رات کوں فلم دا آخری شو ڈیکھ تے سُتے سے ــــ سویرے

اُٹھ وَجے ہیں ہسپتال ڈیوٹی تے وَنجنڑے ہِن تے جناب کوں
نیندر ہے — نہ میڈے کپڑے کڈھے نی — تے نہ ناشتہ تیار
ہے وَل مَیں تیکوں پکڑ تے اُٹھا کھڑ لیساں ....
— تے وَل چپ کرتے — ہتھ جوڑ تے — ہسپتال ٹُگیا وَلیساں — تے
آکھیساں — بادشاہو — مرنے نال نندراں کرو — ناشتہ میں ہوٹل
توں کر گھِنساں — ۱۰۱ —

[یاد ماضی توں واپسی دا تاثر]

شہلا :- (ڈُسکیاں بھر تے روندی اے)- عمران — عمران — تیڈے ڈِکھائے
ہوئے خواباں دی چھکار میڈے کولوں برداشت نیں تھیندی۔
اَپنے خواب واپس گھِن گھِن ۔ (روندی ہے)

قیصر :— روونڑ — روونڑ — روونڑ — مَیں تنگ تھی گیاں — سویرے
شام دے ایں ڈُسکار کنوں — شہلا-! توں رووَنڑ چھوڑ نیں سگدی-!

شہلا :- قیصر ! مَیں آپنے وَس اِچ کائینی - ! (ڈُسکیاں)

قیصر :- (طنزیہ) عمران دی یاد تنگ کریندی اے -!

شہلا :- (چونک تے حیران) قیصر - تساں - تساں — عمران کوں — !؟—

قیصر :- ہا، صرف میں نیں — بلکہ ساری دُنیا جاندی ہے جو عمران تے تیڈے
کیا تعلقات ہِن . !

شہلا :- لیکن — لیکن — ! —

قیصر :- لیکن میں ہُنڑ تائیں کیوں چُپ رہ گیاں - ایہو پُچھنڑیں ہاں - ؟ —

شہلا :- (چُپ) ——

قیصر :- ایں خاطر جو میڈے نال شادی کرنڑ تیڈی مجبوری ہائی — تے تیڈے نال-

شادی کرنڑ میڈی مجبوری — ایں خاطر جو میں وی محبت کیتی ہے —
ہک ہی لڑکی نرگس نال — پر تیڈے آلی کار — میں وی آپنڑی محبت
کوں اپنا نیں بنا سگیا — ایں کرکے جو میں تیڈے آلی کار — بچپن دے
نکاح دی سُولی تے ٹنگیا ہویا ہم۔

شہلا :- (ڈُسکیاں دے دوران) اگر تساں میڈی مجبوری کوں سمجھدے وے تاں
میکوں رووَنڑ کنوں کیوں روکیندے وے۔

قیصر :- ایں خاطر جو تیڈا ایہہ رووَنڑ میڈے جذبۂ انتقام کوں ہوا ڈیندے !
شہلا-! آپاں ڈُوہیں ہکو جہیں حالات دا شکار ہیں — پر تیڈی محبت
کم ظرف ہے — چھچھوری ہے — کڈاہیں میکوں اپنڑی محبت دا ڈھنڈورہ
وجیندے ڈِٹھی !

شہلا :- (روندی ہے) قیصر ! میں بے وَس آں ، مَیں بے وَس آں -!

قیصر :- میں تاں ایہہ سوچیا ہا - جو تیڈے تے میڈی کوئی گالھ ظاہر ناں
تھیوے — ایہہ گھر اُجڑے ناں — جیکوں ساڈے بزرگاں دے
فیصلے اُجاڑنڑ چاہندن . بلکہ وَس پووے — پر اِنہاں حالات اِچ
میں تیڈا وجود برداشت نیں کر سگدا۔

شہلا :- اگر میڈا وجود تہاکوں بار نظر دے - تاں تساں میکوں طلاق کیوں
نیں ڈے ڈیندے !

قیصر :- " طلاق " (کھِلدے) مَیں پچھلے چھی مہینیاں توں ایں ویلے دا منتظر ہم
میکوں پتہ ہا جو توں مَیں کنوں " طلاق " ضرور منگسیں - ہک نہ ہک ڈینہہ
تاں جو توں عمران نال شادی کر سگیں — ہوں — ہوں —
— لیکن — نیں — نیں — تیکوں ڈیساں — میڈی طرفوں طلاق سمجھ۔

آخری منظر

ما :- (حیرانگی نال) میڈی دھی — توں — توں کیویں آگئی ایں — ! —

شہلا :- (خوشی نال) — امی — میں — سب رسماں ریتاں تروڑ تے آگئی ہاں۔ امی — میں آزاد تھی گئی آں — بالکل آزاد — قیصر نے میکوں طلاق ڈے ڈِتی ہے —

ما :- (حیرت نال) قیصر نے تیکوں طلاق ڈے ڈِتی ہے -؟ —

شہلا :- ڈِتی نئیں — بلکہ مَیں خود گھِدّی ہے — آپݨے مستقبل دے خواباں دی تعبیر پوری کرݨ کیتے — امی — مَیں طلاق گھِن گھِدّی ہے ! —

ما :- (ڈُکھیارے لہجے اچ) پاگل دھی آ — جلدی آگئی ایں توں — عمران دی شادی دا کارڈ تاں مَیلا تھیوݨ ڈیویں ہا۔

شہلا :- عمران — دی — شش — شادی — دا کارڈ — ! —

ما :- ہا دھی آ — ہتھیں ڈا کیا ڈے تے ویندا پے — کل ماپیو دی مرضی نال او — اوں چھوہر نال شادی کریندا پے — جیکوں تیڈے نال نال محبت دا چکر ڈِتی کھڑا ہا -!

شہلا :- (روندے ہوئے) ایہہ توں کیا کیتی عمران — توں تاں میکوں زندگی دے آخری ساہ تئیں دا انتظار کرݨ دا آکھ گیا ہاویں - تے چھی مہینے دی انتظار نئیں کر سگیا -! (ڈُسکیاں)

(۱۵ جنوری ۱۹۷۸ء)